بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا

پھر ہم نے شمس کو اس پر دلیل ٹھہرایا

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

اور جو تمہیں رسول دیتا ہے وہ لے لو اور جس سے وہ تمہیں روکتا ہے ترک جاؤ۔ اور اللہ کا تقویٰ کرو۔ اللہ سزا دینے میں سخت ہے۔ (الحشر ۵۹ آیت ۷)

مُسلم خواتین

در احادیث

رسُولِ امین

یعنی اسلامی روایات جس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں۔ جو کہ مسلم خواتین کے حقوق اور مرتبہ کے متعلق ہیں تاکہ انہیں اس بات کا علم ہو جائے کہ اللہ کے رسول نے انہیں کیا کیا حقوق دیئے ہیں

مُرتبہ

شمس الدین مجاہد اسلام

۱۹۴۰ء

منشی امین الدین پرنٹر پبلشر نے کو اپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام شیخ ظہور الدین مینیجر چھپوا کر مصری شاہ الٰہی بخش روڈ لاہور سے شائع کیا

بار اوّل تعداد ایک ہزار

قیمت فی جلد ایک روپیہ

آیاتِ صریح
فی
ولادتِ مسیحؑ

جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بغیر باپ کے نہیں ہوئی۔
لہذا عیسائیوں کے ذیل کے عقاید جن کی بنیاد حضرت مریمؑ کے غیر معمولی حمل پر رکھی ہوئی ہے
قطعاً باطل ہیں جن کی تردید کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے

(۱) حضرت عیسیٰؑ خدا کے اوتار تھے کیونکہ وہ کنواری سے پیدا ہوئے۔

(۲) حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے تھے کیونکہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔

(۳) چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے گناہ کرنے سے تمام لوگ گناہگار ہوگئے اس لئے ایک انسان کو بغیر نطفہ کے پیدا کیا تاکہ گناہوں سے پاک ٹھہرے اور تمام دنیا کا نجات دہندہ ہو۔

(۴) تمام لوگ مٹی اور نطفہ سے پیدا ہوئے مگر حضرت عیسیٰؑ روح سے اس لئے وہ انسانی سطح سے بالاتر تھے۔

(زیرِ طبع) .... قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

فہرست مضامین

عرض حال

ہندوستان، سیلون، برما، ہانگ کانگ، کینٹن، شنگھائی، مصر، انگلینڈ، شمالی مغربی جنوبی و مشرقی افریقہ اور دیگر مختلف ممالک کی بیس سالہ سیر و سیاحت کے بعد خاکسار اس نتیجے پر پہنچا ہے۔ کہ بدقسمتی سے مسلمانوں کے تنزل اور ادبار کے بہت سے اسباب ہیں۔ اُن میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ موجودہ مسلم خواتین کی حیثیت اور مرتبہ نہ صرف اسلامی تعلیم کے مقابلے پر گرا ہوا ہے بلکہ دوسری قوموں کی عورتوں کی حالت سے بھی پست ہے جو کہ مسلمانوں کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ دراصل اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ اکثر اہل اسلام اپنی عورتوں کی آزادی اور مساواتِ حقوق کے ایسے دشمن ہیں۔ کہ جو آزادی اور مساوات اللہ اور اُس کے رسول نے اُنہیں دے رکھی ہے وہ بھی دیتے کا نام نہیں لیتے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ مسلم خواتین خود اپنی آزادی اور مساواتِ حقوق کے نام سے ہی ناآشنا ہیں کیونکہ آج تک اُنہیں اُن احادیث سے جن کی رُو سے اُن کی حیثیت اور مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ جان بوجھ کر بے بہرہ رکھا گیا ہے۔ چنانچہ اُن کی ایسی گری ہوئی حالت نے ہی مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ جناب رسالتمآب صلعم کے وہ مختلف ارشاداتِ مبارک جو کہ مسلم خواتین کی حیثیت اور مرتبہ کے متعلق ہیں یکجا جمع کر کے اُن کی خدمت میں پیش کئے جائیں تاکہ اُن کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے اُنہیں کیا کیا حقوق دیئے ہیں۔ جنہیں مردوں نے کس بے رحمی اور بے انصافی کے ساتھ دبا رکھا ہے۔ حقیقتاً قوم کی بنیاد عورتیں ہی ہوتی ہیں۔ اگر کسی قوم کی حالت کو دیکھنا منظور ہو تو سب سے پہلے اس قوم کی عورتوں کی حالت کو دیکھا جائے۔ اگر عورتوں کی حالت اچھی ہو تو پھر سمجھ لیا جائے کہ وہ قوم ترقی پر ہے ورنہ ہرگز نہیں۔ چنانچہ غیر اقوام اپنی عورتوں کو آزادی دینے اور تعلیم یافتہ بنانے کی وجہ سے دنیا میں ترقی کر رہی ہیں اور اہل اسلام اپنی عورتوں کو گھروں کی چار دیواری میں بند کرنے اور جاہل رکھنے کی وجہ سے تنزل کر رہے ہیں۔

بمقام قاہرہ۔ مصر

یکم جون ۱۹۳۵ء

شمس الدین

مجاہد اسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

تمہید

آزادی خدا کی ایک نعمت ہے دنیا میں کوئی بھی ایسا فرد بشر نہیں جو اسے پسند نہ کرے۔ دنیا کی چھوٹی چھوٹی قوموں پر ہی غور کیجیے کہ کس طرح اپنی آزادی کے لیے کٹ مرتی ہیں۔ مگر دوسروں کی غلامی میں رہنا پسند نہیں کرتیں اس کا باعث یہ ہے کہ دوسروں کے ماتحت رہ کر اول تو ایسی قومیں اپنی قوتوں کے استعمال کرنے کا پورا موقع نہیں پا سکتیں۔ دوئم اپنے جذبات کا پورے طور پر اظہار نہیں کر سکتیں۔ سوئم اپنے خیالات کو تکمیل تک نہیں پہنچا سکتیں۔ چہارم اپنے مذہب پر بھی پورے طور پر کاربند نہیں ہو سکتیں کیونکہ تمام ذرائع اور وسائل تو حکمران قوم کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔ انہیں وجوہ کی بنا پر اللہ نے اپنے دو رسولوں کو بنی اسرائیل کی آزادی کے لیے فرعون کی طرف بھیجا جس نے اُن کو غلام بنا رکھا تھا۔ ان آیات کو ملاحظہ کیجیے۔ فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۙ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ "سو دونو (موسےٰ اور ہارونؑ) فرعون کے پاس جاؤ اور کہیو ہم جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے"۔ (۲۶۔ آیت ۱۶ و ۱۷) وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ "اور یہ وہ نعمت ہے جسے تو مجھ پر جتاتا ہے حالانکہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا لیا ہے"۔ (۲۶۔ آیت ۲۲) در حقیقت یہ غلامی کا ہی اثر تھا۔ کہ بنی اسرائیل نے ایک آزاد قوم کے ساتھ جنگ کرنے سے انکار کر دیا تھا اس آیت پر غور کیجیے۔ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِن يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ ۝ "انہوں نے کہا اے موسیٰ اس میں قوی ہیکل لوگ ہیں اور ہم ہرگز اس میں داخل نہ ہوں گے جب تک وہ اس میں سے نکل نہ جائیں ہاں اگر وہ اس میں سے نکل جائیں تو ہم ضرور داخل ہو جائیں گے"۔ (۵۔ آیت ۲۲) قَالُوا يَا مُوسَىٰ

اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ۝

"انہوں (بنی اسرائیل) نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز اس میں کبھی داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اُس میں ہیں پس تو اور تیرا رب جاؤ اور جنگ کرو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں (۵-آیت ۲۴) اس حکم کی نافرمانی پر بنی اسرائیل کو یہ سزا دی گئی کہ چالیس سال تک جنگلوں میں پھرو جیسا کہ قرآن مجید شاہد ہے۔ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ج يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ "(اللہ نے) کہا اب وہ (زمین) ان پر چالیس سال کے لئے حرام کر دی گئی ہے۔ اسی زمین میں سرگردان پھرتے رہیں گے سو تُو ان نافرمان لوگوں پر افسوس نہ کر (۵ آیت ۲۵) اس سزا کی تہ میں حکمت یہ تھی کہ بنی اسرائیل میں غلامی کا اثر دور ہو کر آزادی کی روح پیدا ہو جائے۔ تاکہ جنگ میں دشمن کا مقابلہ کر سکیں چنانچہ عرصہ چالیس سال کے بعد پھر اُنہوں نے اس ملک کو فتح کیا جس سے صاف ثابت ہوتا کہ جس قوم میں کسی قسم کی غلامی کا اثر ہو وہ آزاد قوم کا کسی کام میں بھی مقابلہ نہیں کر سکتی بلکہ ہر معاملہ میں اس سے دب کر رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ آزادی ایک نعمت ہے جو کہ خدا کو بھی پسند ہے۔ اور جو لوگ اس سے محروم ہیں وہی بدنصیب ہیں:

(۲) قرآن پاک نے سب سے پہلے بنی اسرائیل کے آزاد ہونے کا ذکر کیا ہے جس سے اُن لوگوں کو جو کہ دوسروں کے غلام ہو چکے ہیں یہ سکھلایا گیا ہے کہ سب سے پہلے وہ اپنی آزادی کو حاصل کریں خواہ غلام بنانے والوں کو چھوڑنا ہی پڑے جیسا کہ رسول اللہ صلعم اور آپ کے صحابہ کی ہجرت سے ثابت ہوتا ہے۔ جب ایک چھوٹی سی قوم بنی اسرائیل کو دو رسولوں کے ذریعے غلامی کی حالت سے آزادی دلائی گئی تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسلم خواتین کو جن کی تعداد بنی اسرائیل سے کئی گنے زیادہ ہے اور جن کی آزادی پر طرح طرح کی رکاوٹیں۔ قیدیں اور بندشیں لگا رکھی ہیں کیوں نہ آزادی دلائی جائے کیونکہ کسی کو غلام بنانا گویا اُسے دکھ دینا ہے آخر فرعون بھی تو بنی اسرائیل کے حقوق کو غصب کر کے اُنہیں دکھ ہی دیتا تھا اس آیت کو ملاحظہ کیجیے۔ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ " اور جب ہم نے تم (بنی اسرائیل) کو فرعون کے لوگوں سے چھڑا

لیا جو تمہیں بُرا دکھ دیتے تھے"۔ (۲۔ آیت ۴۹) برادرانِ اسلام اس بات کو بخوبی ذہن نشین کر لیں کہ جو قوم اپنی عورتوں کی آزادی کو قائم نہیں رکھ سکتی وہ نہ تو اپنی اور نہ اپنے ملک کی آزادی کو قائم رکھ سکتی ہے عیاں را چہ بیاں۔ حقیقتاً عورتوں کی آزادی سے ہی قوم میں آزادی کی روح پیدا ہوتی ہے۔

(۳) دراصل زمانہ جاہلیت میں اہل قریش نہ صرف عورتوں کی آزادی کے دشمن تھے بلکہ اُن پر ہر قسم کا دباؤ رکھا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عمر فاروق کے اِن الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ "کُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ" اور ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے" (بخاری کتاب المظالم) اور جب تک رسول اللہ صلعم مکہ معظمہ میں رہے عورتوں کو آزادی نصیب نہ ہوئی البتہ جب مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی تو اس وقت اہل قریش کی عورتوں نے انصاری عورتوں کی صحبت سے کچھ آزادی حاصل کر لی چنانچہ حضرت عمرؓ فاروق کا یہ قول اس پر شاہد ہے۔ "فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ" جب ہم انصار کے پاس آئے تو وہ ایک ایسی قوم تھی جن پر اُن کی عورتیں غالب تھیں تو ہماری عورتیں انصار کی عورتوں کا طریقہ اختیار کرنے لگیں"۔ (بخاری کتاب المظالم) مدینہ کی ہجرت کے بعد کچھ عرصہ میں عورتوں کی آزادی اور مساوی حقوق کے متعلق کچھ احکام بھی نازل ہو گئے۔ اس طرح سے مسلم خواتین کی حالت بہتر ہو گئی اگر غور کر کے دیکھا جائے تو مدینہ کی ہجرت میں گو بہت سی حکمتیں تھیں مگر اُن میں سے ایک حکمت یہ بھی تھی کہ مسلم خواتین آزادی اور مساوی حقوق سے محروم نہ ہونے پائیں علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ جب اسلام مکہ معظمہ سے نکل کر انصار قوم کے ہاتھوں میں پہنچ گیا۔ جس کی عورتیں آزاد تھیں تو وہ ترقی کر گیا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام پھر اُسی قوم کے ہاتھوں ترقی کرے گا جس کی عورتیں آزاد ہوں گی۔ یہ امر واقعہ ہے کہ جب تک اہل قریش نے اپنی عورتوں کی خدا داد آزادی اور مساوات حقوق کو قائم رکھا وہ ترقی کرتے رہے مگر جب دوبارہ زمانہ جاہلیت کی رسموں پر آ گئے تو پھر اُن کی آزادی کو چھین کر اُنہیں از سر نو غلام بنا لیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُن کی ترقی تنزل سے بدل گئی۔ بلاشبہ اللہ اور اُس کے رسول نے مسلم خواتین کو آزادی دی تھی، مگر وہ اسے دیر تک قائم نہ رکھ سکیں

حقیقتاً نبی کریم صلعم کو نبیانہ نگاہ سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ اہل قریش عورتوں کی آزادی اور مساوات کے حقوق کو قائم رکھنے والے نہیں، اسی واسطے رسول اللہؐ نے فرمایا۔ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَۃً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ "اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد کوئی ابتلا مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں نہیں چھوڑا۔ (بخاری کتاب النکاح)

دوستو! اس حدیث کی صداقت میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں کیونکہ اکثر اہل اسلام عورتوں کی وجہ سے ہی طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا ہیں۔ دراصل عورتیں فتنہ[1] نہیں کیونکہ اگر عورت بذات خود فتنہ ہوتی تو پھر رسول اللہ صلعم یہ کیوں فرماتے کہ میرے دل میں عورت کی محبت پیدا کی گئی ہے۔ اس حدیث کو ملاحظہ کیجیے حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ خوشبو اور عورت کے واسطے میرے دل میں محبت پیدا کی گئی ہے۔ اور نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے (النسائی) البتہ جس طریقے سے انہیں رکھا جاتا ہے اور جو سلوک اُن کے ساتھ کیا جاتا ہے اُن سے جو نتائج نکلتے ہیں وہ ضرور مسلمانوں کے لیے نہ صرف ابتلا کا باعث بلکہ ضرر رساں ہیں۔ چونکہ یہ حدیث کتاب النکاح میں آئی ہے لہذا میں بھی نکاح کے فتنوں سے ہی شروع کرتا ہوں۔

پہلا فتنہ:- ایک دوسرے کو دیکھے بغیر نکاح کرنا اور اتنا بھی نہ سوچنا کہ عمر بھر کا ساتھی بنانا اور وہ بھی بغیر پسندیدگی اور تبادلہ خیالات کے جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ آپس میں طبیعتیں نہ ملنے کی وجہ سے لڑکا اور لڑکی اپنے اپنے والدین کو عمر بھر کوستے رہتے ہیں اور بہت بے لطفی سے اپنی زندگی کے دن گذارتے ہیں۔

دوسرا فتنہ:- صغر سنی میں شادی کر دینا اور اتنا بھی خیال نہ کرنا کہ جسے ابھی شادی کی غرض ہی معلوم نہیں اس کا نکاح کر دینا کیا معنی رکھتا ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بچے کند ذہن، نحیف اور کمزور پیدا ہوتے ہیں جو کہ اپنے ملک کی آزادی کو بھی قائم نہیں رکھ سکتے۔

---

[1] عُلَمَاۗءُھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاۗءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ " علما اُن کے بدترین خلائق ہوں گے نیچے آسمان کے اُن کے پاس سے نکلے گا فتنہ۔ اور پھر اُنہیں میں بیٹھے گا۔ (بیہقی شعب الایمان) البتہ اس حدیث میں علما کو فتنہ قرار دیا گیا ہے۔

تیسرا فتنہ :- ایک سے زیادہ بیویاں تو کر لینا مگر اُن میں انصاف نہ کر سکنا جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک بیوی کی حالت خاوند کی زندگی میں ہی بیوہ کی سی ہو جاتی ہے۔

چوتھا فتنہ :- بیویوں کو مساوی حقوق نہ دینا خود تو جب چاہنا انہیں طلاق دینے کے لئے تیار ہو جانا مگر عورتوں کو یہ حق نہ دینا جو کہ سراسر ظلم اور بے انصافی ہے۔

پانچواں فتنہ :- آزاد عورتوں کے علاوہ لونڈیوں کو بغیر نکاح کے رکھنا۔ اس فتنے کو رسول اللہ صلعم نے قیامت کا نشان قرار دیا ہے اس حدیث کو ملاحظہ کیجئے۔ اُمِّ الوَلَدِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا رم۔

"ام ولد کا بیان، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ساعت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لونڈی مالک کو جنے۔" (بخاری کتاب العتق) آخر یہ کیوں ہوا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آزاد عورتوں کو تو پردہ میں رکھا اور لونڈیوں کو باہر کھلے چہرے جانے دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب آزاد عورتیں رسمی پردہ کی وجہ سے اپنی تندرستی، چستی، مضبوطی اور خوبصورتی سے ہاتھ دھو کر کمزور، رنگ زرد، سست الوجود اور بدصورت ہو گئیں تو پھر وہ اپنے خاوندوں کے دلوں کو نہ بھا سکیں اور لونڈیاں باہر کھلے چہرے جانے اور تازہ ہوا کے کھانے کی وجہ سے مضبوط، چست، تندرست اور خوبصورت ہو گئیں تو پھر مالکوں کی توجہ لونڈیوں کی طرف اتنی زیادہ ہو گئی کہ آزاد عورتوں کی پرواہ تک نہ کی گویا لونڈیاں تو مختار ہو گئیں اور آزاد عورتیں لونڈیاں بن گئیں۔ بلاشبہ یہ ایک قدرتی امر ہے کہ جو شخص باہر چلے پھرے وہ بہ نسبت اُس شخص کے جو چوبیس گھنٹے گھر میں ٹھہرا رہے زیادہ خوبصورت، تندرست، چست اور چالاک ہو گا اور یہی صفتیں انسان کو مرغوب ہوتی ہیں۔

نکاح کے فتنوں کے علاوہ اب رسمی پردہ کے فتنے ملاحظہ کیجئے۔

(۱) رسمی پردہ کی وجہ سے عورتوں کا علم سے بے بہرہ رہنا اس لئے اپنی اولاد کی تربیت نہ کر سکنا۔

(۲) رسمی پردہ کی وجہ سے عورتوں کا اپنے مذہبی راہنماؤں کے وعظ اور نصیحت سے نابلد رہنا اور نماز کے لئے مسجدوں میں بھی نہ جا سکنا اس لئے اولاد میں بے مذہبی کا پیدا ہونا۔

(۳) رسمی پردہ کی وجہ سے عورتوں کا دماغی نشوونما سے محروم رہنا اسلئے اولاد کا کند ذہن پیدا ہونا۔

(۴) رسمی پردہ کی وجہ سے عورتوں کو بزدل اور کمزور بنا دینا اس لئے اُن کی اولاد کا کمزور اور بزدل ہونا۔

(۵) کھلی اور تازہ ہوا کے نہ ملنے کے سبب اکثر رسمی پردہ نشین عورتوں کا تپ دق کا شکار ہوجانا اور ایک دو مریل سے بچے چھوڑ کر اس جہان سے ہی کوچ کر جانا اس کے بعد خاوند کا دوسری بیوی کرنا جس کا سوتیلی اولاد سے نبھا نہ ہو سکنا اس طرح سے گھر میں ایک عجیب سی کش مکش کا رہنا جس سے خاوند کی زندگی کا دوبھر ہو جانا۔ اور پھر تھوڑے سے ہی عرصہ میں گھر کا تباہ ہو جانا۔

مذکورہ بالا حدیث کے ماتحت اکثر اہل اسلام یہ کہتے ہیں۔ کہ مسلم خواتین کا فاخرہ لباس پہن کر کھلے چہرے باہر جانا مردوں کے لئے فتنہ کا باعث ہے ایسے صاحبان سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ جب غیر مسلم عورتیں زینت کر کے کھلے چہرے اُن کے سامنے آتی ہیں تو کیا وہ اُن کے لئے فتنہ کا باعث نہیں ہوتیں؟ اگر اُن سے کوئی فتنہ نہیں پڑتا تو کیا مسلم خواتین ہی فتنہ انگیز رہ گئی ہیں؟ آخر کچھ تو عقل کو کام میں لانا چاہیئے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہم اپنی عورتوں کو غیر مسلموں کی بدنظری سے بچاتے ہیں۔ تو پھر یہی حق اُنہیں کیوں نہیں دیا جاتا تاکہ وہ بھی اپنے مردوں کو اسی طریقہ سے غیر مسلم عورتوں کی بدنظری سے بچائیں کیونکہ اکثر مسلمان اُن کی بدنظری کا شکار ہو رہے ہیں۔ حقیقتاً یہ خیال ہی مسلمانوں کے لئے فتنہ کا باعث ہو رہا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ ایسے صاحبان اپنی عورتوں کو تو گھروں میں میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں مگر جب باہر غیر مسلم عورتوں کو صاف اور ستھرا لباس پہنے ہوئے دیکھتے ہیں تو پھر ان کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں اور ان کے جذبات برانگیختہ ہو جاتے ہیں۔ خدا جانے ایسے صاحبان کی عقلوں پر کیا پردہ پڑ گیا ہے جو اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ جب دوسری قومیں اپنی عورتوں کو آزادی دینے اور تعلیم یافتہ بنانے کی وجہ سے کئی قسم کی بھلائی اور کامیابی حاصل کر رہی ہیں تو پھر کس واسطے مسلم خواتین اُن کے لئے فتنہ کا باعث ہو رہی ہیں۔ کیا ان کی قسمت میں فتنہ ہی لکھا ہوا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ جب غیر مسلم عورتیں کھلے چہرے باہر جاتی ہیں تو وہ مردوں کے لئے اتنے فتنہ کا باعث نہیں ہوتیں اس کا باعث یہ ہے کہ جب ایک دفعہ مرد کی نظر پڑ جائے گی تو پھر

خواہ مخواہ بھی نظر نیچی ہو جائے گی۔ چنانچہ رسول اللہ صلعم نے بھی دوسری بار دیکھنے کی ممانعت کر دی اس حدیث کو ملاحظہ کیجیے۔ "یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الثَّانِيَةُ"۔ "اے علی (اگر کسی غیر عورت پر تمہاری نظر جا پڑے۔ تو) دوسری دفعہ مت دیکھو۔ کیوں کہ پہلی نظر تو خیر۔ مگر دوسری روا نہیں"۔ (ابو داؤد و ترمذی) اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورت کا چہرہ باہر کھلا ہے ورنہ پہلی نظر پڑ جانے کے کیا معنی؟ مگر اس کے بالمقابل جب نقاب پوش عورتیں باہر جاتی ہیں تو وہ مردوں کے لئے زیادہ فتنہ کا باعث ہو جاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ ڈھکی ہوئی عورت کو یہ سمجھ کر کہ یہ بہت خوبصورت ہے خواہ مخواہ بھی لوگ دیکھنا چاہتے ہیں۔

(۱۳) اسی حدیث کے ماتحت بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ جب غیر مسلم عورتیں اچھے کپڑے پہن کر باہر جاتی ہیں تو پھر مسلم خواتین انہیں دیکھ کر اپنے خاوندوں سے یہ کہتی ہیں کہ ہمیں ایسے ہی عمدہ کپڑے بنوا دیں تو اس سے اُن کے خاوند فتنہ میں پڑ جاتے ہیں شاید ایسے صاحبان کو اتنا بھی علم نہیں کہ رسمی پردہ تو عام طور پر وہی لوگ کرتے ہیں جو کہ آسودہ حال ہونے کی وجہ سے خاطر خواہ لباس بنوا کر دے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایسی خواہشیں رکھنے والے لوگ تو رسول اللہ کے زمانہ میں بھی تھے اور انہیں کی اصلاح کے لیے یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ "وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا" اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم کو ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے مردوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (۴۔ آیت ۳۲) اب بھی ایسے لوگوں کی اصلاح اسی سے ہو سکتی ہے نہ کہ عورتوں کو گھروں میں بند رکھنے اور باہر اُن کے چہرے ڈھانکنے اور میلے کچیلے کپڑے پہنانے سے۔ علاوہ ازیں جب لڑکے بھی باہر جا کر دوسروں کا فاخرہ لباس دیکھ کر اپنے والدین کو ایسے ہی عمدہ کپڑے بنوانے کے لئے مجبور کرتے ہیں تو پھر اُن کی آزادی پر بھی ایسی ہی

قیدیں کیوں نہیں لگائی جاتیں۔ جیسا کہ لڑکیوں کی آزادی پر لگا رکھی ہیں۔ دوستو! ایسے سوال کا جواب تو بہت سیدھا اور صاف ہے کہ ہر ایک نے اپنی اپنی آمدنی کے مطابق خرچ کرنا ہے یہ تو کبھی ہو نہیں سکتا کہ ایک جھونپڑی میں بسنے والا شخص دوسروں کے شیش محل دیکھ کر اپنا سر پھوڑ لے۔

(۷) بہر حال مسلمانوں نے کئی صدیوں سے رسمی پردہ اس غرض سے بنا رکھا ہے تاکہ عورتوں کے خیالی فتنہ سے بچ جائیں مگر افسوس پھر بھی اُن کے فتنہ سے نہ بچ سکے بلکہ عورتیں اپنی آزادی اور مساوات حقوق سے محروم ہو کر اُنکے تنزل اور ادبار کا باعث ہو گئیں اگر اہل اسلام قرآن کریم کی ہدایات پر عمل کرتے تو نہ صرف عورتوں کے فرضی فتنہ سے بچ جاتے بلکہ عورتیں اپنی آزادی اور مساوات کو قائم رکھکر اُنکی ترقی و عزت کا باعث ہوتیں حضرات موجودہ پردہ سے بدی کا ہر گز سد باب نہیں ہو سکتا البتہ اللہ کے بتائے ہوئے ذیل کے طریقوں پر عمل کرنے سے مرد اور عورت دونوں ہی یکساں طور پر بدی سے بچ سکتے ہیں۔

پہلا طریقہ:۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۔ "مومن مردوں کو کہہ دیں اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں" (۲۴۔ آیت ۳۰) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ۔ "اور مومن عورتوں کو کہہ دیں اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں"۔ (۲۴۔ آیت ۳۱)

چونکہ بدکاری کی ابتدا بدنظری سے ہی شروع ہوتی ہے لہذا بری نظر سے دیکھنے کی ممانعت کی گئی تاکہ انسان نظریں نیچی رکھنے سے اپنی عصمت کی حفاظت کر سکے جیسا کہ اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِاَنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ۔ "نبی صلعم کا قول ہے کہ جو تم میں سے نکاح کر سکتا ہے تو اُسے نکاح کرنا چاہیئے کیونکہ وہ نظر کو جھکا رکھتا ہے اور عصمت کی حفاظت کا کام دیتا ہے۔ (بخاری کتاب النکاح) اس حدیث سے ایک تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو نگاہ بد سے دیکھنا جائز نہیں اور دوئم یہ کہ عورتوں کے لئے بھی چہرے کا پردہ بھی نہیں کیونکہ اچھی یا بری نظر سے دیکھنا تو اُس وقت ہو سکتا ہے جبکہ چہرہ کھلا ہو ورنہ بری نظر سے نہ دیکھنے کا حکم کوئی معنے نہیں رکھتا۔

دوسرا طریقہ:۔ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۔ "اللہ دیکھتا ہے جو وہ کرتے ہیں"

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ٥ اور جو تم کرتے ہو اللہ اُسے جانتا ہے"۔ (۲۴ - آیت ۲۸) اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ٥ اللہ اُس سے خبردار ہے جو وہ کرتے ہیں (۲۴-آیت ۳۰)

بلاشبہ جب انسان کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ جو میں کرتا ہوں اللہ اُسے دیکھ رہا ہے تو پھر انسان بُرے کاموں سے بچ جاتا ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام بچ گئے تھے۔ دراصل اللہ پر ایمان لانے کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ انسان برائیوں سے بچتا رہے۔

تیسرا طریقہ:۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ٥ "نماز بے حیائی اور برائی سے روک دیتی ہے اور اللہ کا یاد کرنا یقیناً سب سے بڑھ کر ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو"۔ (۲۹ - آیت ۴۵)

جب انسان خدا کی عبادت کر کے اس کی طرف دل لگاتا ہے تو یقیناً بدیوں سے بچا رہتا ہے اس حدیث کو بھی ملاحظہ کیجئے۔ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا تَقُوْلُوْنَ اَيُبْقِيْ ذٰلِكَ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالُوْا لَا يُبْقِيْ ذٰلِكَ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔ "دیکھو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو۔ اور وہ اس میں ہر روز پانچ دفعہ نہائے۔ تو تمہاری رائے میں اس کے بدن پر کچھ میل رہ جائے گا؟ پاس بیٹھنے والوں نے عرض کیا۔ اس طرح تو کوئی میل نہیں رہتا۔ فرمایا یہی مثال پانچوں وقت کی نماز کی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالٰے گناہوں کو مٹا دیتا ہے"۔

چوتھا طریقہ:۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا .... فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ٥ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوائے (دوسرے) گھروں میں داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت نہ لے لو .... پھر اگر اُن میں کسی کو نہ پاؤ تو اس میں داخل نہ ہو جب تک کہ تمہیں اجازت نہ دی جائے۔ اور اگر تمہیں کہا جائے لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ وہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ

اسے جانتا ہے۔" (۲۴-آیت ۲۷ و ۲۸) چونکہ دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت کے جانے سے بہت سی خرابیوں میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے اس لئے یہ حکم دے کر ایسی تمام برائیوں کا سدِ باب کیا گیا ہے

پانچواں طریقہ :- اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَ اِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَ تُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیۡرٌ لَّكُمۡ ؕ وَ یُكَفِّرُ عَنۡكُمۡ مِّنۡ سَیِّاٰتِكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ۝ "اگر تم خیرات کھلے طور پر دو تو کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر تم اسے چھپاؤ اور محتاجوں کو دو تو وہ تمہارے لئے اچھا ہے اور وہ بعض تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے" (۲-آیت ۲۷۱) وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكۡرٰی لِلذّٰكِرِیۡنَ ۝ اور دن کی دونوں طرفوں میں اور پہلی رات نماز کو قائم رکھ کیونکہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے (۱۱- آیت ۱۱۴)

آخر انسان ہی تو ہے دنیا کی پیچیدگیوں میں کچھ لغزشیں ہو ہی جاتی ہیں لہٰذا یہ طریقہ سکھلایا گیا کہ اگر کسی شخص سے کوئی بُرا کام ہو بھی جائے تو اس کے عوض میں نیکی کے کام کرے تاکہ اس بُرے کام کا اثر جاتا رہے اور بدکاری کا میلان کم ہوتے ہوتے بالکل ہی زائل ہو جائے علاوہ ازیں توبہ کرنے کا بھی حکم دیا گیا اس آیت کو ملاحظہ کیجئے۔ وَ تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ جَمِیۡعًا اَیُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝ "اور مومنو سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ" (۲۴-آیت ۳۱) حقیقتاً جب انسان کسی قصور کے سرزد ہو جانے پر توبہ استغفار کر کے اپنے کئے پر نادم ہو جاتا ہے تو اللہ بھی اسے معاف کر دیتا ہے کیونکہ نادم ہونا گویا اپنی اصلاح کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی اصلاح ہی چاہتا ہے نہ کہ انہیں خواہ مخواہ سزا دینا حالانکہ سزا دینے میں بھی لوگوں کی اصلاح کرنا ہی منظور ہے جو کہ آخری مرحلہ ہے اب جو لوگ نیکی کے کام کرنے یا توبہ کرنے سے قبل سزا کے ہی اپنی اصلاح کرلیں وہ کیونکر خوش نصیب نہ ٹھہریں۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ پاک اور صاف یعنی اصلاح شدہ لوگوں کے لئے تو بہشت ہے اور گندے اور بیمار یعنی قابل اصلاح

لوگوں کے لئے دوزخ ہے جس میں اُن کی اصلاح کی جائے گی تاکہ بہشت میں جانے کے قابل ہو سکیں۔

(۸) دراصل بات یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عورتوں کے متعلق جو بُری باتیں مشہور تھیں وہ حدیث کی شکل میں پیش تو کر دیں مگر رسول اللہ کے وہ الفاظ کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ ایسا کہتے تھے اُنہیں بیان نہ کیا جس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمانوں میں عورتوں کے متعلق وہی خیالات پیدا ہو گئے جو زمانہ جاہلیت میں تھے اس حدیث کو ملاحظہ کیجئے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلٰثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ۔ "عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلعم کو سنا فرماتے تھے نحوست تین چیزوں میں ہے گھوڑے اور عورت اور مکان میں" (بخاری کتاب الجہاد) مگر جب یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے بیان کی گئی تو آپ سخت ناراض ہوئیں اور فرمایا کہ رسول اللہ نے ایسا کبھی نہیں فرمایا۔ ما قالها رسول الله صلعم قط انما قال ان اهل الجاهلية كانوا يتطيرون من ذلك "آپ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ اہل جاہلیت ان تین چیزوں میں نحوست سمجھتے اور ان سے بد شگون لیتے تھے" اب ناظرین غور فرمائیں کہ کتنا بڑا فرق پڑ گیا۔ ایسی حالت میں عورتوں کی حیثیت اور مرتبہ کو بڑھانے کے لئے سب سے بہتر صورت یہی ہے کہ جب ایسی باتیں پیش کی جائیں جن سے اُن کی حیثیت اور مرتبہ پر کسی قسم کا کوئی حرف آئے تو صاف کہہ دیا جائے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ ایسا کہتے تھے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جو باتیں رسول اللہ نے عورتوں کی خوبی کے متعلق بیان کیں اُن کے محفوظ کرنے کی طرف چنداں توجہ نہ کی اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر مرد وہی باتیں بیان کرتے تھے جن سے مردوں کی فضیلت ثابت ہو اور عورتوں کے متعلق وہی باتیں بیان کرتے جن کی رُو سے وہ مردوں سے کم تر سمجھی جائیں۔

(۹) بلاشبہ عورت تو ایک اشرف المخلوقات اور بڑی شان کی ہستی ہے۔ اللہ نے تو ایک اونٹنی کی نسیں کاٹنے پر حضرت صالحؑ کی قوم ثمود کو غرق کر دیا تھا بھلا وہ قوم جو تیز ہی پرچے کے ذریعے اپنی عورتوں کی نسیں مار دے کیونکر عذاب الٰہی میں مبتلا نہ ہو ذیل کا مقابلہ ملاحظہ کیجئے۔

اونٹنی کے متعلق

(۱) وَیٰقَوْمِ ھٰذِہٖ نَاقَۃُ اللّٰہِ لَکُمْ اٰیَۃً "اے میری قوم یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی ہے یہ ایک نشان ہے (۱۱/۶۴)

(۲) فَذَرُوْھَا تَاْکُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰہِ "سو اسے چھوڑ دو اللہ کی زمین میں چرے۔

(۳) وَلَا تَمَسُّوْھَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَکُمْ عَذَابٌ قَرِیْبٌ ۝ "اور اسے کوئی دکھ نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں نزدیک کا عذاب آپکڑے گا۔ (۱۱۔ آیت ۶۴)

(۴) فَعَقَرُوْھَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ ۝ فَاَخَذَھُمُ الْعَذَابُ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً "پس انہوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے پھر پشیمان ہوئے سو انہیں عذاب نے آپکڑا اس میں ایک نشان ہے (۲۶۔ آیت ۱۵۷ اور ۱۵۸)

عورتوں کے متعلق

(۱) وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا اور اس کے نشانوں میں سے ہے تمہارے لئے تمہارے نفسوں سے بیبیاں پیدا کیں (۳۰۔ ۲۱)

(۲) فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ ۔ "پس جب نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو" (۶۲۔ آیت ۱۰)

(۳) وَلَا تُمْسِکُوْھُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ ط "اور ان (عورتوں) کو دکھ دینے کے لئے نہ روک رکھو تاکہ تم زیادتی کرو اور جو ایسا کرتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے" (۲۔ آیت ۲۳۱)

رسمی پردے کے ذریعے عورتوں کے پاؤں اس حد تک کاٹ ڈالے کہ ان کا مسجد میں جاکر نماز پڑھنا بھی روا نہ رکھا اور نہ انہیں زمین میں اللہ کا فضل تلاش کرنے کی آزادی دی۔ پھر لطف یہ ہے کہ پشیمان بھی نہیں ہوتے

مذکورہ بالا آیات میں جیسے اونٹنی کو اللہ کا نشان قرار دیا گیا۔ اور اس کو زمین میں چلنے پھرنے کی آزادی دی گئی۔ اور اسے تکلیف نہ دینے کا حکم دیا گیا اور دکھ دینے پر عذاب سے ڈرایا گیا اسی طرح سے عورتوں کے متعلق بھی کہا گیا ہے جیسے اونٹنی کی رگیں کاٹ کر اسے بیکار بنانے اور آزادی سے محروم کرنے پر اس قوم پر عذاب الٰہی آیا اسی طرح سے مسلم خواتین کو رسمی پردہ

ہیں کہ کرانہیں بیکار بنانے اور آزادی سے محروم کرنے پر مسلمانوں پر عذاب الٰہی آیا۔ کیونکہ ایسی عورتوں کے بچے کند ذہن۔ بزدل اور کمزور پیدا ہوتے جو کہ نہ تو زمانہ کے مطابق آلات حرب ایجاد کرنے اور نہ جنگ کرنے کے قابل ہے اس لئے ان کے ملکوں کو دوسری قوموں نے آ دبایا گویا انہوں نے اپنی عورتوں کی آزادی کو چھینا تو اللہ نے ان کی آزادی کو چھین لیا۔ افسوس اونٹنی کے نشان سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اس آیت کو ملاحظہ کیجئے۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ "اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہارے سوائے کسی اور قوم کو بدل کر لے آئے گا۔ پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔ (۴۷ آیت ۳۸)

مذکورہ بالا آیت کے ان الفاظ "اور اگر تم پھر جاؤ" سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اہل اسلام اسلامی تعلیم سے منہ موڑ کر زمانہ جاہلیت کی باتوں یا غیر قوموں کی ان رسموں پر جو قرآن کریم اور حدیث شریف کے خلاف ہوں عمل کریں گے تو پھر اللہ اس قوم کو بدل کر لے آئے گا۔ جس کے اعمال کا زیادہ حصہ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہوگا۔ جیسا کہ کلام الٰہی کے ان الفاظ "پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے" میں اشارہ پایا جاتا ہے مفصل بحث کے لئے خاکسار کی کتاب تعلیم القرآن و عمل یورپ ملاحظہ کیجئے۔

دراصل مسلمانوں نے اپنے مذہب کو ہی بگاڑ رکھا ہے۔ چنانچہ اب جو عملی اسلام غیروں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اس پر یہ مثال صادق آتی ہے ہاتھوں میں تو پیتل اور اعلان یہ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سونا ہے پھر لطف یہ ہے کہ ایسے سونے کو قرآن پاک کی کسوٹی پر بھی نہیں پرکھتے اور نہ اس بات پر غور کرتے ہیں کہ اگر یہی اصلی سونا ہے تو پھر ہم مفلس اور پستی کی حالت میں کیوں ہیں؟ دنیا بھر میں جتنے مذاہب ہیں اُن کے ماننے والے عیسائی۔ موسائی۔ ہندو۔ بدھ۔ پارسی۔ سکھ۔ بہائی وغیرہ خواہ مرد ہوں یا عورتیں اللہ کی عبادت کا گھر مساوی طور پر آباد کرتے ہیں۔ جیسے اللہ سب کا مساوی ہے اسی طرح سے اس کا گھر بھی۔ مگر عام طور پر اہل اسلام ہی اپنی عورتوں کو مسجدوں میں آنے نہیں دیتے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دوسری قوموں نے اپنے دین کو اتنا نہیں بگاڑا جتنا کہ مسلمانوں نے۔

شمس الدین مجاہد اسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسلم خواتین۔ فی الاحادیث رسول امین

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ

اللہ نے اس (عورت) کی بات سُن لی جو تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی تھی اور اللہ سے فریاد کرتی تھی

وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝

اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سُن رہا تھا اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ (۵۸ آیت ۱)

(۱) مسلم خواتین کا علم حاصل کرنا

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا انسان کو ایک لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب سب سے بڑھ کر بزرگی والا ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا۔ (۹۶ آیت ۱ تا ۴)

مذکورہ بالا آیات کے ماتحت مسلم خواتین کا علم حاصل کرنے کے لئے گھروں سے باہر نکلنا صاف ثابت ہوتا ہے۔ ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجئے۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَظَنَّ اَنَّهٗ لَمْ یُسْمِعِ النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِی الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ یَاْخُذُ فِیْ طَرَفِ ثَوْبِهٖ۔ "ابن عباس سے روایت ہے کہا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے ساتھ بلال تھے تو آپ نے سمجھا کہ عورتیں نہیں سن سکیں پس آپ نے ان کو وعظ کیا اور انہیں خیرات کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں پھینکنی شروع کیں اور بلال اپنے کپڑے کے کنارہ میں لیتے جاتے تھے"۔ (بخاری کتاب العلم)

(۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ النِّسَآءُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ ۔" ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مرد آپ کے پاس پہنچنے میں ہم پر غالب رہتے ہیں تو اپنی طرف سے ہمارے لئے ایک دن مقرر کیجئے۔ تو آپ نے ان سے ایک دن کا وعدہ کیا جس میں آپ ان سے ملے اور انہیں نصیحت کی اور انہیں احکام بتائے۔ (بخاری کتاب العلم)

(۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ تُلْقِيْ فِيْهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ الْاٰنَ اَنْ يَّاْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِيْنَ يَفْرُغُ قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يَفْعَلُوْا۔

"اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم کھڑے ہوئے تو نماز کو شروع کیا اس کے بعد پھر لوگوں کو خطبہ سنایا جب نبی صلعم فارغ ہوئے چلے اور عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں نصیحت کی اور آپ بلال کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور بلال نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا عورتیں اس میں صدقہ ڈالتی تھیں میں نے عطاء سے کہا کیا آپ امام کیلئے اب بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ فارغ ہونے کے بعد عورتوں کے پاس آئے اور انہیں نصیحت کرے کہا یہ ان پر لازم ہے اور کیا وجہ ہے کہ وہ نہ کریں"۔ (بخاری کتاب العیدین) اگر مسلم خواتین زمانۂ نبوی کی طرح علم حاصل کرتیں اور اپنے مذہبی راہ نماؤں کے وعظ اور نصیحت کی باتیں سنتیں تو آج ان میں اتنی جہالت نہ ہوتی افسوس مسلمانوں نے اپنی نصف آبادی کو جس کے ذریعے اولاد کے اخلاق اور عادات بنتے ہیں علم سے بے بہرہ کر رکھا ہے۔ جتنا زور رسمی پردہ پر دیا جاتا ہے اگر اس کا عشر عشیر بھی عورتوں کی تعلیم پر دیا جاتا تو پھر مسلمانوں میں اتنی جہالت ہرگز نہ ہوتی

اس حدیث کو ملاحظہ کیجئے۔ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا

یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ " حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے قریب ہے کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ باقی نہ رہے گا اسلام سے مگر نام اُس کا اور باقی نہ رہے گی قرآن سے مگر رسم اس کی " (بیہقی) غور کیجئے کیا وہ یہی زمانہ تو نہیں ؟

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۔ (ابن ماجہ)

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ " حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ نکلے علم کی طلب میں پھر وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ پھرے " (ترمذی و دارمی)

(۶) اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ ۔ حاصل کرو علم گرچہ چین میں ہو" (ابن ماجہ)

(۷) اَلْکَلِمَۃُ الْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا " حکمت کی بات ایمان دار کی گم شدہ چیز ہے ۔ جہاں ملے اُس کا حق ہے ۔ (ترمذی)

ے حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو جہاں دیکھو اپنا اُسے مال سمجھو (حالی)

مذکورہ بالا احادیث سے عورتوں کا بھی باہر جا کر علم حاصل کرنا ثابت ہوتا ہے اب کیا وجہ ہے کہ مسلم خواتین بھی جرمنی ۔ انگلینڈ ۔ چین اور جاپان نہ جائیں ۔ (لفظ چین سے صرف دوری مراد ہے) اور لفظ علم سے عام علوم مراد ہیں اگر باہر جا کر صرف مذہبی علم کا ہی سیکھنا ہوتا تو پھر رسول اللہ صلعم یوں فرماتے کہ مکہ اور مدینہ میں آکر علم حاصل کرو جس جگہ قرآن پاک نازل ہو رہا تھا ۔ بلا شبہ علم کا پھیلانا مسلمانوں کا کام تھا ۔ جو کہ اب دوسری قومیں کر رہی ہیں اس حدیث کو ملاحظہ کیجئے ۔ وَلْیُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْیَجْلِسُوْا حَتّٰی یَعْلَمَ مَنْ لَّا یَعْلَمُ فَاِنَّ الْعِلْمَ لَا یَھْلِکُ حَتّٰی یَکُوْنَ سِرًّا " اور چاہیئے کہ علم کو پھیلائیں اور مجلسیں قائم کریں یہاں تک کہ وہ شخص تعلیم حاصل کرلے جو کچھ نہیں جانتا کیونکہ علم نابود نہیں ہوتا جب تک کہ وہ چھپایا نہ جائے " (بخاری کتاب العلم)

مذکورہ بالا احادیث میں نہ صرف علم کے پھیلانے بلکہ لائبریریاں کھولنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ تاکہ لوگوں کو علم حاصل کرنے کی سہولتیں پیدا ہوں۔ مگر افسوس تو اس امر کا ہے کہ اسلام نے جتنا زور علم کے حاصل کرنے پر دیا ہے اُتنی ہی عورتوں میں جہالت ہے۔ حالانکہ زمانہ نبوی میں مسلم خواتین علم کے حاصل کرنے میں بہت سرگرم رہتی تھیں جیسا کہ حضرت عائشہؓ کے قول سے ثابت ہوتا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

(۸) وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ" اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں انصار کی عورتیں کیا اچھی عورتیں ہیں ان کو حیا نے اس بات سے نہیں روکا کہ دین میں سمجھ حاصل کریں۔" (بخاری کتاب العلم)

جب مسلم خواتین کا مردوں کے ساتھ وضو کرنا۔ مسجدوں میں نماز پڑھنا۔ عید کی نماز پڑھنا۔ وعظ اور نصیحت سننا۔ تکبیریں کہنا۔ دعائیں مانگنا۔ حج کرنا۔ جنگوں میں جانا۔ جابجا احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ تو پھر مخلوط تعلیم کیونکر ناجائز ہو سکتی ہے؟ آخر کچھ تو عقل سے کام لینا چاہیئے۔ حالانکہ مردوں اور عورتوں کا میل جول بھی ثابت ہے اس قول کو ملاحظہ کیجئے۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال كنا نتقی الكلام والانبساط الی نسائنا علی عهد النبی صلعم هيبة ان ينزل فينا شئ فلما توفی النبی صلعم تكلمنا وانبسطنا۔" ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلعم کے عہد میں ہم عورتوں سے زیادہ بات چیت اور میل ملاپ کرنے سے بچتے تھے۔ اس ڈر سے کہ ہمارے متعلق کوئی حکم اُترے۔ سو جب نبی صلعم کی وفات ہوئی تو ہم نے (عورتوں سے) کھلے طور بات چیت کی اور میل جول کیا (بخاری کتاب النکاح) بلاشبہ تب ہی تو مسلمانوں نے ترقی کی تھی اور جب سے عورتوں سے میل ملاپ چھوڑ دیا تنزل میں گرتے گئے۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ اکثر اہل اسلام اس بات کے عادی ہو چکے ہیں کہ ہر نیک کام کی مخالفت کی جائے چنانچہ آج تک مسلمانوں کی بہبودی اور بہتری کے لئے جتنی تحریکیں پیدا ہوئی ہیں مثلاً انگریزی تعلیم کا حاصل۔ عورتوں کو تعلیم دینا۔ صغر سنی میں شادی نہ کرنا۔ عورتوں کو آزادی اور مساواتِ حقوق دینا۔ مخلوط تعلیم کا ہونا۔ ان تمام باتوں کی مخالفت مسلمانوں نے ہی کی ہے اور ان کے بالمقابل دوسری قوموں نے نہ صرف ان اصلاحات کو قبول کر لیا بلکہ اُن پر عمل پیرا ہو گئے

یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام دوسری قوموں کے مقابلے میں ہر بات میں پیچھے ہیں جب وقت گذر جاتا ہے تو پھر مسلمان وہی کام کرنا شروع کرتے ہیں جو کہ دوسری قومیں پچاس سال پہلے کر چکی ہوتی ہیں ایسے صاحبان کو اتنا بھی علم نہیں کہ بے وقت کام کرنے کا کیا فائدہ کیونکہ بے وقت ایمان لانا بھی کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ ان آیات کو ملاحظہ کیجئے۔ (۱) فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ۝ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۝ پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا کہا ہم اللہ واحد پر ایمان لائے اور اس کا انکار کیا جو اس کے ساتھ شریک ٹھیراتے تھے پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو ان کا ایمان انہیں سودمند نہ ہوا یہی اللہ کی سنت ہے جو اس کے بندوں میں چلی آئی ہے اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے۔ (۴۰۔ آیت ۸۴ و ۸۵)۔ (۲) وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ۝ "اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار کر دیا پھر فرعون اور اس کے لشکروں نے شرارت اور زیادتی سے اُن کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا کہا میں مانتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ کیا اب (ایمان لاتا ہے) اور پہلے تو نے نافرمانی کی اور تو فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ سو آج ہم تیرے بدن کو بچا دیں گے تاکہ تو اُن کے لئے جو تیرے پیچھے ہیں نشان ہو اور یقیناً بہت سے لوگ ہمارے نشانوں سے بے خبر ہیں" (۱۰۔ آیت ۹۰ و ۹۱ و ۹۲) ان آیات میں ایک لطیف نکتہ یہ پایا جاتا ہے۔ کہ جیسے وقت پر ایمان لانا فائدہ دیتا ہے اسی طرح وقت پر کام کرنا فائدہ دیتا ہے جیسا کہ مشہور ہے "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں" جو قوم وقت پر کام نہ کرے گی یا وقت کا ساتھ نہ دے گی لوزمانہ اُس کو عضو معطل بنا کر پیچھے چھوڑ دے گا۔ اور فرعون کے بدن کی طرح کر دے گا جس میں

روح اور طاقت نہیں ہے۔ گویا اس قوم میں بھی کوئی روح اور طاقت نہیں رہے گی۔ بلکہ دوسری قوموں کا اس پر اتنا غلبہ چھا جائے گا۔ کہ ایک تو پھر اٹھنا اس کو نصیب نہ ہوگا۔ جیسا کہ اب فرعون کا بدن اٹھ نہیں سکتا۔ اور دوسرے اس کے جائز مطالبات کی طرف بھی دوسری قومیں کوئی توجہ نہ کریں گی۔ بلکہ ٹھکرا دیں گی۔ کیونکہ ایسی قوم میں اپنے جائز مطالبات کے منوانے کی بھی طاقت نہیں رہتی۔ اور یہی اس کے مردہ ہونے کا نشان ہے جو کہ فرعون کے بدن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے گویا اس قوم کی حالت ذیل کی آیت کے مصداق ہوگی۔ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝ "پس نہ وہ اٹھنے کے قابل رہے اور نہ وہ بدلہ لے سکے" (۵۱۔ آیت ۴۵)

(۲) مسلم خواتین کا غسل اور وضو کرنا

(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم نماز کو اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں (دھو لیا کرو)۔ اور اگر حالت جنابت میں ہو تو نہا لیا کرو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے ہو کر آئے یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اس سے اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر مسح کر لو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرے لیکن وہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے تاکہ تم شکر کرو" (۵۔ آیت ۶)

مذکورہ آیت کے ماتحت مسلم خواتین کا بھی غسل اور وضو کرنا ثابت ہوتا ہے ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجئے

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ

مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ" ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اُس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جسے حدث ہو یہاں تک کہ وضو کرے۔ (بخاری کتاب الوضو)

(۲) عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِيْ غُسْلِ اِبْنَتِهٖ اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا" ام عطیہ سے روایت ہے کہا نبی صلعم نے انہیں اپنی صاحبزادی (زینب) کے غسل دینے ہیں فرمایا کہ دائیں طرف سے اور وضو کے مقاموں سے شروع کرو" (بخاری کتاب الوضو)

(۳) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ" اور روایت ہے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں ایک عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹیاں اپنے سر کی کیا کھولوں میں اس کو غسل جنابت کے لئے تب فرمایا نہیں سوا اس کے نہیں ہے کہ کفایت کرتا ہے تجھکو یہ کہ لپ بھر کر پانی ڈالے تو اپنے سر پر تین لپیں پھر بہالے تو اپنے اوپر پانی اور پاک ہو تو" (مسلم)

(۴) وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلٰى رَاْسِهَا" اور ابن مسیب نے کہا عورت مرد کی طرح ہے اور اپنے سر پر مسح کرے (بخاری کتاب الوضو)

(۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّأُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا" ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ مرد اور عورتیں رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں اکٹھے وضو کرتے تھے" (بخاری کتاب الوضو)

(۶) تیمم کے احکام کا نزول اس وقت ہوا تھا جب کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ہار ٹوٹ گیا تھا اس حدیث کو ملاحظہ کیجئے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَ

اَلَا تَرٰی مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا
عَلٰی مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ
رَاْسَهٗ عَلٰی فَخِذِیْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ
وَلَيْسُوْا عَلٰی مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ
اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِیْ بِيَدِهٖ فِیْ خَاصِرَتِیْ فَلَا يَمْنَعُنِیْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا
مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَخِذِیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ عَلٰی غَيْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا
فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِیَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ
الَّذِیْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ "حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کے کسی سفر میں ہم آپ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب ہم بیدا یا ذات الجیش
پر پہنچے۔ تو میرا ہار ٹوٹ گیا پس رسول اللہ صلعم اس کی تلاش کے لئے ٹھیر گئے اور لوگ (بھی) آپ
کے ساتھ ٹھیر گئے۔ اور لوگ پانی پر نہیں تھے تو کچھ لوگ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے اور کہا کہ
کیا آپ نہیں دیکھتے عائشہ نے کیا کیا رسول اللہ صلعم اور لوگوں کو ٹھیرا دیا ہے اور نہ وہ پانی پر ہیں
اور نہ ان کے ساتھ پانی ہے ابو بکر آئے اور رسول اللہ صلعم اپنا سر میری ران پر رکھکر سو گئے تھے پس
کہنے لگے کہ تو نے رسول اللہ صلعم اور لوگوں کو روک دیا ہے اور نہ وہ پانی پر ہیں اور نہ اُن کے ساتھ
پانی ہے اور عائشہ نے کہا پس ابو بکر نے مجھے ملامت کی اور کہا جو خدا نے چاہا کہ کہیں اور اپنے ہاتھ سے
میرے پہلو میں مجھ کو چوک دینے لگے پس مجھ کو صرف رسول اللہ صلعم کا میری ران پر ہونا ہلنے سے
روکتا تھا جس وقت صبح رسول اللہ اُٹھے تو بغیر پانی کے اُٹھے پس اللہ عزوجل نے تیمم کی آیت اُتاری
اور سب نے تیمم کیا اسید بن حضیر نے کہا اے آل ابو بکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے عائشہ نے کہا پھر
ہم نے اُس اونٹ کو جس پر میں تھی اُٹھایا تو ہم نے ہار کو اس کے نیچے پایا۔ (بخاری کتاب التیمم)

(۳) مسلم خواتین کا نماز پڑھنے کے لئے مسجدوں میں جانا

(۱) إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝

"اللہ کی مسجدیں صرف وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور نماز کو قائم کیا۔ اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوائے کسی کا خوف نہ کیا سو امید ہے کہ یہ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں۔" (۹-۱۸)

(۲) يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ "اے بنی آدم مسجدوں کو جاتے وقت اپنی زینت کو لے لیا کرو۔" (۷-آیت ۳۱)

(۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آجاؤ اور کاروبار کو چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔" (۶۲-آیت ۹)

مذکورہ بالا آیات کے ماتحت مسلم خواتین بھی نماز پڑھنے کے لئے مسجدوں میں جایا کرتی تھیں مندرجہ ذیل احادیث کو ملاحظہ کیجئے۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَتَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ "حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم فجر کی نماز پڑھتے تو آپ کے ساتھ مومن عورتیں حاضر ہوتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں ان کو کوئی پہچانتا نہ تھا۔" (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

مذکورہ بالا حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں مردوں کی طرح شریک نماز ہوتی تھیں یہاں تک کہ فجر کی نماز میں آتی تھیں مگر آج کل یہ سنت نبوی مسلمانوں میں بالکل متروک ہے اور پردہ کو ایک بت بنا لیا گیا ہے جس کے سامنے سنت نبوی کی کوئی حقیقت ہی نہیں رہی۔ مولانا حالی نے

نے کیا خوب کہا ہے ؎ رہا دین باقی نہ اسلام باقی اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اکثر مولوی صاحبان اس حدیث سے یہ مطلب نکالتے ہیں کہ عورتوں کے چہروں پر نقاب ہوتا تھا اس لئے پہچانی نہیں جاتی تھیں اب یہ استدلال بالکل غلط ہے کیونکہ مسلم خواتین اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں اس حدیث کو ملاحظہ کیجئے۔ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُصَلِّی الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا یُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ " حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم صبح کی نماز پڑھتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں لوٹ جاتیں مگر اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں" (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

صاف ظاہر ہے کہ اگر تاریکی نہ ہوتی تو پہچانی جاتیں۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ " حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے نہیں قبول کی جاتی نماز بالغ عورت کی مگر ساتھ اوڑھنی کے (ابو داؤد و ترمذی)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بالغ عورتوں کی نماز بغیر چادر اوڑھنے کے نہیں ہوتی اب مسلم خواتین کو نمازیں ادا کرنے کے لئے اپنی اوڑھنیاں بھی اس طرح سے اوڑھنی چاہئیں جس طرح کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ " اور چاہئے کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیں" (۲۴۔ آیت ۳۱) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کو اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈالنی ہیں نہ کہ چہروں پر۔

(۳) عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَقُوْمُ فِی الصَّلٰوۃِ اُرِیْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِیْهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ كَرَاهِیَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمِّهٖ " ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ میں نماز میں کھڑا ہو جاتا ہوں چاہتا ہوں کہ اسے لمبا کروں تو بچے کا رونا سن لیتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اس کی ماں کو تکلیف میں ڈالوں۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں اپنے بچوں کو بھی مسجدوں میں لے جاتی تھیں۔ جب وہ اپنی ماؤں کو نماز پڑھتے دیکھتے تو وہاں کا نمونہ دیکھ کر وہ نمازی اور نیک بن جاتے یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگ پکے نمازی اور صالح تھے۔ افسوس آجکل عورتوں کو مسجدوں میں لانے کی بجائے سینما لیجائینگے

(۴) وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاذَنَتْ اِمْرَاَۃُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْھَا" اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس وقت کہ اجازت مانگے عورت ایک تمہاری طرف مسجد کے پس منع نہ کرے اس کو (بخاری و مسلم)

(۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاذَنَکُمْ نِسَآءُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَھُنَّ" ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جب رات کو مسجد کو جانے کے لئے تمہاری عورتیں تم سے اجازت چاہیں تو انہیں اجازت دو" (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

رات کے وقت اس فتنہ کا زیادہ احتمال ہوتا ہے جس کے خوف سے دن کے وقت بھی مسلمان اپنی عورتوں کو مسجدوں میں نہیں جانے دیتے کہاں رسول اللہ صلعم کے مذکورہ بالا ارشادات اور کہاں مسلمانوں کی موجودہ حالت مولانا حالی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کتاب اور سنّت کا ہے نام باقی خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

(۶) عن اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان منکن یومن باللہ والیوم الاٰخر فلا ترفع راسھا حتّٰی یرفع الرجال رؤسھم کراھیۃ ان یرین من عورات الرجال" اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے فرماتے تھے جو عورت تم میں سے ایمان لائی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو اپنا سر نہ اٹھائے جب تک مرد اپنا سر نہ اٹھائیں تاکہ نظر نہ پڑے کسی مرد کے ستر پر" (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

(۷) عَنْ سَھْلٍ قَالَ کَانَ رِجَالٌ یُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْ اُزُرِھِمْ عَلٰٓی اَعْنَاقِھِمْ کَھَیْئَۃِ الصِّبْیَانِ وَیُقَالُ لِلنِّسَآءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَکُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا" سہل سے روایت ہے کہ مرد نبی کریمؐ کے ساتھ اپنے تہبند اپنی

کو اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے جیسا بچے کرتے ہیں نماز پڑھا کرتے تھے اور عورتوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اٹھائیں یہاں تک کہ مرد بیٹھ جائیں (بخاری کتاب الصلوٰۃ) ان احادیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان نہ تو کوئی پردہ ہوتا تھا اور نہ مسلم خواتین کے چہرے ڈھکے ہوتے تھے کیوں کہ اگر ان کے چہروں پر کوئی نقاب ہوتا یا ان کے درمیان کوئی پردہ ہوتا تو پھر رسول اللہ کو ایسی ہدایت دینے کی کوئی ضرورت نہ پڑتی۔ چونکہ اس زمانہ میں مرد اس طرح سے تہبند باندھا کرتے تھے جس سے سجدہ کی حالت میں مقامات ستر کے کھل جانے کا اندیشہ رہتا تھا اس لیے اس قسم کی ہدایت عورتوں کو دی گئی تھی۔ اب رسمی پردے کے حامیوں کو غور کرنا چاہئے کہ رسول اللہ صلعم نے ایسے حالات کے ماتحت بھی مسلم خواتین کو مردوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے نہیں روکا۔ اب مسلمانوں کا منع کرنا جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ حالانکہ آج کل پتلون، شلوار اور پاجامے استعمال کیے جاتے ہیں جن سے مقامات ستر کے کھل جانے کا کوئی اندیشہ ہی نہیں رہتا۔

(۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ .... فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلُّوا كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ أَلَا تُغَطُّونَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ (عمرو بن سلمہ سے روایت ہے .... کہ جب فتح مکہ کا وقوعہ ہوا تو ہر ایک قوم نے اسلام لانے میں جلدی کی اور میرے باپ نے میری قوم سمیت اسلام لانے میں جلدی کی جب وہ لوٹ کر آیا تو کہا اللہ کی قسم میں تمہارے پاس سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں انہوں نے فرمایا ہے فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت میں جب نماز

کا وقت آجائے۔ تو تم میں سے ایک اذان دے اور تمہارا امام وہ بنے جس کو قرآن زیادہ حفظ ہو انہوں نے دیکھا تو کسی کو مجھ سے زیادہ قرآن شریف حفظ نہ تھا کیونکہ میں (آنے جانے والے) سواروں سے سیکھ لیا کرتا تھا سو انہوں نے مجھے اپنے آگے کیا اور میں چھ یا سات برس کا تھا اور مجھ پر صرف ایک چادر تھی جب میں سجدہ کرتا تو وہ سمٹ کر رہ جاتی تو قوم کی ایک عورت نے کہا کیا تم اپنے امام کا ستر ہم سے نہیں چھپاتے"۔ (بخاری کتاب المغازی) چونکہ اس قوم کے اسلام لانے کا واقعہ فتح مکہ کے بعد کا ہے لہذا معلوم ہوا کہ عورتیں پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد بھی مسجدوں میں مردوں کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں اور ایسی جگہ کھڑی ہوتیں تھیں کہ امام کو دیکھ سکیں۔ احباب اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ پردہ کے احکام پانچویں ہجری میں نازل ہوئے تھے اور مکہ آٹھویں ہجری میں فتح ہوا تھا۔

(۹) عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلعم اذا سلم مکث قلیلاً وکانوا یرون ذٰلک کیما ینفذ النساء قبل الرجال" ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سلام پھیرتے تھوڑی دیر ٹھہر جاتے لوگ اس کی وجہ یہ سمجھتے تھے کہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔ (ابی داؤد) عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلعم اذا سلم قام النسآء حین یقضی تسلیمہ ومکث یسیراً قبل ان یقوم قال ابن شہاب فاری واللہ اعلم ان مکثہ لکی تنفذ النسآء قبل ان یدرکھن من انصرف من القوم۔ ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سلام پھیرتے تو جس وقت سلام ختم ہو چکتا عورتیں اٹھ جاتیں اور آپ اٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا میں خیال کرتا ہوں۔ واللہ اعلم کہ آپ کا ٹھہرنا اس واسطے تھا کہ عورتیں چلی جائیں اس سے پہلے کہ انہیں وہ لوگ پائیں جو نماز سے فارغ ہو کر نکلیں۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ) اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ پردہ کے احکام کے بعد بھی عورتیں مسجدوں میں نماز کے لئے آتیں اور مردوں کے پیچھے کھڑی ہوتی تھیں۔ ورنہ مردوں کا اتنی دیر ٹھہر جانا کہ عورتوں کو پا نہ سکیں کوئی معنی نہیں رکھتا۔

(۱۰) عن ابن عمر قال کانت امرأۃ لعمر تشھد صلوٰۃ الصُّبح والعشآء فی الجمعۃ

فی المسجد فقیل لہا لم تخرجین وقد تعلمین ان عمر یکرہ ذٰلک و یغار قالت فما یمنعہ ان ینھانی قال یمنعہ قول رسول اللہ صلعم لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا حضرت عمرؓ کی ایک بیوی تھیں صبح اور عشاء کی نماز باجماعت مسجد میں شامل ہوتی تھیں تو کسی نے انہیں کہا کہ تم جانتی ہو کہ عمر اسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کرتے ہیں تو کیوں نکلتی ہو کہا انہیں مجھے منع کرنے سے کیا مانع ہے کیا انہیں نبی صلعم کا قول روکتا ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ (بخاری کتاب الجمعہ) اب یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ نے مسلم خواتین کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے منع کر دیا بالکل غلط ہے بھلا جب وہ خود باوجود اتنے غیرت مند ہونے کے اپنی بیوی کو منع نہ کر سکے تو پھر دوسری عورتوں کو کیوں کر منع کر سکتے تھے۔

(۱۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولہا وشرھا اٰخرھا وخیر صفوف النساء اٰخرھا وشرھا اولہا۔ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہترین صف مردوں کی پہلی صف اور بدترین صف مردوں کی پچھلی اور بہترین صف عورتوں کی پچھلی صف اور بدترین صف عورتوں کی پہلی صف۔ (مسلم وابی داؤد) اگر مسلم خواتین کو نماز کے لیے مسجدوں میں نہیں آنا تھا تو پھر صفوں کے متعلق ایسی ہدایت دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

(۱۲) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن لیخرجن وھن تفلات۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو مسجدوں میں جانے سے لیکن وہ جب نکلیں کوئی خوشبو لگائے ہوئے نہ ہوں (ابی داؤد) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ اصابت بخورا فلا تشھد معنا العشاء۔ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ لگائے گی بخور (خوشبو) پھر نہ حاضر ہو ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں (مسلم)

(۱۳) ان احادیث کی رو سے مسلم خواتین کے لئے صرف اس بات کی ممانعت کی گئی کہ خوشبو لگا کر مسجد میں نہ آئیں جیسا کہ مردوں کو بھی یہ کہا گیا کہ پیاز کھا کر مسجد میں نہ آئیں اس حدیث کو ملاحظہ کیجئے۔

مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ "جو (رکھتی) لہسن یا پیاز کھائے۔ وہ ہم سے الگ رہے۔ یا (یہ فرمایا) ہماری مسجد میں نہ آئے۔ اور اپنے گھر میں بیٹھے۔ (بخاری مسلم ابوداود) وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ الثُّوْمَ اَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوْعِ اَوْ غَيْرِهٖ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا" اور نبی صلعم کا قول ہے جس نے لہسن یا پیاز بھوک یا اور وجہ سے کھایا تو ہماری مسجد کے پاس نہ آئے" (بخاری) مگر ان احادیث کا اب یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ بغیر خوشبو لگائے اور بغیر لہسن یا پیاز کھائے بھی مسجد میں نہیں آنا۔

اب ناظرین حیران ہوں گے کہ باوجود قرآن کریم اور حدیث شریف کی ایسی تعلیم ہونے کے پھر بھی مسلم خواتین کو نماز پڑھنے کے لیے مسجدوں میں کیوں نہیں آنے دیتے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس ممانعت کی بنیاد صرف ابوداؤد کی دو حدیثوں پر رکھی گئی ہے جن کی رُو سے نہ صرف بخاری اور مسلم کی اُن احادیث کو جن کی رو سے مسلم خواتین کا مسجدوں میں نماز پڑھنا روا رکھا گیا ہے بلکہ قرآن مجید کی اُن آیات کو جن کے ماتحت عورتوں کو مسجدوں کے آباد کرنے کے لیے مساوی حقوق دیئے گئے ہیں منسوخ سمجھا جاتا ہے جو کہ صریحاً ظلم، بے انصافی اور جہالت ہے۔ ایسے صاحبان اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ کیا کبھی حدیث بھی کلام ربانی کو منسوخ کر سکتی ہے پھر لطف یہ ہے کہ ان احکام کا منسوخ ہونا بھی صرف عورتوں کے حق میں ہے نہ کہ مردوں کے۔ حالانکہ ان احادیث کی تردید بھی بخاری اور مسلم میں موجود ہے مگر ایسی حدیثوں سے عورتوں کو اس غرض سے بے خبر رکھا جاتا ہے تاکہ انہیں اپنے حقوق کا علم نہ ہونے پائے ذیل کا مقابلہ ملاحظہ کیجیے۔

مسلم خواتین کے لیے مسجدوں میں جانے کی ممانعت بقول مولوی صاحبان	خود ساختہ ممانعت کی تردید
(۱) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تمنعوا النساء کم المساجد وبیوتهن خیر لهن۔ عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم	(۱) وَعَنْ بِلَالِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ

نے فرمایا مت منع کرو اپنی عورتوں کو مسجد میں جانے سے لیکن اُن کے گھر اُن کے لئے بہتر ہیں (ابوداؤد)

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلَاتِهَا فِي مخدعها افضل من صلاتها في بيتها"۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے عورت کی نماز اپنی کوٹھڑی میں بہتر ہے اس کی نماز سے گھر میں اور نماز اس کے چور خانے میں بہتر ہے اس کی نماز سے کوٹھڑی میں (ابی داؤد)

فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِيْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ "۔ بلال ابن عبداللہ ابن عمر سے اس نے نقل کیا اپنے باپ سے اس نے کہا فرمایا رسول اللہ نے نہ منع کرو عورتوں کو حصہ اُن کا مسجدوں سے جب اجازت مانگیں تم سے تب کہا بلال نے قسم اللہ کی تحقیق میں منع کرتا ہوں اُن کو تب کہا اُسے عبداللہ نے میں کہتا ہوں کہ فرمایا رسول اللہ نے اور تو کہتا ہے کہ تحقیق میں منع کرتا ہوں اور ایک روایت ہے سالم کی جو اس نے اپنے باپ سے نقل کی ہے کہا کہ پھر متوجہ ہوئے اس پر عبداللہ اور اس کو گالی دی ایسی گالی کہ نہ سنا میں نے اُنکو کہ گالی دی ہو مثل اس کے کبھی (مسلم)

(۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَوَمُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ "۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر پالیتے رسول اللہ صلعم جو نئی نکالی عورتوں نے البتہ روکتے ان کو مسجد سے جس طرح روکی گئیں عورتیں بنی اسرائیل کی ۔ پس کہا میں نے عمرہؓ سے کیا وہ روکی گئی تھیں کہا ہاں (بخاری) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ نبوی میں لگاتار عورتیں نمازوں کے لئے مسجدوں میں جاتی تھیں اگر رسول اللہ صلعم زندہ رہتے تو پھر بھی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ فرماتے بلکہ اُن بدعتوں کی جو کہ عورتوں نے رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد نکالی تھیں اصلاح فرماتے نہ کہ

موجودہ رسمی پردہ کی طرح عورتوں کو گھروں میں مقید کر دیتے۔ رسول اللہ صلعم کا کام تو برائیوں کی اصلاح کرنے کا تھا نہ کہ انسانوں کو قید کر کے جاہل رکھنے کا۔ بہرحال پھر بھی اس حدیث میں حضرت عائیشہؓ نے عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہیں کیا۔ اب دوسرے لوگوں کو کیا حق ہے کہ منع کریں۔

اگر ان احادیث سے مسلم خواتین کے لیے مسجدوں میں جانے کے لئے ممانعت ثابت ہوتی ہے تو پھر حضرت عائشہؓ کو رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد یہ الفاظ " اگر پا لیتے رسول اللہ صلعم جو نئی نکالی عورتوں نے البتہ روکتے ان کو مسجد سے" کہنے کی ضرورت نہ تھی بلکہ مذکورہ بالا احادیث کا ہی سنا دینا کافی تھا تاکہ عورتیں مسجدوں میں نہ آتیں اس وقت ایسی احادیث کا پیش نہ کرنا صاف ثابت کرتا ہے کہ یا تو حضرت عائشہؓ ان احادیث کا وہ مطلب نہیں لیتی تھیں جو کہ آج کل مولوی صاحبان اور دیگر احباب لے رہے ہیں۔ اور یا یہ احادیث ہی اس وقت نہ تھیں۔ بلکہ بعد ازاں وضع کی گئی ہیں جب کہ رسمی پردہ رواج پا چکا تھا تاکہ عورتوں کی مسجدوں میں جانے کی ممانعت ثابت ہو جائے۔ علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ اگر ان احادیث سے ممانعت ثابت ہوتی ہے تو پھر عبداللہ ابن عمر نے اپنے بیٹے بلال وغیرہ کو ایسے الفاظ کے کہنے پر کہ ہم اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ کیوں ڈانٹا اور کس واسطے ان کے لڑکے نے اس وقت کوئی ممانعت والی حدیث پیش نہ کی۔ عقلمند صاحبان کیلئے غور کرنے کا موقع ہے۔

مندرجۂ بالا احادیث میں مسلم خواتین کو مسجدوں میں جانے کی ممانعت نہیں کی گئی۔ البتہ سنت اور نفل کی نماز گھروں میں ہی پڑھنا بہتر قرار دیا گیا۔ چنانچہ مردوں کو بھی یہی حکم دیا گیا جیسا کہ ذیل کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ گھروں میں باتیں ہوتی ہیں اور بچے وغیرہ شور کرتے ہیں اس لئے کوٹھڑی میں یعنی الگ ہو کر نماز پڑھنا بہتر قرار دیا گیا تاکہ نماز میں کسی قسم کا خلل نہ پڑے۔ (۱) عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورا ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اُن کو قبریں مت بناؤ۔ (۲) عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ المرء فی بیتہ افضل من صلاتہ فی مسجدی ھذا الا المکتوبۃ۔ زید بن ثابتؓ سے روایت

ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے مگر فرض" (ابی داؤد) (۳) عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ قال حسبت انہ قال من حصیر فی رمضان فصلّی فیھا لیالی فصلّی بصلوتہ ناس من اصحابہ فلما علم بھم جعل یقعد فخرج الیھم فقال قد عرفت الذی رایت من صنیعکم فصلّوا ایھا الناس فی بیوتکم فان افضل الصلوۃ صلوۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ " زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے رمضان میں ایک حجرہ بنایا کہا میں گمان کرتا ہوں کہ کہا چٹائی سے (حجرہ بنایا) تو آپ کئی راتیں آپ نے نماز پڑھی اور آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ کو اس کا علم ہوا تو بیٹھنے لگے اور ان کی طرف نکلے تو فرمایا میں اسے جانتا ہوں جو تمہارے کام سے دیکھا پس اے لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ بہترین نماز آدمی کی اپنے گھر میں نماز ہے سوائے فرض کے" (بخاری کتاب الصلوۃ)

اب بعض مولوی صاحبان کا محض صلوۃ کے لفظ سے صرف فرض نماز مراد لینا اُن کی جہالت ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے فرض نماز کے لئے "مکتوبہ" کا لفظ کہہ کر اسے دوسری سنت اور نفل وغیرہ نمازوں سے الگ کر دیا جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں نے بھی جو نمازیں گھروں میں پڑھنی ہیں وہ سنت اور نفل کی ہیں کیونکہ اُنکے لیئے گھروں میں نماز پڑھنے کے متعلق مکتوبہ کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔

مسلم خواتین کا عیدین کی نمازیں مردوں کے ساتھ پڑھنا

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ يَّخْرُجْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَقَدِمَتْ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِيْ خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ اُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَّكَانَتْ اُخْتِيْ مَعَهُ فِيْ سِتٍّ قَالَتْ فَكُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَاَلَتْ اُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلٰى اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَا

ثُمَّ تُخْرِجُ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ

"حفصہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین میں نکلنے سے روکتی تھیں پس ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں اتری تو اس نے اپنی بہن سے روایت کی اور اس کی بہن کا خاوند نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ لڑائیوں میں شامل ہوا تھا۔ اور میری بہن اس کے ساتھ چھ لڑائیوں میں تھی تو اس نے کہا ہم زخمیوں کا علاج کرتیں اور بیماروں کی تیمار داری کرتیں اور میری بہن نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے کسی پر جب اس کی چادر نہ ہوگناہ ہے کہ وہ نہ نکلے فرمایا اس کے ساتھ والی اپنی چادر اس کو بھی پہنا دے اور چاہیئے کہ بھلائی اور مومنوں کی دعا میں حاضر ہو۔" (بخاری) وكانت ميمونة تكبّر يوم النحر وكان النساء يكبّرن خلف ابان بن عثمان وعمر بن عبد العزيز ليالي التشريق مع الرجال في المسجد ـ

"اور تھی میمونہؓ تکبیریں کہتی دن قربانی کے اور عورتیں تکبیریں کہتی تھیں پیچھے ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے تشریق کی راتوں میں ساتھ مردوں کے مسجد میں" (بخاری) عن ام عطية قالت امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نخرج ذوات الخدور يوم العيد قيل فالحيض قال ليشهدن الخير ودعوة المسلمين " ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلعم نے حکم دیا مستورات کے نکلنے کا عید کے روز۔ آپؐ سے پوچھا گیا حائضہ عورتوں کو بھی نکالیں آپؐ نے فرمایا اُن کو آنا چاہیئے بہتری کی جگہ میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہونا چاہیئے۔" (ابی داؤد) عن ام عطية قالت كنا نؤمر ان نخرج يوم العيد حتى نخرج البكر من خدرها حتى نخرج الحيض فيكن خلف الناس فيكبرن بتكبيرهم ويدعون بدعائهم يرجون بركة ذلك اليوم وطهرته " روایت ہے ام عطیہؓ سے کہا کہ ہم حکم کی جاتی تھیں یہ کہ نکلیں ہم دن عید کے یہاں تک کہ نکالیں ہم کنواری کو پردہ اُس کے سے یہاں تک کہ نکالیں ہم حیض والیوں کو پس رہیں وہ پیچھے لوگوں کے پس تکبیریں کہیں وہ ساتھ تکبیروں اُن (مردوں) کی کے اور دعا کریں ساتھ دعا اُن کی کے اُمید کریں اُس دن کی برکت کی اور

پاکیزگی اُس کی (بخاری ومسلم) عن ابن عباسؓ قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فطر اوا ضحی فصلّی ثم خطب ثم اتی النساء فوعظھن وذکرھن وامرھن بالصدقۃ" روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا نکلا میں ساتھ نبی صلعم کے دن (عید) فطر یا قربانی کے پس نماز پڑھی آپ نے پھر خطبہ سُنایا پھر آئے عورتوں کے پاس پس سمجھایا اُن کو نصیحت کی ان کو اور حکم کیا اُن کو خیرات کرنے کا" (بخاری) ان احادیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسلم خواتین کو مسلمانوں کے سوشل اور مذہبی جلسوں میں ضرور شامل ہونا چاہئے۔ خواہ وہ نماز پڑھنے سے معذور ہی ہوں۔

سورج گرہن کی نماز پڑھنا

وعن جابرؓ قال انکسفت الشمس فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراھیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلّی بالناس ست رکعات باربع سجدات " روایت ہے جابرؓ سے کہا کہ گہن لگا آفتاب کو بیچ زمانے رسول اللہ صلعم کے اُس دن کہ فوت ہوئے ابراہیم بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگوں کو چھ رکعت ساتھ چار سجدوں کے (مسلم) عن اسماء بنت ابی بکرؓ انھا قالت اتیت عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین خسفت الشمس فاذا الناس قیام یصلون فاذا ھی قائمۃ تصلی فقلت ما للناس فاشارت بیدھا الی السماء وقالت سبحان اللہ فقلت ایۃ فاشارت ای نعم قالت فقمت حتی تجلانی الغشی فجعلت اصب فوق راسی الماء فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمد اللہ واثنی علیہ" روایت ہے اسماء بنت ابی بکرؓ سے یہ کہ انہوں نے کہا آئی میں عائشہؓ بیوی رسول اللہ صلعم کے پاس جب گہن لگا سورج کو پس کیا دیکھتی ہوں کہ لوگ کھڑے نماز پڑھتے ہیں اور کیا دیکھتی ہوں کہ وہ بھی (کھڑی نماز پڑھ رہی ہیں پس کہا میں نے کیا ہے لوگوں کو پس اشارہ کیا (عائشہؓ نے) ہاتھ اپنے سے طرف آسمان کے اور کہا سبحان اللہ پس کہا میں نے نشانی ہے۔ پس اشارہ کیا یعنی ہاں کہا پس کھڑی ہوگئی میں (نماز میں) یہاں تک کہ چڑھ آئی مجھ پر بے ہوشی پس لگی میں ڈالنے اوپر سر اپنے کے پانی

پس جب فارغ ہوئے رسول اللہ صلعم حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُس کی۔" (بخاری)

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں نے مردوں کے ساتھ سورج گہن کے وقت نماز پڑھی۔ یہ گہن دس ہجری میں ہوا۔ جب کہ حضرت ابراہیم صاحبزادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کہ آٹھ ہجری میں پیدا ہوئے تھے وفات پا گئے آیۃ حجاب اور دیگر پردہ کے احکام پانچ ہجری میں نازل ہو چکے تھے۔ دس ہجری میں عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا ثابت کرتا ہے کہ ان کے چہروں کا پردہ نہ تھا۔

(۴) مسلم خواتین کا روزہ رکھنا

یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لئے روزے ضروری ٹھہرائے گئے ہیں جیسے کہ ان لوگوں کے لئے ضروری ٹھہرائے گئے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی ہو۔ (۲۔ آیت ۱۸۳)

مذکورہ بالا آیت کے علاوہ ذیل کی احادیث بھی ملاحظہ کیجئے:۔

عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ صِیَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهٗ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِیْهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی (وفی روایته) قَالَتِ امْرَاَۃٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُخْتِیْ مَاتَتْ (وفی روایته) قَالَتِ امْرَاَۃٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْهَا صَوْمُ نَذْرٍ (وفی روایته) قَالَتِ امْرَاَۃٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ اُمِّیْ وَعَلَیْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ یَوْمًا یہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو مر جائے اور اُس پر روزے ہوں تو اُس کے ولی اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہا ایک شخص نبی صلعم کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں مر گئی اور اس پر ایک مہینے کے روزے ہیں کیا میں اسے پورا کروں فرمایا ہاں۔ کہا

اللہ کے قرضہ کو ادا کرنے کا حق زیادہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کسی عورت نے نبی صلعم سے عرض کیا کہ میری بہن مرگئی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کسی عورت نے نبی صلعم سے عرض کیا کہ میری ماں مرگئی ہے اور اس پر نذر کا روزہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کسی عورت نے نبی صلعم سے عرض کیا کہ میری ماں مرگئی ہے اور اس پر پندرہ دن کے روزے ہیں"۔ (بخاری)

(۵) مسلم خواتین کا اعتکاف کرنا

وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ؕ "اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو تو اُن سے میل جول نہ کرو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ پس تم ان کے قریب مت جاؤ (۲۔ آیت ۱۸۷)

مذکورہ بالا آیت کے ماتحت عورتیں بھی اعتکاف کرتی تھیں ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجیے۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔ "حضرت عائشہؓ نبی صلعم کی بیوی سے روایت ہے کہا نبی صلعم اپنا سر میرے (حجرے میں) داخل کرتے اور آپ مسجد میں ہوتے تھے تو میں آپ کو کنگھی کر دیتی اور گھر میں سوائے اپنی ضرورت کے نہ آتے جب اعتکاف میں ہوتے"۔ (بخاری)

(۲) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ رضی اللہ عنہا عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صلعم رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْاعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلعم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے میں آپ کے لئے خیمہ لگا دیتی تو آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں چلے جاتے۔ حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے اجازت چاہی کہ وہ بھی ایک خیمہ لگا لیں انہوں نے اجازت

دی سو انہوں نے خیمہ لگایا جب زینب بنت جحش نے انہیں دیکھا تو انہوں نے اور خیمہ لگا لیا جب صبح ہوئی تو نبی صلعم نے خیموں کو دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہے آپ کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا کیا تم اس سے نیکی کا خیال رکھتی ہو، اور آپ نے اس مہینے کا اعتکاف چھوڑ دیا ۔" (بخاری)

(۳) عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا۔

" صفیہ نبی صلعم کی بیوی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آپ سے ملنے کے لئے آئیں۔ جب آپ مسجد میں رمضان کے آخری دس (دنوں) میں اعتکاف میں تھے۔ تو انہوں نے آپ کے پاس تھوڑی دیر باتیں کیں پھر کھڑی ہوئیں تاکہ لوٹ جائیں تو نبی صلعم بھی ان کے ساتھ اٹھے تاکہ انہیں واپس پہنچا دیں جب وہ مسجد کے دروازہ تک باب ام سلمہ کے پاس پہنچیں تو انصار میں سے دو شخص گذرے اور رسول اللہ صلعم پر سلام کیا تو نبی صلعم نے انہیں فرمایا ٹھہر جاؤ یہ صفیہ بنت حیی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سبحان اللہ اور ان پر گراں گذرا پس نبی صلعم نے فرمایا شیطان انسان کے پاس اس طرح پہنچ جاتا ہے جیسے اس کا (خون) اور مجھے خوف ہوا کہ تمہارے دلوں میں برا خیال نہ ڈالے (بخاری) اس پر اکثر مولوی صاحبان یہ کہہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے نقاب اٹھا کر اپنی بیوی کا چہرہ دکھایا جو کہ قطعاً غلط ہے۔ مگر اس پر بھی ایسے حضرت سے یہ عرض کیا جاتا ہے کہ آپ بھی اسی سنت پر عمل کریں کیونکہ چہرہ ڈھکی ہوئی عورت کو کوئی کیا پہچانے کہ آپ کے ساتھ کون جا رہی ہے۔

دراصل حضرت صفیہؓ کا چہرہ کھلا ہی تھا۔ علاوہ ازیں رسول اللہ صلعم اپنی ازواج مطہرات کو نہ صرف مسجدوں میں بلکہ جنگوں میں بھی اپنے ہمراہ لے جایا کرتے تھے۔

(۶) مسلم خواتین کا حج کرنا

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط "اور لوگوں پر اللہ کے لیے اس گھر کا حج کرنا ہے اس پر جو اس تک راہ پا سکے" (۳۔ آیت ۹۷)

مذکورہ بالا آیت کے ماتحت مسلم خواتین بھی حج کرتی تھیں۔ ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجیے:۔

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۔ (عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ فضل رسول اللہ صلعم کے پیچھے سوار تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی تو فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ اس کی طرف دیکھنے لگی اور نبی صلعم فضل کا منہ (بار بار) دوسری طرف پھیرتے عورت نے عرض کیا کیا یا رسول اللہ اللہ کے بندوں پر جو حج کا فرض ہے اس نے میرے باپ کو ایسی حالت میں پایا ہے کہ وہ بہت بوڑھا ہے سواری پر قائم نہیں رہ سکتا ہے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع میں تھا۔ (بخاری کتاب المناسک) اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتوں کی تشریح ہوتی ہے (۱) وہ عورت بالغ تھی کیونکہ نابالغ پر حج فرض نہیں۔ (۲) رسول اللہ صلعم کے زمانے میں مسلم خواتین اپنے کاموں کے لیے کھلے چہرے باہر جاتی تھیں۔ (۳) یہ واقعہ آٹھ ہجری کے بعد کا ہے کیونکہ خانہ کعبہ آٹھ ہجری تک کفار کے قبضہ میں تھا۔ اور کوئی مسلمان حج نہیں کرسکتا تھا (۴) یہ واقعہ یدنین علیھن من جلا بیبھن قریب کرلیں اپنے اوپر اپنی چادروں سے (الاحزاب ۳۳۔ رکوع ۷) ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن اور ڈال لیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبان پر (نور۔ رکوع ۴) کے نازل ہونے کے بعد کا ہے۔

رسول اللہ صلعم نے ان حکموں کے ماتحت اُس عورت کو چہرہ ڈھانکنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ یہ احکام پانچویں ہجری میں نازل ہو چکے تھے اگر ان حکموں کے ماتحت چہرہ بھی باہر جسم کے ڈھانکنے والے حصوں میں شامل ہے تو پھر رسول اللہ صلعم نے اُس عورت کو کس واسطے چہرہ ڈھانکنے کا حکم نہ دیا کیا رسول اللہ صلعم کو نعوذ باللہ ان آیات کے ماتحت چہرہ ڈھانکنے کے معنی نہیں آتے تھے۔ (۵) حضرت فضلؓ کا اُس عورت کی طرف دیکھنا اور اُس عورت کا حضرت فضلؓ کو دیکھنا ثابت کرتا ہے کہ باہر دونوں کے چہرے کھلے تھے۔ اگر اُس عورت کا چہرہ ڈھکا ہوتا تو پھر حضرت فضل کا اُس کی طرف دیکھنا چہ معنی دارد۔ علاوہ ازیں رسول اللہ صلعم کو بھی حضرت فضلؓ کا چہرہ پھیر دینے کی کوئی ضرورت نہ پڑتی۔ اسی طرح اگر اُس عورت کا چہرہ ڈھکا ہوتا تو پھر یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ فلاں شخص کو دیکھ رہی ہے (۶) اُس عورت کو اُس وقت رسول اللہؐ و حضرت ابن عباس اور دوسرے لوگ بھی دیکھ رہے تھے۔ مگر رسول اللہ صلعم نے نہ تو اپنا اور نہ اُن کے چہروں کو اُس کی طرف سے پھیرا کیونکہ وہ اُس کو بدنظری سے نہیں دیکھ رہے تھے۔ (۷) رسول اللہ صلعم نے حضرت فضل کی کمزوری کا علاج عورت کے چہرہ ڈھانکنے سے نہیں کیا۔ کاش عورتوں کے چہرہ ڈھانکنے والے مسلمان بھی رسول اللہ صلعم کے اس فعل کو سمجھ لیں۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّي نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهٗ اِقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جہینہ کی ایک عورت نبی صلعم کے پاس آئی عرض کیا کہ میری ماں نے نذر مانی تھی کہ حج کرے گی مگر وہ حج نہ کر سکی یہاں تک کہ مر گئی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کر لو اگر تیری ماں پر قرضہ ہوتا تو کیا تو ادا کرتی اللہ کا قرضہ ادا کرو۔ اللہ (عہد کے) وفا کا زیادہ حقدار ہے۔ (بخاری باب الحج)

(۷) بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْاَرْدِيَةِ وَالْاُزُرِ وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا اَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَاْسًا بِالْحُلِيِّ

اَلْاَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْاَۃِ ۔باب محرم کپڑوں اور چادروں اور تہبندوں میں سے کون کون سا پہنے اور حضرت عائشہ نے کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے اور وہ احرام باندھے ہوئے تھیں اور فرماتی تھیں کہ عورت ہونٹ نہ چھپائے نہ برقعہ (منہ پر) ڈالے ۔اور نہ ورس والا اور نہ زعفران والا کپڑا پہنے اور جابر کہتے ہیں میں کسم کو خوشبو نہیں سمجھتا اور حضرت عائشہ (بحالت احرام میں) زیور اور کالے اور گلابی کپڑے اور موزے میں عورت کے لئے کوئی ہرج نہ سمجھتی تھیں (بخاری کتاب المناسک) حج کے دنوں میں بھی جبکہ لوگوں کا بڑا بھاری مجمع ہوتا ہے ۔عورتوں کو چہرہ کھلا رکھنے کا حکم دیا گیا ہے ۔اگر قرآن کریم میں چہرہ ڈھانکنے کا حکم ہوتا تو پھر ایسا استدلال صریحاً کلام ربانی کے خلاف ٹھہرتا اور یہ حضرت عائشہؓ کی شان کے شایاں نہیں کہ وہ کلام الٰہی کے خلاف حکم دیں ۔اب اکثر احباب یہ کہتے ہیں کہ حج میں تو عورتیں چہرہ کھلا رکھیں ۔مگر دوسرے وقتوں میں نقاب ڈالیں ۔اب ایسے عقلمند صاحبان سے یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ اگر یہ نتیجہ درست ہے تو پھر کیوں نہ قرآن پاک کے ان الفاظ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج ط (۲۔آیت ۱۹۷) سے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ حج کے دنوں میں گالی گلوچ اور جھگڑا نہ ہو مگر دوسرے وقتوں میں ہو ۔جو جواب اس کا دیا جائے وہی جواب حج میں چہرہ نہ ڈھانکنے کے متعلق سمجھ لیا جائے ۔تحقیقی جواب کے لئے خاکسار کی کتاب اسلامی مساوات ملاحظہ کیجئے ۔

(۳) طَوَافُ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ ۔عَنْ عَطَاءٍ اِذْ مَنَعَ هِشَامٌ[۱] النِّسَآءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ اَبَعْدَ الْحِجَابِ اَوْ قَبْلُ قَالَ اِیْ لَعَمْرِیْ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوْفُ حَجْرَةً مِّنَ الرِّجَالِ

---

[۱] یہ ہشام بن عبدالملک کے زمانہ کا واقعہ ہے ابن ہشام (محمد) ان کے ماموں امیر مکہ تھے انہوں نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے روکا تو عطاء نے یہ کہا کہ نبی صلعم کی بیویاں تو مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں اور تم عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے روکتے ہو ۔ابن جریج جو عطاء سے روایت کرتے ہیں ان کا خیال ہوا کہ شاید حکم حجاب سے پہلے ایسا ہوتا ہوگا ۔تو عطاء نے اس کی تردید کی بلکہ یہاں تک سنایا کہ وہ حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوتے بلکہ انہوں نے یہاں تک بھی بتایا کہ ان کا کرۃ
(باقی برصفحہ ۴۳)

لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ انْطَلِقِي عَنْكِ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلٰكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حَتّٰى يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا: عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا عطاء سے روایت ہے جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے روکا تو میں نے اُسے کہا تم انہیں روکتے ہو اور نبی صلعم کی بیویوں نے مردوں کے ساتھ طواف کیا ہے (ابن جریج) نے کہا پردہ سے بعد یا پہلے کہا ہاں اللہ کی قسم میں نے انہیں پردہ کے بعد دیکھا ہے (ابن جریج) نے کہا مرد کس طرح ان سے ملے جلے رہتے تھے کہا وہ ان سے ملے جلے نہ ہوتے تھے اور حضرت عائشہ رض مردوں سے الگ طواف کرتیں ان میں نہ ملتیں اور ایک عورت نے کہا ام المومنین چلو حجر اسود کو چومو انہوں نے کہا تو جا اور خود انکار کیا وہ (عورتیں) رات کو نکلتیں پہچانی نہ جاتیں۔ مردوں کے ساتھ طواف کرتیں مگر جب وہ بیت اللہ کے اندر جانا چاہتیں تو کھڑی رہتیں اس وقت اندر جاتیں جب مرد نکالے جاتے اور میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ کے پاس جاتے اور وہ ثبیر (پہاڑ) میں ٹھہری ہوئی تھیں۔ میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲) گلابی رنگ کا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جوں جوں مسلمانوں میں ثروت آتی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بعد ہوتا گیا پردہ کا مفہوم بھی تبدیل ہوگیا یہاں تک کہ وہ باتیں جو لوگوں کے لئے آپ کے زمانہ میں بالکل معمولی تھیں اب ان کے خلاف طبائع میں خیالات پیدا ہوتے تھے اسلام نے پردہ کا جو کچھ مفہوم لیا تھا اس کی رُو سے مسجد میں نماز کے لئے حج میں طواف کے لئے وعظ کی مجالس میں لڑائیوں میں کاروبار میں مردوں اور عورتوں کا ایک جگہ جمع ہونا کبھی ناجائز نہ تھا نہ وہ ان اوقات میں برقعے اوڑھے رہتی تھیں ہاں مردوں سے الگ ضرور رہتی تھیں ان کی صفیں الگ تھیں حج میں ایک ہی وقت میں مرد اور عورتیں طواف کرتے مگر یوں ملے جلے نہ ہوتے تھے اور ابھی اس وقت بھی جب حضرت عائشہ زندہ تھیں یعنی ہجرت سے پچاس سال بعد تک عورت کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ اپنے معمولی لباس پر ایک اور غلاف چڑھائے رکھے۔

(از تفسیر بخاری مرتبہ مولانا محمد علی)

(ابن جریج) نے کہا ان کا پردہ کیا تھا کہا وہ ایک ترکی خیمہ میں تھیں اس پر پردہ تھا اور ہمارے اور ان کے درمیان اس کے سوا کچھ نہ تھا۔ اور میں نے انہیں گلابی رنگ کا کرتہ پہنے ہوئے دیکھا۔" (بخاری کتاب المناسک)

(۴) عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَی الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔ حضرت عائشہ ام المؤمنین سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہاد کو سب عملوں سے بہتر سمجھتے ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کریں فرمایا بہتر جہاد حج مبرور ہے" (بخاری کتاب المناسک) جس قوم کی عورتوں میں جہاد کی یہ سپرٹ ہو تو پھر اس قوم کے مردوں میں کیونکر نہ ہو یہی وجہ ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام چہار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ حج مبرور سے عبادت بھی مراد ہو سکتی ہے۔ جو کہ ہر وقت کی جا سکتی ہے اور تبلیغ بھی کیونکہ اسی کو بڑا جہاد قرار دیا گیا ہے اس آیت کو ملاحظہ کیجئے۔ فَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا کَبِیْرًا ۝ "سو کافروں کی بات نہ مان اور اس (قرآن) کے ساتھ ان سے (وہ) جہاد کر۔ (جو) بڑا جہاد ہے" (۲۵: آیت ۵۲) ایسے جہاد کی تو ہر وقت ضرورت رہتی ہے اور جہاد بالسیف وقتاً فوقتاً کچھ وقت کے لئے ہوتا ہے تاہم مسلم خواتین زخمیوں کی مرہم پٹی اور تیمار داری کے لئے جنگوں میں حصہ لیتی تھیں۔

(۵) عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰی اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا کُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِی الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ قَالَتْ وَضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ۔ حضرت عائشہ کہتی ہے کہ ہم حج کے لئے نکلے اور حج کے سوائے کچھ نہ دیکھتے تھے جب ہم (مقام) سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا پس میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میں روتی تھی تو فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تجھے حیض آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ یہ ایک چیز ہے جس کو خدا نے آدم کی بیٹیوں پر مقرر کیا ہے تیں جو افعال حاجی کرتے ہیں تم کرو مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی

طرف سے گائے کی قربانی کی" (بخاری کتاب الحج)

(۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِي تُرِيْدُ الْحَجَّ فَقَالَ اَخْرُجْ مَعَهَا" ابن عباس سے روایت ہے کہا نبی صلعم نے فرمایا عورت صرف محرم رشتہ دار کے ساتھ سفر کرے اور اس حالت میں اس کے پاس کوئی (غیر) مرد نہ جائے مگر جب اس کے پاس محرم ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ فلاں لشکر کے ساتھ نکلوں اور میری بیوی حج کو جانا چاہتی ہے فرمایا اس کے ساتھ جاؤ" (بخاری) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

"ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے حضرت عمر نے اپنے آخری حج میں انہوں نے کہا نبی صلعم کی بیویوں کو (حج کی) اجازت دی اور عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف کو ان کے ساتھ کر دیا۔ (بخاری)

عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف آنحضرت صلعم کی ازواج مطہرات کے محرم نہ تھے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عورت محرم کے علاوہ کسی اور قابل اعتبار اور صالح مرد کے ساتھ بھی حج کر سکتی ہے۔ اصل غرض تو یہی ہے کہ عورت امن اور سلامتی کے ساتھ حج کر کے واپس آ جائے۔

عَنْ ابن عباسؓ قال قال رسول الله صلعم ليس على النساء الحلق انما على النساء التقصير۔

"روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں ہے عورتوں کو سر منڈوانا مگر بال کتروانا۔ (ابوداؤد)

جب مردوں کے لئے حج کے علاوہ دوسرے وقتوں میں بھی سر کا منڈوانا اور بالوں کا کتروانا جائز ہے تو پھر عورتوں کے لئے کیونکر ممنوع ہو سکتا ہے۔

(۷) مسلم خواتین کا زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات دینا

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ" اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو (الاحزاب)

مذکورہ بالا آیت کے ماتحت عورتوں کا بھی زکوٰۃ اور صدقہ دینا ثابت ہوتا ہے۔ ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجئے

(۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ فَقَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَقَالَ یَعْمَلُ بِیَدِہٖ فَیَنْفَعُ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ یُعِیْنُ ذَا الْحَاجَۃِ الْمَلْھُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیُمْسِکْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّھَا لَہٗ صَدَقَۃٌ۔" ابوموسیٰ سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا ہر ایک مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا نبی اللہ جسے نہ ملے۔ فرمایا اپنے ہاتھ سے مزدوری کرے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی دے۔ انہوں نے عرض کیا اگر یہ بھی (نہ ملے) فرمایا حاجت مند مصیبت زدہ کی امداد کرے انہوں نے عرض کیا اگر (یہ بھی) نہ ہو سکے۔ فرمایا نیک کام کرے اور برائی سے بچا رہے یہی اسکے لئے صدقہ ہے۔" (بخاری کتاب الزکوٰۃ) کاش اگر یہی سپرٹ ہر مسلمان میں پیدا ہو جائے تو پھر ایک تو مسلمانوں میں ہرگز اتنی مفلسی نہ ہو۔ اور نہ ہی بھیک مانگنے والوں کی اتنی تعداد۔ اور نہ ہی اُن کے خیراتی کاموں کی مالی حالت کمزور ہو۔ علاوہ ازیں اس حدیث سے عورتوں کا بھی محنت مزدوری کر کے زکوٰۃ۔ صدقہ اور خیرات دینا ثابت ہوتا ہے اُن مسلمانوں کو جو یہ کہتے ہیں کہ عورت صرف اپنی وراثت سے زکوٰۃ دے جو اُسے اپنے والدین سے ملے غور کرنا چاہئے۔

(۲) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ فَلَمْ یَسْتَثْنِ صَدَقَۃَ الْعُرُوْضِ مِنْ غَیْرِھَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَۃُ تُلْقِیْ خُرْصَھَا وَسِخَابَھَا۔ نبی صلعم نے فرمایا صدقہ دو۔ اگرچہ تمہارے زیوروں میں سے ہو تو سامان کا صدقہ دوسری چیزوں سے الگ نہیں کیا تو عورتیں اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے لگیں۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

(۳) اَبُوْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ کُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ وَکَانَتْ زَیْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ وَاَیْتَامٍ فِیْ حَجْرِھَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰہِ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَجْزِیْ عَنِّیْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْکَ وَعَلٰی

أَيْتَامٍ فِي حَجْرِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُجْزِئُ عَنِّي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ" ابوسعید نے نبی صلعم سے بیان کیا زینب عبداللہ کی بیوی سے روایت ہے کہا میں مسجد میں تھی تو رسول اللہ صلعم کو دیکھا فرماتے تھے کہ صدقہ دو اگرچہ تمہارے زیوروں میں سے ہو اور زینب عبداللہ اور یتیموں پر جنکی وہ پرورش کرتی تھیں خرچ کیا کرتی تھیں تو اس نے عبداللہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم سے پوچھو کہ کیا یہ میرے لئے درست ہوگا۔ کہ میں آپ پر اور ان یتیموں پر جنکی پرورش میں کرتی ہوں صدقہ میں سے خرچ کروں تو اس نے کہا تم خود رسول اللہ صلعم سے پوچھ لو تو میں رسول اللہ صلعم کے پاس گئی اور دروازہ پر ایک انصاری عورت کو پایا اس کی غرض اور میری غرض ایک ہی تھی تو بلال ہم پر سے گذرے ہم نے ان سے کہا نبی صلعم سے پوچھو کہ یہ ہوسکتا ہے کہ میں اپنے شوہر کو اور یتیموں کو جن کی پرورش کرتی ہوں صدقہ دوں اور ہم نے ان سے کہا ہمارا نام نہ لینا وہ گئے اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ دونوں کون ہیں اس نے کہا زینب ہے فرمایا کون سی زینب کہا عبداللہ کی بیوی فرمایا ہاں اس کے لئے دو اجر ہیں قرابت کا اجر اور صدقہ کا اجر۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

الرجال قوامون علی النساء کی رٹ لگانے والے مسلمانوں کو اس حدیث پر غور کرنا چاہیئے کہ کس طرح سے حضرت زینبؓ کی فضیلت اپنے خاوند پر ثابت ہوتی ہے۔ بلاشبہ مرد کو اس وجہ سے فضیلت نہیں دی گئی کہ وہ مرد ہے۔ بلکہ اس سبب سے فضیلت دی گئی ہے کہ وہ اپنا روپیہ اپنی بیوی کی ضروریات پر خرچ کرتا ہے۔ اب اگر اسی طرح سے ایک عورت بھی اپنا روپیہ اپنے خاوند کی ضروریات پر خرچ کرے تو کیا وجہ ہے کہ اُسے اپنے خاوند پر فضیلت نہ ہو۔ آخر کچھ تو انصاف کرنا چاہیئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ

كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ" ابوہریرہ نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب عورت شوہر کی کمائی میں سے اس کے حکم کے بغیر خرچ کرے تو اس (شوہر) کے لئے اس کا نصف اجر ہے۔ (بخاری کتاب البیوع)

(۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ" ابن عمر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلعم نے صدقہ فطر کو کھجور کا ایک صاع اور جو کا ایک صاع مقرر کیا ہے غلام اور آزاد، مرد اور عورت چھوٹے اور بڑے پر جو بھی مسلمان ہو، اور حکم دیا کہ لوگوں کے نماز کے لئے نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

(۶) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ هِنْدُ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا قَالَ خُذِيْ أَنْتِ وَبَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ" حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہندہ معاویہ کی ماں نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے تو کیا حرج ہے کہ میں اس کے مال سے پوشیدہ طور سے لیا کروں۔ فرمایا تم اور تمہارے بیٹے اس قدر لے سکتے ہیں جو دستور کے موافق کافی ہو۔ (بخاری کتاب البیوع)

(۸) مسلم خواتین کے چہرے پر نقاب کا نہ ہونا

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ إِنٰهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ط إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ زوَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ ط وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ط وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوْا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ط إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ٥" اے لوگو جو ایمان لائے ہو

نبیؐ کے گھروں میں داخل نہ ہو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے۔ مگر اس کے بھی پکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو بلکہ جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو پھر جب تم کھانا کھا لو تو متفرق ہو جاؤ اور باتوں میں نہ لگ جاؤ یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے مگر وہ تم سے حیا کرتا ہے اور اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا۔ اور جب تم اُن سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے ان سے مانگو یہ تمہارے دلوں کے لئے اور ان کے دلوں کے لئے بہت پاک ہے۔ اور تمہیں مناسب نہیں کہ اللہ کے رسول کو ایذا دو۔ اور نہ یہ کہ اس کی بیویوں سے اس کے بعد کبھی نکاح کرو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے" (احزاب آیت ۵۳)

چونکہ اس آیت میں "حجاب" کا لفظ آیا ہے اس لئے اسے آیت حجاب کہا جاتا ہے دراصل اس حکم سے گھروں کی پرائیویسی یعنی نجی حالات، نجی گفتگو اور مقامات ستر کا پردہ قرار دیا گیا ہے نہ کہ چہرے کا جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ بُنِیَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيْئُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُوْنَ وَ يَخْرُجُوْنَ ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُوْنَ وَ يَخْرُجُوْنَ فَدَعَوْتُ حَتّٰى مَا اَجِدُ اَحَدًا اَدْعُوْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا اَجِدُ اَحَدًا اَدْعُوْهُ قَالَ ارْفَعُوْا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ اَهْلَكَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فَتَقَرّٰى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ يَقُوْلُ لَهُنَّ كَمَا يَقُوْلُ لِعَائِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ثَلٰثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُوْنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا اَدْرِيْ اَخْبَرْتُهُ اَوْ اُخْبِرَ اَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوْا فَرَجَعَ حَتّٰى اِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي اُسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَ اُخْرٰى خَارِجَةً اَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُ وَ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ" انس سے روایت ہے کہ زینب بنت جحش نبی صلی اللہ علیہ

کے گھر لائی گئیں تو روٹی اور گوشت کی دعوت دی گئی (مجھے کھانے کے لیئے لوگوں کو بلانے بھیجا گیا تو ایک جماعت آتی وہ کھانا کھاتی اور چلی جاتی پھر ایک جماعت آتی اور کھاکر چلی جاتی تو میں بلاتا رہا۔ یہاں تک کہ کوئی بھی نہ رہا جسے میں بلاؤں تو میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں (اب) کسی (آدمی) کو نہیں پاتا جسے بلاؤں تو فرمایا کہ اپنا کھانا اٹھالو اور تین آدمی رہ گئے۔ وہ (آپ کے) گھر میں باتیں کر رہے تھے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر حضرت عائشہ کے گھر میں گئے اور فرمایا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ۔ تو انہوں نے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ آپ نے اپنے گھر والوں کو کیسا پایا اللہ آپ کو برکت دے آپ نے سب بیویوں کے حجروں کا دورہ کیا اور سب سے وہی فرماتے جو حضرت عائشہ سے فرمایا تھا اور سب وہی جواب دیتیں جو حضرت عائشہ نے دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے تو (ابھی) وہ تین آدمی گھر میں (بیٹھے) باتیں کر رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت حیادار تھے۔ پھر آپ حضرت عائشہ کے حجرے کی طرف چلتے ہوئے نکل پڑے میں نہیں جانتا کہ میں نے آپ کو خبر دی یا آپ کو کسی اور طرح خبر مل گئی کہ وہ لوگ چلے گئے تو آپ لوٹ آئے یہاں تک کہ جب آپ نے اپنا پاؤں دروازے کی دہلیز کے اندر رکھا اور دوسرا باہر تھا تو میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ اور آیت حجاب اتری (بخاری کتاب التفسیر)

بلاشبہ جیسے مقامات ستر کا پردہ غیر مرد سے رکھا ہے ویسے ہی غیر عورت سے اس حدیث کو ملاحظہ کیجیے۔ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ ۔

"(کوئی) مرد (دوسرے) مرد کے مقام ستر کی طرف نہ دیکھے۔ نہ کوئی عورت دوسری عورت کے مقام ستر کی طرف دیکھے" (مسلم ابوداؤد) یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ کے ازواج مطہرات نے نہ تو کسی غیر مرد اور نہ کسی غیر عورت کے سامنے چہرہ ڈھانکا۔ البتہ مقامات ستر ضرور ڈھانکے۔

مذکورہ بالا آیت کے علاوہ اس حدیث سے بھی عورتوں کا چہرہ باہر کھلا ہی ثابت ہوتا ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِيَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ

زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيْلَةً فَنَادٰى عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ "حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم کی بیویاں رات کے وقت مناصع کی طرف نکلتیں اور وہ ایک کھلا میدان ہے اور حضرت عمرؓ نبی صلعم سے کہا کرتے کہ اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھیئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے ایک رات سودہ بنت زمعہ نبی صلعم کی بیوی عشا کے وقت نکلیں اور وہ لمبی عورت تھیں۔ عمر نے انہیں پکارا اے سودہ ہم نے تمہیں پہچان لیا اور خواہش اُن کی یہ تھی کہ پردہ کا حکم ہو تو اللہ نے پردہ کا حکم اُتارا" (بخاری کتاب الوضوء) اس حدیث کے ان الفاظ "اے سودہ ہم نے تمہیں پہچان لیا" سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سودہؓ کا چہرہ کھلا تھا کیونکہ اگر اُن کا چہرہ ڈھکا ہوتا تو پھر کیسے پہچانی جاتیں؟ جب پردہ کے احکام نازل ہونے سے قبل ان الفاظ سے چہرہ کھلا ہونے کا استدلال ہو سکتا ہے تو پھر پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد بھی جب عورتوں کے لئے یہی الفاظ استعمال کئے جائیں تو پھر چہرہ کھلا رکھنے کا کیوں استدلال نہ کیا جائے اس حدیث کو ملاحظہ کیجئے۔ عن عائشةؓ قالت خرجت سودةؓ بعد ما ضرب الحجاب لحاجتها وكانت امرأة جسيمة لا تخفى على من يعرفها فرآها عمر بن الخطاب فقال يا سودةؓ اما والله ما تخفين علينا فانظرى كيف تخرجين قالت فانكفأت راجعة ورسول الله صلعم في بيتي وانه ليتعشى وفى يده عرق فدخلت فقالت يا رسول الله اني خرجت لبعض حاجتي فقال لى عمر كذا وكذا قالت فاوحى الله اليه ثم رفع عنه وان العرق في يده ما وضعه فقال انه قد اذن لكن ان تخرجن لحاجتكن "حضرت عائشہؓ نے کہا پردہ کا حکم اترنے کے بعد اُم المومنین سودہؓ اپنی ضرورت کے لئے باہر نکلیں۔ وہ ایک بھاری بھرکم عورت تھیں۔ جو کوئی اُن کو پہچانتا اُس سے چھپ نہ سکتیں پس حضرت عمرؓ نے اُن کو دیکھ لیا۔ اور کہنے لگے۔ سودہؓ خدا کی قسم تم اب بھی ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہو۔ اب دیکھ لو تم کیسے نکلی ہو یہ سن کر سودہؓ لوٹ آئیں۔ اُس وقت آں حضرت صلعم میرے گھر میں بیٹھے ہوئے رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ ایک ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی۔ سودہؓ اندر آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ میں ضرورت سے باہر نکلی تھی۔ لیکن عمرؓ نے الیسے

ایسی گفتگو کی۔ یہ سنتے ہی آپؐ پر وحی آنا شروع ہوئی۔ پھر وحی کی حالت موقوف ہو گئی۔ اور ہڈی اُسی طرح آپؐ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ نے ہاتھ سے اس کو رکھا نہیں تھا۔ فرمایا تم کو اپنی ضرورتوں کے لئے باہر نکلنے کی اجازت دی گئی" (بخاری) اب اس حدیث کے ان الفاظ "جو کوئی اُن کو پہچانتا اس سے چھپ نہ سکتیں" سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد بھی اُن کا چہرہ کھلا تھا۔ دراصل حضرت عمرؓ فاروق کا اعتراض عورتوں کے باہر نکلنے پر تھا یہی وجہ ہے کہ باوجود اُن کے اعتراض کے پھر بھی رسول اللہ صلعم نے اپنی ازواج مطہرات کو ان کی ضرورتوں کے لئے باہر جانے سے نہیں روکا۔

علاوہ مذکورہ بالا احادیث کے ذیل کی آیت سے بھی مسلم خواتین کا باہر چہرہ کھلا رکھنا ہی ثابت ہوتا ہے۔ (۱) يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ " اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیا کریں یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں" (۳۳۔ آیت ۵۹) (۲) وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ۔ "اور مومن عورتوں کو کہہ دے اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو (عادتاً) کھلا رہتا ہے اور چاہیئے کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیں" (۲۴۔ آیت ۳۱)

مذکورہ بالا آیت نمبر (۱) کے الفاظ اَنْ یُعْرَفْنَ "کہ وہ پہچانی جائیں" سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ چہرہ کھلا ہے ورنہ پہچانی کیسے جائیں یہی وجہ ہے کہ آیت نمبر (۲) کے الفاظ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کے ماتحت چہرہ ڈھانکنے سے مستثنیٰ کیا گیا ہے کیونکہ چہرہ ڈھانک کر نظریں نیچی رکھنا ایک تو بے معنی بات ہے اور دوسرے چہرہ ڈھکی ہوئی عورت کو اس کا خاوند بھی نہیں پہچان سکتا خواہ اس کے پاس سے ہی گذر جائے یہ حدیث بھی ملاحظہ کیجیے۔ عن عائشۃ قالت دخلت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ علی رسول اللہ صلعم وعلیها ثیاب رقاق فاعرض عنها وقال یا اسماء ان المرأۃ

اذا بلغت المحیض لن تصلح ان یُریٰ منہا الاھذٰ او اشار الی وجہہ و کفیہ ۔" اسما بنت ابی بکرؓ رسولُ اللہ کے پاس آئیں اُن پر کپڑے باریک تھے آپ نے اُن سے رُخ پھیر لیا اور فرمایا اے اسما عورت کو جب ایام ماہواری آنے لگیں یعنی وہ بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں کہ اُس کے بدن سے کچھ نظر آئے سوائے اسکے اور اسکے اور اشارہ اپنے مُنہ اور ہاتھ کی طرف کیا" (ابو داؤد) علاوہ ازیں انہی آیات کے ماتحت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مندرجہ ذیل اقوال سے بھی سر اور سینہ کا ڈھانکنا ہی ثابت ہوتا ہے ۔ نہ کہ چہرے کا ملاحظہ فرمایئے عن اُمِّ سلمۃ قالت لما نزلت ید نین علیھن من جلا بیبھن خرج نسآء الانصار کان علی رؤسھن الغربان من الاکسیۃ ۔ " ام سلمہ سے روایت ہے جب یہ آیت اُتری ید نین علیھن من جلا بیبھن تو انصار کی عورتیں اس طرح نکلتیں تھیں جیسے اُن کے سروں پر کوے بیٹھے ہیں ۔ یعنی سیاہ کپڑے سروں پر ڈالتیں ۔ (ابو داؤد) الی عن یونس قال ابن شھاب عن عروۃ عن عائشۃ قالت یرحم اللہ نسآء المھاجرات الاول لما انزل اللہ ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن شققن مروطھن فاختمرن بہ ۔" کہ اللہ اُن عورتوں پر رحم کرے جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی ۔ جب اللہ نے یہ آیت اتاری و لیضربن بخمرھن علی جیوبھن ۔ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں ۔ تو اُنہوں نے اپنی چادریں پھاڑیں اور سینوں کو ڈھانکا " (بخاری و ابی داؤد) اب اکثر مولوی صاحبان اور دیگر احباب عورتوں کا چہرہ باہر ڈھانکنے کے ثبوت میں ذیل کے واقعات پیش کرتے ہیں ۔

پہلا واقعہ :- یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اُنْظُرْ مَا عَلَیَّ مِنَ الدَّیْنِ فَحَسَبُوْہُ فَوَجَدُوْہُ سِتَّۃً وَّ ثَمَانِیْنَ اَلْفًا اَوْ نَحْوَہٗ قَالَ اِنْ وَّفٰی لَہٗ مَالُ اٰلِ عُمَرَ فَاَدِّہٖ مِنْ اَمْوَالِھِمْ وَاِلَّا فَسَلْ فِیْ بَنِیْ عَدِیِّ ابْنِ کَعْبٍ فَاِنْ لَّمْ تَفِ اَمْوَالُھُمْ فَسَلْ فِیْ قُرَیْشٍ وَلَا تَعْدُھُمْ اِلٰی غَیْرِھِمْ فَاَدِّ عَنِّیْ ھٰذَا الْمَالَ اِنْطَلِقْ اِلٰی عَآئِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقُلْ یَقْرَاُ عَلَیْکِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنِّیْ لَسْتُ الْیَوْمَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرًا وَقُلْ یَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ یُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَیْہِ

فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيلَ هٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ ارْفَعُونِي فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِنَتْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ فَإِذَا أَنَا قُضِيتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَأَدْخِلُونِي وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ:- عبداللہ بن عمر دیکھو مجھ پر کتنا قرضہ ہے اس کا حساب کیا تو اسے چھیاسی ہزار یا اس کے قریب پایا۔ فرمایا اگر اس کے لیے عمر کی اولاد کا مال پورا ہوسکتا ہے تو انہی کے اموال میں سے اسے ادا کرو ورنہ بنی عدی بن کعب سے مانگ لینا۔ اگر ان کے مال بھی کافی نہ ہوں تو قریش سے مانگ لینا اور ان کے سوا اوروں کے پاس نہ جانا یہ مال میری طرف سے ادا کر دینا۔ حضرت عائشہ ام المؤمنین کے پاس جاؤ اور کہو کہ عمر آپ کو سلام کہتا ہے ۔ اور امیر المومنین نہ کہو کیونکہ آج میں امیر المومنین نہیں ہوں۔ کہو کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہے کہ اپنے دونوں رفیقوں کے ساتھ دفن ہوجائے ابن عمر نے سلام کہا اور اجازت مانگی پھر ان کے پاس گئے اور ان کو دیکھا کہ بیٹھی رو رہی ہیں ابن عمر نے کہا عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں کہ اپنے دونوں رفیقوں کے ساتھ دفن ہو۔ انہوں نے فرمایا یہ تو میں اپنے لیئے چاہتی تھی آج میں ان کو اپنی ذات پر مقدم رکھوں گی جب عبداللہ واپس آئے تو کسی نے کہا یہ عبداللہ بن عمر آگئے حضرت عمر نے فرمایا مجھے اُٹھا دو تو ایک شخص نے انہیں اپنے پر سہارا دیا فرمایا کیا رجواب) لائے ہو ابن عمر نے کہا جو آپ چاہتے تھے انہوں نے اجازت دے دی بولے الحمدللہ کسی چیز کی فکر مجھے اس سے زیادہ نہ تھی جب میں انتقال کر جاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر (وہاں) لے جانا پھر سلام کہنا اور کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے اگر وہ میرے لئے اجازت دیں تو مجھے اندر لیجانا اگر واپس کر دیا تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔" فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي فَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ

يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ اَدْخِلُوْهُ فَاُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ

"جب اُن کی روح قبض ہوئی تو ہم ان کا جنازہ لے کر نکلے اور پیدل چلنے لگے عبداللہ بن عمر نے (حضرت عائشہ) کو سلام کہا اور کہا عمر بن خطاب اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا انہیں اندر لے آؤ وہ اندر داخل کیے گئے اور وہاں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیے گئے۔ (بخاری کتاب فضائل اصحاب النبیؐ) اس واقعے کے متعلق اکثر اہل اسلام یہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروقؓ نے زخمی ہو جانے پر جناب رسالتمآب صلعم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ ایک ہی مکان میں دفنائے جانے کے لیے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اجازت طلب کی تو انہوں نے کہا کہ آئندہ حضرت عمر فاروقؓ سے دفنائے جانے کے بعد میں اس مکان میں چہرہ ڈھانک کر جایا کروں گی جو کہ قطعاً غلط ہے اور حامیان رسمی پردہ کا ایک پروپیگنڈا ہے۔

دوسرا واقعہ: عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِیٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ اِلَی الْکُوْفَةِ یَسْتَنْفِرُهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّهَا زَوْجَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاکُمْ لِتَتَّبِعُوْهُ اَوْ اِیَّاهَا" ابو وائل سے روایت ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے عمار اور امام حسن کو کوفہ بھیجا تاکہ ان کو مدد کے لیے نکالیں تو عمار نے خطبہ سنایا اور کہا مجھے علم ہے کہ حضرت عائشہ دنیا اور آخرت میں آنحضرت صلعم کی بیوی ہے۔ مگر اللہ نے تم کو آزمائش میں ڈالا کہ تم اس (اللہ) کی اطاعت کرتے ہو یا ان (حضرت عائشہؓ) کی" (بخاری کتاب فضائل اصحاب النبیؐ) یہ واقعہ جنگ جمل کے متعلق ہے جو کہ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان ہوئی چونکہ اس جنگ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ اونٹنی پر ہودہ میں سوار تھیں اس لیے اسے جنگ جمل کہا جاتا ہے اکثر اہل اسلام یہ کہتے ہیں کہ اونٹنی پر جنگ کی حالت میں اُن کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا خدا معلوم ایسا نتیجہ حدیث کے کن الفاظ سے نکالا جاتا ہے۔ حالانکہ زمانہ جاہلیت میں بھی عورتیں ہودہ میں بیٹھا کرتی تھیں ایسے صاحبان اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ایک جنگی کمانڈر اپنا چہرہ ڈھانک کر اپنے لشکر کی نقل و حرکت کو کیسے دیکھ سکتا ہے دراصل یہ بھی حامیان رسمی پردہ کا ایک افترا ہے۔

بعض مسلمان یہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا گھر سے نکلنا ہی اس آیت کے خلاف تھا وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ "اور اپنے گھروں میں قرار پکڑو" (۳۳۔ آیت ۳۳) اگر اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ عورتیں گھروں میں بند رہیں تو پھر آزاد اور سزا یافتہ عورتوں میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ اس آیت کو ملاحظہ کیجئے۔ وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا "اور تمہاری عورتوں میں سے جو بےحیائی کا ارتکاب کریں تو اپنے میں سے چار گواہ اُن پر بلاؤ سو اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ ان کو موت لیجائے یا اللہ ان کے لئے کوئی راہ نکال دے" (۴: آیت ۱۵) علاوہ ازیں حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا بھی باغ فدک کے معاملہ میں گھر سے نکلنا صاف ثابت ہے۔ اور رسول اللہ نے بھی اپنی ازواج مطہرات کو جن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اُن کی ضرورتوں کے لئے گھروں سے باہر نکلنے کی اجازت دی یہ الفاظ ملاحظہ کیجئے۔ قَدْ أَذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ "اور تمہیں اپنی ضرورتوں کے لیے باہر نکلنے کی اجازت دی گئی" (بخاری) اگر مسلم خواتین کو گھروں سے باہر نکلنا نہیں تھا تو پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے انہیں نظریں نیچی رکھنے اور چادریں اوڑھنے کا حکم کیوں دیا کیا وہ چادریں اوڑھ کر اپنے گھروں میں ہی نظریں نیچی رکھا کریں؟

تیسرا واقعہ:۔ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ

قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا
تَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ
فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ
وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ
فَخَفَّضَهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ
فَاَصْبَحَ عِنْدِيْ اَبَوَايَ قَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتّٰى اَظُنُّ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ
كَبِدِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ اِذِ اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ
الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مِنْ يَوْمِ قِيْلَ فِيَّ مَا قِيْلَ
قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَاْنِيْ شَيْءٌ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ
يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ
اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا
اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً وَّقُلْتُ لِاَبِيْ اَجِبْ عَنِّيْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ اَجِيْبِيْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْمَا قَالَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقُلْتُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ
لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ
بِهٖ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ لَبَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ
وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ

ولکم مثلا الا ابا یوسف اذ قال فصبر جمیل والله المستعان علی ما
تصفون ثم تحولت علی فراشی وانا ارجو ان یبرئنی الله ولکن
والله ما ظننت ان ینزل فی شانی وحیا ولانا احقر فی نفسی من ان یتکلم بالقرآن
فی امری ولکنی کنت ارجو ان یری رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
النوم رؤیا یبرئنی الله فوالله ما رام مجلسه ولا خرج احد من اهل البیت
حتی انزل علیه فاخذه ما کان یاخذه من البرحاء حتی انه لیتحدر
منه مثل الجمان من العرق فی یوم شات فلما سری عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم وهو یضحک فکان اول کلمة تکلم بها ان قال لی یا
عائشة احمدی الله فقد برأک الله فقالت لی امی قومی الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقلت لا والله لا اقوم الیه ولا احمد الا
الله فانزل الله تعالی ان الذین جاؤا بالافک عصبة منکم الایات
فلما انزل الله هذا فی برائتی قال ابو بکر ن الصدیقؓ وکان ینفق
علی مسطح بن اثاثة لقرابته منه والله لا انفق علی مسطح شیئا ابدا
بعد ما قال لعائشة فانزل الله تعالی ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة
الی قوله غفور رحیم فقال ابو بکر بلی والله انی لاحب ان یغفر الله
لی فرجع الی مسطح الذی کان یجری علیه وکان رسول الله صلی الله علیه
وسلم یسال زینب بنت جحش عن امری فقال یا زینب ما علمت ما رایت
فقالت یا رسول الله احمی سمعی وبصری والله ما علمت علیها الا
خیرا قالت وهی التی کانت تسامینی فعصمها الله بالورع یہ حضرت عائشہؓ نے
فرمایا جب رسول اللہ صلعم سفر کے لئے نکلنا چاہتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالا کرتے تھے۔ تو
ان میں سے جس کے نام کا قرعہ نکلتا اسے اپنے ساتھ باہر لے جاتے ایک جنگ میں جو آپ نے کی

يُرحِّلون لي فاحتملوا هودجي فرحلوه على بعيري الذي كنت أركب وهم يحسبون
أني فيه وكان النساء إذ ذاك خفافاً لم يثقلن ولم يغشهن اللحم وإنما يأكلن
العلقة من الطعام فلم يستنكر القوم حين رفعوه ثقل الهودج فاحتملوه
وكنت جارية حديثة السن فبعثوا الجمل وساروا فوجدت عقدي بعد
ما استمر الجيش فجئت منزلهم وليس فيه أحد فأممت منزلي الذي
كنت به فظننت أنهم سيفقدوني فيرجعون إلي فبينا أنا جالسة
غلبتني عيناي فنمت وكان صفوان بن المعطل السلمي ثم الذكواني من
وراء الجيش فأصبح عند منزلي فرأى سواد إنسان نائم فأتاني وكان
يراني قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه حين أناخ راحلته فوطئ
يدها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة حتى أتينا الجيش بعد ما نزلوا
معرسين في نحر الظهيرة فهلك من هلك وكان الذي تولى الإفك
عبد الله بن أبي بن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت بها شهراً يفيضون
من قول أصحاب الإفك ويريبني في وجعي أني لا أرى من النبي صلى الله
عليه وسلم اللطف الذي كنت أرى منه حين أمرض إنما يدخل فيسلم
ثم يقول كيف تيكم لا أشعر بشيء من ذلك حتى نقهت فخرجت أنا وأم
مسطح قبل المناصع متبرزنا لا نخرج إلا ليلاً إلى ليل وذلك قبل أن
نتخذ الكنف قريباً من بيوتنا وأمرنا أمر العرب الأول في البرية أو في
التنزه فأقبلت أنا وأم مسطح بنت أبي رهم نمشي فعثرت في مرطها
فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت أتسبين رجلاً شهد بدراً
فقالت يا هنتاه ألم تسمعي ما قالوا فأخبرتني بقول أهل الإفك فازددت
مرضاً إلى مرضي فلما رجعت إلى بيتي دخل علي رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ ائْذَنْ لِيْ إِلَى أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِيْنَئِذٍ
أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي
عَلَى نَفْسِكِ الشَّأْنَ فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ
يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ
النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ
بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ
فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ فَقَالَ أُسَامَةُ
أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللهِ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ
تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ يَا بَرِيرَةُ
هَلْ رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يَرِيبُكِ فَقَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ
رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ
عَنِ الْعَجِينِ فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ بْنِ سَلُولَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ
عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْ
خُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا وَاللهِ أَعْذِرُكَ
مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ
أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ

میں نے ان سے کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جسے میں عیب سمجھوں سوائے اس کے کہ وہ نوعمر لڑکی ہیں آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہیں اور گھر کی بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے رسول اللہ صلعم اس دن کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول کی شکایت کی اور فرمایا کون شخص مجھے ایسے شخص کے بارے میں معذور سمجھے گا جس سے مجھے اپنی بیوی کے متعلق اذیت پہنچی ہے اللہ کی قسم میرا علم اپنی بیوی کے متعلق یہی ہے کہ وہ نیک ہیں اور انہوں نے ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جس کو میں نیک جانتا ہوں اور وہ میرے گھر میں کبھی نہ جاتا تھا سوائے اس کے کہ میرے ساتھ ہو سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی قسم میں آپ کو اس کے بارے میں معذور سمجھوں گا اگر وہ اس کے قبیلے سے ہو تو ہم خود اس کی گردن اڑا دیں گے اور اگر ہمارے خزرجی بھائیوں میں سے ہو تو جو آپ حکم دیں گے ہم اس کی تعمیل کرینگے تو سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے وہ اچھے آدمی تھے۔ لیکن جنبہ داری نے انہیں اٹھایا اور کہنے لگے اللہ کے بقا کی قسم تم جھوٹ بولتے ہو نہ تم اسے مارو گے نہ تمہیں اس کی طاقت ہے اسید بن حضیر کھڑے ہوئے اور کہا تم جھوٹ کہتے ہو اللہ کے بقا کی قسم ہم ضرور اسے قتل کر دیں گے تم منافق ہو منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہو پس دونوں قبیلے اوس اور خزرج کھڑے ہوئے یہاں تک کہ لڑائی کے لئے تیار ہو گئے اور رسول اللہ صلعم منبر پر تھے تو آپ اترے اور ان کو ٹھنڈا کیا یہاں تک کہ وہ خاموش ہوئے اور آپ بھی خاموش ہو رہے۔ اور میں دن بھر روتی رہی نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی صبح میرے ماں باپ میرے پاس آئے میں دو رات اور ایک دن سے رو رہی تھی یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائیگا حضرت عائشہ کہتی ہیں وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے (آنے کی) اجازت مانگی میں نے اسے اجازت دی وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی ہم اسی طرح تھے کہ رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور اس سے پہلے جس دن سے میرے متعلق طوفان اٹھایا گیا تھا میرے پاس بیٹھے نہ تھے اور آپ مہینہ بھر ایسی حالت میں رہے کہ آپ کی طرف میرے متعلق کوئی وحی بھی نہ آئی پھر فرمایا اے عائشہ تمہاری نسبت مجھے ایسی ایسی باتیں پہنچی ہیں اگر تم بری ہو تو جلدی اللہ تمہاری

بریت کردے گا۔ اور اگر تم سے کوئی لغزش ہوئی ہے تو اللہ سے مغفرت مانگو اور توبہ کرو کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرے پھر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ جب رسول اللہ صلعم نے اپنی بات ختم کی تو میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ اس کا ایک قطرہ بھی میں محسوس نہ کرتی تھی اور میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلعم کو جواب دیجئے انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلعم کو میں کیا جواب دوں تو میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلعم کو جواب دیجئے۔ اس کے متعلق جو آپ نے فرمایا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلعم سے کیا عرض کروں کہا اور میں تو عمر لڑکی تھی اور بہت قرآن بھی پڑھی ہوئی نہیں تھی میں نے عرض کیا۔ اللہ کی قسم میں جانتی ہوں کہ تم سن چکے ہو جو لوگ بیان کرتے ہیں اور تمہارے دلوں میں بات گڑ گئی ہے اور تم نے اسے سچ سمجھ لیا ہے اگر میں تم سے کہوں کہ میں بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو تم میری تصدیق اس بارے میں نہیں کرو گے۔ اور اگر میں تمہارے سامنے ایک بات کا اقرار کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں (اس سے) پاک ہوں تو ضرور میری بات مان لوگے اللہ کی قسم میں اپنے اور تمہارے لئے کوئی مثال نہیں پاتی سوائے یوسف کے باپ کے جب کہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ پھر میں نے اپنے بچھونے پر منہ پھیر لیا اور مجھے امید تھی کہ اللہ مجھے بری کرے گا مگر اللہ کی قسم میرا یہ وہم و گمان بھی نہ تھا کہ میرے متعلق قرآن اترے گا اور میں اپنے خیال میں اس سے کم تھی کہ میرے معاملہ میں قرآن پڑھا جائے گا۔ البتہ میں یہ امید کرتی تھی کہ رسول اللہ صلعم اس بارے میں کوئی خواب دیکھ لیں گے جس سے اللہ مجھے بری کر دے گا۔ اللہ کی قسم آپ اپنی جگہ سے نہ ہلے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی اترنے لگی آپ کو پسینہ آنے لگا جس طرح آیا کرتا تھا یہاں تک کہ آپ سے موتیوں کی طرح پسینہ سردی کے دن میں ٹپکتا جب رسول اللہ صلعم کی یہ حالت جاتی رہی تو آپ ہنس رہے تھے پہلی بات جو آپ نے فرمائی یہ تھی کہ مجھے فرمایا اے عائشہ اللہ کی تعریف کرو کہ اللہ نے تمہیں بری کر دیا میری ماں نے مجھے کہا کہ کھڑی ہو جاؤ اور رسول اللہ صلعم کے پاس آؤ میں نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم نہ میں آپ کے لئے کھڑی ہوں گی اور نہ اللہ کے سوا

ہمارے درمیان قرعہ ڈالا میرے نام کا نکلا میں آپ کے ساتھ نکلی یہ اس کے بعد کا واقعہ ہے کہ پردہ کا حکم اتر چکا تھا۔ مجھے ہودے میں ہی سواری پر رکھا جاتا اور اسی میں اتارا جاتا ہم چلے یہانتک کہ جب رسول اللہ صلعم اپنی اس لڑائی سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور ہم مدینے کے قریب پہنچے تو رات کو آپ نے کوچ کا حکم دیا۔ جب انہوں نے کوچ کا اعلان کر دیا تو میں بھی کھڑی ہوئی اور چلنے لگی یہاں تک کہ میں لشکر سے آگے بڑھی جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوئی تو میں اپنے ہودے کے پاس آئی میں نے اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ میرا ظفار کے کالے نگینوں کا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے۔ میں واپس گئی اور اپنا ہار ڈھونڈنے لگی اور اس کی تلاش میں مجھے دیر لگ گئی اور وہ لوگ جو مجھے سواری پر رکھتے تھے آپہنچے انہوں نے میرا ہودہ اٹھا کر اسے میرے اس اونٹ پر رکھا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی اور انہوں نے سمجھا کہ میں اس میں ہوں اور عورتیں اس وقت ہلکی ہوا کرتی تھیں بوجھل نہ ہوتی تھیں اور نہ ان پر گوشت زیادہ ہوتا تھا وہ تھوڑا سا کھانا کھایا کرتی تھیں تو لوگوں نے جب اُسے اٹھایا تو ہودے کے بوجھ کا خیال نہیں کیا اور اسے اٹھا لیا اور میں نوعمر لڑکی تھی انہوں نے اونٹ کو اُٹھایا اور چل دیئے اور میرا ہار مجھے اس وقت ملا جب سارا لشکر نکل چکا تھا جب میں ڈیرہ میں آئی تو اس میں کوئی نہ تھا۔ تو میں نے اپنی اس جگہ کا قصد کیا جہاں میں اتری ہوئی تھی۔ اور میں نے خیال کیا کہ وہ مجھے نہ پائیں گے تو میرے پاس لوٹ کر آجائیں گے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا وہ صبح کو میری جگہ پر پہنچا اور ایک سوئے ہوئے آدمی کی صورت دیکھی وہ میرے پاس آئے اور وہ مجھے حجاب سے پہلے دیکھا کرتے تھے میں ان کے انا للہ کی آواز سے جاگ اُٹھی جب انہوں نے اپنے اونٹ کی سواری کو بٹھایا اور اس کے ہاتھ کو ٹھیک کیا میں اس پر سوار ہو گئی وہ سواری لے جاتے ہوئے پیدل چلے یہانتک کہ ہم لشکر میں اس وقت پہنچے جب وہ دوپہر کو آرام کے لیئے اترے تھے پس جو ہلاک ہونے والا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اور بہتان بنانے والوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا ہم مدینے پہنچے اور میں وہاں پہنچ کر ایک ماہ بیمار رہی بہتان والوں کی بات کو لوگ مشہور کر رہے تھے۔ اور مجھے اپنی بیماری کی حالت

میں یہ بات شک میں ڈالنے لگی کہ میں نبی صلعم سے وہ شفقت نہ دیکھتی تھی جو بیماری کی حالت میں پہلے آپ سے دیکھا کرتی تھی صرف تشریف لاکر سلام کرتے پھر فرماتے تم کیسی ہو میں اس سے کچھ نہیں سمجھتی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے کچھ صحت پائی میں اور مسطح کی ماں مناصع کی طرف نکلیں جو ہماری قضائے حاجت کی جگہ تھی اور ہم رات رات ہی جایا کرتی تھیں اور یہ اس سے پہلے تھا کہ ہم پاخانوں کو اپنے گھروں کے پاس بنوالیں اور ہماری حالت جنگل جانے یا پاخانہ کے لئے دور جانے میں پہلے عربوں کی سی تھی۔ میں اور مسطح کی ماں ابورھم کی بیٹی جارہی تھیں وہ اپنی چادر میں پھسل گئی تو کہنے لگی مسطح تباہ ہوگیا میں نے اس سے کہا تو نے بری بات کہی ایسے شخص کو گالی دیتی ہے جو بدر میں موجود تھا وہ کہنے لگی ارے بھولی تو نے نہیں سنا جو لوگ کہتے ہیں تو اس نے مجھے بہتان والوں کی بات بتائی تب میری بیماری اور بڑھ گئی جب میں اپنے گھر لوٹی تو رسول اللہ صلعم تشریف لائے۔ اور سلام کیا اور فرمایا تم کس طرح ہو تو میں نے عرض کیا مجھے اپنے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیجئے کہا میں اس وقت چاہتی تھی کہ ان سے یقینی خبر دریافت کرلوں تو رسول اللہ صلعم نے مجھے اجازت دی چنانچہ میں اپنے والدین کے ہاں آئی اور اپنی ماں سے کہا لوگ یہ کیا باتیں کرتے ہیں انہوں نے کہا بیٹی ان باتوں کی پرواہ نہ کر خدا کی قسم بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی خوبصورت عورت کسی ایسے مرد کے پاس ہو جو اس سے محبت بھی رکھتا ہو اور اس کی سوتنیں بھی ہوں مگر عورتیں اس پر بہت سی باتیں بنالیتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگ یہ باتیں کرتے ہیں کہا میں نے وہ رات صبح تک اس طرح گذاری کہ نہ تو آنسو تھمے اور نہ نیند آئی۔ آخر صبح ہوئی ادھر جب وحی میں دیر ہوئی تو رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؓ ابن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔ ان سے اپنی بیوی سے علیحدگی کے متعلق مشورہ لیا اسامہ نے اس کے مطابق آپ کو مشورہ دیا جو ان کے دل میں ان ازواج النبی سے محبت تھی تو اسامہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کی بیوی ہیں اور اللہ کی قسم ہمارا علم تو یہی ہے کہ وہ نیک ہیں اور علی ابن ابی طالب نے کہا یا رسول اللہؐ اللہ نے آپ کو تنگی میں نہیں رکھا اور ان کے سوا اور عورتیں بہت ہیں۔ ہاں لونڈی سے دریافت فرمائیں۔ وہ آپ سے سچ عرض کر دے گی تو رسول اللہ صلعم نے بریرہ کو بلوایا۔ فرمایا اے بریرہ کیا تو نے عائشہ میں ایسی بات دیکھی جس سے تجھے شبہ ہو بریرہ نے عرض کیا نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے

کسی کی تعریف کروں گی اللہ تعالیٰ نے اتارا جن لوگوں نے طوفان اٹھایا ہے وہ تم میں سے ہی ایک گروہ ہے ۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ میری براءت کے لئے اتارا تو ابوبکر صدیق نے فرمایا اور وہ مسطح پر قرابت کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے اللہ کی قسم میں مسطح پر کبھی کچھ بھی خرچ نہ کروں گا۔ بعد اس کے کہ اس نے عائشہ کی نسبت ریہ) کہا تو اللہ تعالیٰ نے اتارا ولا یاتل الخ اور تم میں سے مال اور کشادہ رزق والے قسم نہ کھائیں غفور رحیم تک ابوبکر نے کہا ہاں اللہ کی قسم میں تو ضرور پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھے مغفرت دے تو مسطح کو وہی دینا شروع کر دیا جو اسے دیا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلعم زینب بنت جحش سے میرے متعلق پوچھتے تھے فرماتے زینب تمہارا کیا خیال ہے تم نے کیا دیکھا ہے وہ عرض کرتیں یا رسول اللہ میں وہی کہوں گی جو میرے کانوں نے سنا یا آنکھوں نے دیکھا اللہ کی قسم میں ان کو نیک ہی سمجھتی ہوں حضرت عائشہ کہتی ہیں صرف وہی تھیں کہ مجھ سے برابری کرتی تھیں مگر اللہ نے انہیں پرہیزگاری کی وجہ سے بچا لیا" (بخاری کتاب الشہادت)

اس واقعہ سے متعلق اکثر اہل اسلام یہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے صفوان بن معطل کے سامنے اپنا چہرہ ڈھانک لیا تھا جو کہ بالکل غلط ہے کیونکہ مذکورہ بالا حدیث کے کسی لفظ سے بھی ایسا ثابت نہیں ہوتا۔ دراصل یہ بھی اُن پر ایک افترا ہے جو کہ رسمی پردہ کو تقویت دینے کے لیے تراشا گیا ہے حالانکہ حضرت عائشہؓ کے ان الفاظ " اور ایک سوئے ہوئے انسان کی صورت دیکھی" سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد بھی اُن کا چہرہ کھلا تھا تب ہی تو صفوان بن معطل نے پہچان لیا۔ اگر اُس وقت اُن کا چہرہ ڈھکا ہوتا یا حجاب سے پہلے بھی نہیں نہ دیکھا ہوتا تو پھر وہ ہرگز نہ پہچان سکتا کیونکہ یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ انسان پہلی مرتبہ ہی کسی غیر شخص کو نہیں پہچان سکتا۔ کہ یہ کون ہے تاوقتیکہ پہلے سے جان پہچان نہ ہو یا کوئی تعارف نہ کرائے اگر بفرض محال اُنہوں نے اپنا چہرہ ڈھانک بھی لیا تھا تو وہ محض اکیلی ہونے کے باعث پریشانی اور گھبراہٹ کے سبب یا نیند سے جاگنے پر سر کے بال بکھر جانے کی وجہ سے تھا نہ کہ کسی آیت کے ماتحت۔ اگر اُن کا چہرہ ڈھانکنا کسی آیت کے ماتحت ہوتا تو پھر وہ خود مسلم خواتین کے

لئے حج میں چہرہ کھلا رکھنے کا حکم دیتیں اس قول کو ملاحظہ کیجئے۔ "وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمُ وَلَا تَبَرْقَعُ وَلَا تَلْبَسُ" اور حضرت عائشہ نے کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے اور وہ احرام باندھے ہوئے تھیں اور فرماتی تھیں کہ عورت ہونٹ نہ چھپائے نہ برقعہ (منہ پر) ڈالے (بخاری کتاب الحج) کیونکہ یہ حضرت عائشہؓ کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کلام ربانی کے خلاف استدلال کریں۔ اگر یہ کہا جائے کہ عورتیں حج میں تو چہرہ کھلا رکھیں مگر دوسرے وقتوں میں ڈھانک کر تو پھر کیوں نہ قرآن مجید کے ان الفاظ "فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ" "حج میں نہ فحش کلام اور نہ گالی گلوچ اور نہ کوئی جھگڑا ہو۔ (۲۔ آیت ۱۹۷) سے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ حج کے دنوں میں تو گالی گلوچ اور جھگڑا نہ ہو مگر دوسرے وقتوں میں ہو۔

چوتھا واقعہ: "عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأَلْقٰى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ" انس سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اور مدینے کے درمیان تین رات ٹھہرے آپ کے لئے صفیہ دولہن بنا کر لائی گئیں میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کے لئے بلایا اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا۔ اور اس میں سوائے اس کے کچھ نہ تھا کہ آپ نے بلال کو حکم دیا کہ دسترخوان بچھا دیں وہ بچھایا گیا تو آپ نے اس پر خرما پنیر اور گھی ڈال دیا۔ (بعض) مسلمانوں نے کہا کہ (صفیہ) امہات المومنین میں سے ایک ہیں یا وہ جن کا مالک آپکا دایاں ہاتھ ہوا تو (دوسرے) لوگوں نے کہا اگر آنحضرت صلعم نے اس کو پردہ میں رکھا تو وہ امہات المومنین میں سے ایک ہیں اور اگر پردہ میں نہ رکھا تو ان میں سے ہیں جن کا مالک آپ کا دایاں ہاتھ ہوا جب آپ

کوچ کرنے لگے تو ان کے لئے اپنے پیچھے جگہ درست کی اور پردہ کھینچا اس کے اور لوگوں کے درمیان" (بخاری کتاب النکاح) مذکورہ بالا حدیث سے اکثر اہل اسلام یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ حضرت صفیہؓ نے نکاح کے بعد غیر مردوں کے سامنے اپنا چہرہ ڈھانک لیا تھا جو کہ بالکل غلط ہے کیونکہ وہ نکاح سے پہلے بھی کھلے چہرے باہر جاتی تھیں۔ البتہ اس حدیث کے ان الفاظ " اور اُن کے اور لوگوں کے درمیان پردہ کھینچا" سے مقامات ستر نجی حالات اور نجی گفتگو کا ہی پردہ ثابت ہوتا ہے نہ کہ چہرے کا۔ دراصل آزاد عورت کی شناخت کے لیے چادر اوڑھنے کا ہی نشان رکھا گیا ہے جس سے وہ باہر اپنے مقامات ستر ڈھانک کر رکھے تاکہ لونڈی نہ سمجھی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ نے پہلے حضرت صفیہؓ کو آزاد کیا پھر انہیں اپنے نکاح میں لائے اس حدیث کو ملاحظہ کیجیے۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ قَالَ فَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَآءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا فَجَآءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَاَعْتَقَهَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا
اَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا
لَهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَرُوْسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطْعًا فَجَعَلَ
الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهُ
قَدْ ذَكَرَ السَّوِيْقَ قَالَ فَحَاسُوْا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر
کی لڑائی میں گئے پس ہمنے خیبر کے پاس صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ سوار ہوا۔ اور میں ابی طلحہ کے پیچھے سوار ہوا پس نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم نے رسواری کو) خیبر کی گلیوں میں دوڑایا اور میرا گھٹنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کی ران کو چھوتا تھا پھر آپ نے تہبند کو اپنی ران سے اٹھایا یہاں تک کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ جب آپ گاؤں میں داخل ہوئے کہا اللہ اکبر خیبر ویران
ہوا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر جاتے ہیں تو ان کی صبح بری ہو جاتی ہے یہ تین بار کہا (انس
نے) کہا اور قوم اپنے کاموں کے واسطے نکلی پس انہوں نے کہا محمدؐ ہے عبد العزیز نے کہا کہ ہمارے
بعض اصحاب نے کہا اور لشکر ہے کہا اور ہمنے خیبر کو طاقت سے فتح کیا اور قیدی اکٹھے کئے گئے
اور دحیہ آیا اور کہا اے اللہ کے نبیؐ مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی دیجئے تو آپؐ نے فرمایا جا
اور ایک لونڈی لے لے اُس نے صفیہ حیی کی بیٹی کو لے لیا پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک شخص آیا اور کہا اے خدا کے نبی آپ نے دحیہ کو صفیہ حیی کی بیٹی قریظہ اور نضیر کی سردار
دے دی وہ صرف آپ کے لئے ہو سکتی ہے فرمایا اُسے اس (صفیہ) سمیت بلاؤ تو وہ اسے لایا پس
جب اس کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا فرمایا قیدیوں میں سے اس کے سوا کوئی اور لونڈی
لے لو کہا پس اس کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا۔ اور اسے اپنے نکاح میں لائے

ثابت نے اُسے (انس سے) کہا اے ابو حمزہ اس کو مہر کیا دیا کہا اس کا نفس اسے آزاد کر دیا اور اس سے نکاح کیا یہاں تک کہ جب آپ راستہ میں تھے تو ام سلیم نے اُسے آپ کے لئے آراستہ کیا اور رات کو آپ کے ہاں بھیجدیا پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دولہا ہو کر صبح کو فرمایا جس کے پاس کچھ ہو اسے لے آئے اور دستر خوان بچھایا کوئی شخص کھجور لایا اور کوئی گھی لایا کہا اور میں خیال کرتا ہوں کہ ستو کا ذکر کیا پس انہوں نے مالیدہ بنایا یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا" (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

پانچواں واقعہ:- عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَى اَخِيْهِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ كَانَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ ص "حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے اُسے قبضہ میں کر لینا کہا جب فتح (مکہ) کا سال آیا تو اسے سعد بن ابی وقاص نے لے لیا اور کہا یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اس نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی ہے عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہا میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اسی کے حرم سے پیدا ہوا ہے پس دونوں نبی صلعم کے پاس آئے تو سعد نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اس نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی اور عبد بن زمعہ نے کہا میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے حرم سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عبد بن

ص لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ

بیویوں سے فرمایا کہ پردہ کرو اس سے۔ یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے ازواج مطہرات نے اپنے چہرے ڈھانک لئے تھے مگر اس کے بالمقابل اُس حدیث کو جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو حبشیوں کا کھیل دکھایا پیش نہیں کیا جاتا ذیل کا مقابلہ ملاحظہ کیجئے۔

اندھے سے پردہ کرانا

عن ام سلمة قالت كنت عند رسول الله صلعم وعنده ميمونة فاقبل ابن ام مكتوم وذلك بعد ان امر بالحجاب فقال النبي صلعم احتجبا منه فقلنا يا رسول الله صلعم اليس اعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا فقال النبي صلعم افعمياوان انتما الستما تبصرانه " ام سلمہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلعم کے پاس تھی اور آپ کے پاس میمونہؓ بھی بیٹھی تھیں اتنے میں عبداللہ ابن مکتوم آئے اور یہ بعد آیت حجاب اترنے کے تھا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا پردہ کرو تم دونو اس سے ہم نے کہا یا رسول اللہ صلعم وہ تو اندھا ہے نہ ہم کو دیکھتا ہے اور نہ پہچانتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم بھی اندھی ہو تم اس کو نہیں دیکھتیں " (ابو داؤد)

سوجھتوں کا تماشا دکھانا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَكَانَ يَوْمُ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِيْ وَرَاءَهُ خَدِّيْ عَلٰى خَدِّهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ أَرْفِدَةَ حَتّٰى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ لِيْ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِيْ " حضرت عائشہ سے روایت ہے اور عید کا دن تھا حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے تو یا میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی یا آپؐ نے فرمایا کیا دیکھنا چاہتی ہو میں نے کہا ہاں تو مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر دیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے بنی ارفدہ کھیلو یہاں تک کہ میں اُکتا گئی تو فرمایا بس میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تو جاؤ " (بخاری کتاب العیدین)

زمعہ یہ تیرا ہے پھر نبی صلعم نے فرمایا بیٹا صاحب حرم کا ہے اور زانی محروم ہوگا پھر حضرت سودہ بن
زمعہ نبی صلعم کی بیوی سے آنحضرت نے فرمایا کہ اس سے پردہ کریں کیونکہ آپ نے دیکھا کہ وہ عتبہ سے صورت میں ملتا جلتا ہے تو اس نے حضرت سودہ کو مرتے دم تک نہیں دیکھا" (بخاری کتاب البیوع)

اس حدیث کے ان الفاظ "کہ اس سے پردہ کریں" سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ حضرت سودہ رضؓ بنت زمعہ نے اپنے چہرے کا پردہ کر لیا تھا۔ حالانکہ اس واقعہ سے بھی گھر کے نجی حالات۔ نجی گفتگو اور مقامات ستر کا بھی پردہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ وہ لڑکا جس سے اُن کا پردہ کرایا گیا تھا وہ اُن کے باپ کی لونڈی کا ہی تھا اسی واسطے اس کو یہ سزا دی گئی کہ گھر میں نہ آئے ممکن ہے کہ اس کا چال چلن اچھا نہ ہو چنانچہ وہ مرتے دم تک حضرت سودہ بنت زمعہ کے گھر میں نہ آیا اور نہ انہیں دیکھا۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ یہ پردہ گھر میں نہ آنے کا تھا چنانچہ رسول اللہؐ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ ایسے شخصوں کو گھروں میں نہ آنے دو جن کو اُن کے خاوند پسند نہ کریں چونکہ یہ لڑکا حضرت سودہ بنت زمعہ سے کچھ قرابت رکھتا تھا اور اس کے آنے کی وجہ بھی وہی ہو سکتی تھیں لہٰذا انہیں پردہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ مگر دوسری بیویوں کو اس کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا اور نہ اُن مردوں سے جو کہ فیصلے کرانے کے لئے آتے تھے پردہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ علاوہ ازیں اس حدیث سے بھی گھر کی پرائیویسی اور مقامات ستر کا ہی پردہ ثابت ہوتا ہے۔ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرٰى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْاَبْصَارِ۔ "سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک سوراخ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنا سر پشت خار سے کھجلاتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو علم ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو اسے تمہاری آنکھ میں مارتا اجازت (کا اصول) تو دیکھنے کی وجہ سے ٹھہرایا گیا ہے۔ (بخاری کتاب لباس) دراصل دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت کے جانے کی اسی واسطے ممانعت کی گئی ہے کہ گھر والوں کو تخلیہ میں نہ دیکھا جائے۔

چھٹا واقعہ:۔ جب عبداللہ ابن مکتوم رسول اللہ صلعم کے گھر میں گئے تو آپ نے اپنی

اب مذکورہ بالا احادیث اندھے سے پردہ کرانا اور سوجھتوں کا تماشا دکھانا ایک دوسرے سے متضاد ہیں۔ اندھے والی حدیث کے متعلق تو دو اعتراض وارد ہوتے ہیں پہلا یہ کہ آیا عبداللہ ابن مکتوم رسول اللہ صلعم کے گھر میں اجازت لے کر آئے تھے؟ اگر اجازت لی تھی تو پھر رسول اللہ صلعم نے قبل اسکے کہ اُسے اندر آنے کی اجازت دیں خود کیوں نہ اپنی بیویوں کو پردہ میں بٹھا دیا اور اس کے بعد اُسے اندر آنے کی اجازت دیتے کیونکہ رسول اللہ صلعم کو تو یہ معلوم تھا کہ اندھے سے پردہ ہے دوسرا یہ کہ اگر وہ بغیر اجازت کے اندر چلے آئے تھے تو کیا اُن کا ایسا ہی چال چلن تھا کہ بغیر اجازت کے دوسروں کے گھروں میں داخل ہو جاتے تھے جو کہ اس آیت کے خلاف ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا ؕ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوائے (دوسرے) گھروں میں داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت نہ لے لو (۲۴/۲۷)
بہرحال دونوں احادیث کی تشریح جو مولوی صاحبان کرتے ہیں اور جو میں کرتا ہوں ناظرین کے سامنے پیش کی جاتی ہیں تاکہ آپ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

تشریح مولوی صاحبان	تشریح خاکسار
بعض مولوی صاحبان تو یہ کہتے ہیں۔ کہ جب حضرت عائشہ نے تماشا دیکھا تھا اس وقت وہ نابالغ تھیں اور بعض مولوی صاحبان یہ کہتے ہیں کہ جن حبشیوں نے کھیل دکھایا تھا وہی نابالغ تھے۔ ۴	جب عبداللہ ابن مکتوم رسول اللہ کے گھر گئے تو اُس وقت نابینا ہونے کی وجہ سے اُن کے مقامات ستر کا کچھ حصّہ کھلا تھا۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلعم نے اپنی بیویوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا یعنی اُسے مت دیکھو اور اپنی نظریں پھیر لو۔

اب مولوی صاحبان کی یہ تشریح قطعاً غلط ہے کیونکہ حبشیوں کے کھیل کا واقعہ سنہ ۹ ھ میں ہوا اُس وقت حضرت عائشہ بالغ تھیں۔ اسی طرح سے یہ استدلال کہ برچھیوں اور ڈھالوں کا تماشا کرنے والے ہی نابالغ تھے بالکل غلط ہے کیونکہ نابالغ بچوں کا اتنے بڑے مجمع میں بھاری اور خطرناک ہتھیاروں کو لے کر تماشا کرنا ایک ناممکن بات ہے علاوہ ازیں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ یہ تماشا تو عید

۴ اس طرح سے دونوں احادیث کی مطابقت کر کے چہرے کا پردہ ثابت کرتے ہیں

کے دن تھا صاف ظاہر ہے کہ دوسرے لوگ بھی دیکھتے تھے کیا وہ بھی سب کے سب نابالغ ہی تھے؟ حضرات!
تماشا دیکھتے وقت نہ صرف تماشا کرنے والوں پر بلکہ تماشا دیکھنے والوں پر بھی نظر پڑ جاتی ہے۔ دراصل اس
حدیث سے بھی حضرت عائشہؓ کا چہرہ کھلا ہی ثابت ہوتا ہے کیونکہ چہرہ ڈھانک کر تماشا دیکھنا تو ایک بے معنی
بات ہے البتہ مقامات ستر کا ڈھانکنا تو دوسری روایت کے ان الفاظ "یَسْتُرُنِی" سے صاف معلوم ہوتا ہے
غرضیکہ کلام ربانی اور احادیث شریف میں اِنْ یُعْرَفْنَ یا عرفنا وغیرہ کے جس قدر الفاظ استعمال کئے
گئے ہیں اُن سب سے مسلم خواتین کا باہر چہرہ کھلا رکھنا ہی ثابت ہوتا ہے کیونکہ پہچان تو چہرے سے ہی ہو سکتی ہے
مگر افسوس اب اکثر مسلمانوں نے اس پُر حکمت فلسفہ کو چھوڑ کر عورتوں کے پہچاننے کا یہ نشان قرار دے رکھا
ہے کہ برقع پوش عورت تو مسلمان ہے خدا معلوم ایسے حضرات اُن مسلم خواتین کو جو کہ برقع نہیں اوڑھتیں اور
جن کی تعداد بھی نقاب پوشوں سے کئی گنا زیادہ ہے کس زمرہ میں شمار کریں گے؟ اور ترکی، ایرانی اور
مصری عورتوں کی نسبت جو کہ کھلے چہرے باہر پھرتی ہیں کیا کہیں گے؟

(۹) مسلم خواتین کا جنگوں میں حصہ لینا

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ "تم پر جنگ کرنی ضروری ٹھہرائی گئی" (۲-آیت ۲۱۶)

اس آیت کے ماتحت مسلم خواتین بھی میدان جنگ میں مختلف کام کرتی تھیں ذیل کی احادیث
ملاحظہ کیجئے۔ (۱) عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ نِ السَّاعِدِیَّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا
بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اَحَدٌ بِاَیِّ شَیْءٍ دُوْوِیَ جُرْحُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا
بَقِیَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ كَانَ عَلِیٌّ یَجِیْءُ بِتُرْسِهٖ فِیْهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ
الدَّمَ فَاُخِذَ حَصِیْرٌ فَاُحْرِقَ فَحُشِیَ بِهٖ جُرْحُهٗ" ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے سہل بن
سعد ساعدی سے اس وقت سنا کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نہ تھا اور لوگوں نے اُن سے پوچھا کہ کس
چیز کے ساتھ نبی کریمؐ کے زخم کا علاج کیا گیا تو سہلؓ نے کہا مجھ سے زیادہ جاننے والا اس کا کوئی نہ رہا۔
حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لائے تھے اور حضرت فاطمہ آپ کے چہرے سے خون دھوتی تھیں پھر چٹائی لیکر
جلائی گئی اور اس سے آپ کا زخم بھر دیا گیا" (بخاری کتاب الوضو)

(۲) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اِنْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَيْرُهٗ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ۔ انسؓ سے روایت ہے کہ جب احد کی لڑائی ہوئی تو لوگ رنتر بتر ہو جانے کی وجہ سے) نبیؐ سے دور ہو گئے اور کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ بنت ابی بکرؓ اور ام سلیم کو دیکھا دونوں نے پنڈلیوں سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا میں ان کی پنڈلیوں کی پازیبوں کو دیکھتا تھا جلدی جلدی پانی کی مشکیں لاتی تھیں اور دل نے کہا دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیں لاتی تھیں اور پھر پانی لوگوں کے مونہوں میں ڈالتی تھیں پھر واپس جاتیں اور ان کو بھرتیں پھر آتیں اور لوگوں کے منہ میں پانی ڈالتیں"۔ (بخاری غزو النساء و قتالہن مع الرجال)

(۳) عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ قَسَمَ مُرُوْطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِّنْ نِّسَاءِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ عِنْدَكَ يُرِيْدُوْنَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ اُمُّ سَلِيْطٍ اَحَقُّ وَاُمُّ سَلِيْطٍ مِّنْ نِّسَاءِ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ تَزْفِرُ تَخِيْطُ۔ ثعلبہؓ بن ابی مالک سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے مدینے کی عورتوں میں چادریں تقسیم کیں اور ایک اچھی چادر رہ گئی جو لوگ ان کے پاس تھے ان میں سے کسی نے کہا اے امیر المومنین یہ رسول اللہ کی اس بیٹی کو دے دیں جو آپ کے پاس ہے ان کی مراد ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی تھیں تو حضرت عمر نے فرمایا ام سلیط زیادہ حقدار ہے اور ام سلیط انصار کی عورتوں میں سے ان میں سے تھیں جنہوں نے آنحضرت صلعم کی بیعت کی تھی حضرت عمر نے فرمایا وہ احد کے دن ہمارے واسطے مشکیں بھر کر لاتی تھیں ابو عبد اللہ کہتے ہیں تزفر کے معنے ہیں سیتی تھیں۔ (بخاری کتاب الجہاد) ان احادیث کے ماتحت اکثر مسلمان یہ کہہ دیتے ہیں کہ جنگ احد تو پردہ کے احکام نازل ہونے سے پہلے واقعہ ہوئی تھی لہذا عورتوں کا میدان جنگ میں کام کرنا کوئی قابل اعتراض نہ تھا ایسے صاحبان کے لئے ذیل کی احادیث بھی درج کی جاتی ہیں جن سے صاف

ثابت ہوتا ہے کہ پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد بھی مسلم خواتین اسی طرح سے میدان جنگ میں کام کرتی تھیں۔ غور کیجیے کہ نقاب ڈال کر زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا کیا معنی رکھتا ہے مگر افسوس اب مسلمانوں میں اسی کو کمال سمجھا ہوا ہے کہ عورتوں کو سات غلافوں میں رکھا جائے۔

(۴) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحٰى وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى إِلَى الْمَدِيْنَةِ " ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہا ہم (جہاد میں) نبی صلعم کے ساتھ ہوتی تھیں پانی پلاتی تھیں زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی تھیں۔ اور مقتولین (کی لاشوں) کو مدینے پہنچاتی تھیں۔ (بخاری)

(۵) عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صلعم ثِنْتَيْ عَشَرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ قَالَتْ فَكُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى " حفصہؓ سے روایت ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین میں نکلنے سے روکتی تھیں پس ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں اتری تو اس نے اپنی بہن سے روایت کی اور اس کی بہن کا خاوند نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ لڑائیوں میں شامل ہوا تھا۔ اور میری بہن اس کے ساتھ چھ لڑائیوں میں تھی تو اُس نے کہا ہم زخمیوں کا علاج کرتیں اور بیماروں کی تیمار داری کرتیں۔ (بخاری)

(۶) اُمِّ عَطِيَّةَ رضہ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ أَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحٰى وَأَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى " ام عطیہ رضہ روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ سات لڑائیوں میں رہی۔ اُن کے پیچھے ڈیرے میں رہتی تھی۔ اُن کے لیے کھانا تیار کرتی۔ زخمیوں کی دوا دارو اور بیماروں کی تیمارداری کرتی " (مسلم)

(۷) اَنَسٍ رضہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَغْزُوْ بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ " روایت ہے انسؓ سے کہا تھے رسول اللہ غزا کرتے ام سلیم کو ساتھ لے کر اور انصار کی جوان عورتیں ساتھ تھیں آنحضرت کے جب لڑتے وہ پانی پلائیں اور دوا کرتیں زخمیوں کی " (مسلم)

(۸) اِتَّخَذَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ خَنْجَرًا یَّامَ حُنَیْنٍ فَکَانَ مَعَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ مَا هٰذَا یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ اِتَّخَذْتُهُ اِنْ دَنٰی مِنِّیْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ بَقَرْتُ بَطْنَهُ فَجَعَلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُ۔ "ام سلیم کے پاس حنین کی لڑائی کے دن ایک خنجر تھا۔ رسول اللہؐ نے پوچھا اے ام سلیم یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے یہ خنجر، اس واسطے رکھا ہے کہ مشرکین (مخالفین) میں سے اگر کوئی میرے نزدیک آجائے تو اُس کا پیٹ پھاڑ دوں۔ رسول اللہؐ ہنس پڑے (مسلم۔ ابو داؤد)

(۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍؓ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم یَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَکَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِیْ رَاْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَرْکَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْکًا عَلَی الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّةِ شَکَّ اِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَکُ فَقُلْتُ وَمَا یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَا قَالَ فِی الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَرَکِبَتِ الْبَحْرَ فِیْ زَمَانِ مُعٰوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَکَتْ۔ "انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ام حرام بنت ملحان کے ہاں جایا کرتے تھے تو وہ آپ کو کھانا کھلاتی تھیں اور ام حرام عبادہ بن صامت کی بیوی تھیں ان کے ہاں رسول اللہ صلعم ایک دفعہ تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر کی جوئیں دیکھنے لگیں تو رسول اللہ سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے

ام حرام نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے ہنسنے کی کیا وجہ ہے فرمایا میری امت کے لوگ میرے سامنے خدا کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے لائے گئے اس سمندر کے بیچ میں سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر اس نے کہا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں کر دے تو رسول اللہ نے اس کے لئے دعا کی پھر آپ نے اپنا سر رکھا پھر ہنستے ہوئے جاگے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے ہنسنے کی کیا وجہ ہے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہیں کہ میرے سامنے خدا کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے لائے گئے جس طرح پہلے فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کرے فرمایا تم پہلوں میں سے ہو سو وہ معاویہ بن ابی سفیان کے زمانہ میں سمندر میں سوار ہوئیں اور جب سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر فوت ہو گئیں۔ (بخاری کتاب الجہاد)

ام حرام کے جہاد کا واقعہ ۲۸ یا ۲۹ ہجری کا ہے۔ مذکورہ بالا احادیث سے صاف ثابت ہے کہ نرس کے کام کی بنیاد مسلم خواتین نے رسول اللہ کے زمانہ میں رکھی تھی۔ مگر افسوس اہل اسلام نے بجائے اس کو ترقی دینے کے چہرے کے پردہ کی وجہ سے بند ہی کر دیا اب اکثر حامیان رسمی پردہ یہ کہتے ہیں۔ کہ جب لڑائی کا موقع آ گیا تو ہماری عورتیں بھی یہ کام کریں گی بھلا ایسے عقلمندوں سے کوئی یہ پوچھے کہ جب عورتوں کو نرس کے کام کی کوئی ٹریننگ یعنی تعلیم ہی نہیں تو وہ کام خاک کریں گی۔

(۵) مسلم خواتین کا دشمنوں کو پناہ دینا

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ "اور اگر ان مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اس کو اس کے امن کی جگہ پہنچا دو۔ یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو جانتے نہیں۔" (۹ آیت ۶)

مذکورہ بالا آیت کے ماتحت مسلم خواتین بھی دشمنوں کو پناہ دیتی تھیں ذیل کی حدیث کو ملاحظہ کیجئے۔

(۱) عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ "ام

ہانی ابوطالب کی بیٹی سے روایت ہے کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہؐ کے پاس گئی تو میں نے آپ کو نہاتے پایا اور حضرت فاطمہ آپ کے سامنے پردہ کئے ہوئے تھیں آپ نے فرمایا کون ہے ۔ میں نے کہا میں ام ہانی ہوں ۔ (بخاری کتاب الغسل) .... فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا بِثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ إِنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى ".............. سو فرمایا واہ واہ اچھی ام ہانی ہے پھر جب فارغ ہوئے غسل سے کھڑے ہوئے اور پڑھی نماز اٹھ رکعتیں ایک کپڑا اباندھ کر پھر فارغ ہوئے تو عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ کہتا ہے میری ماں کا بیٹا جو علی ہے یہ کہ قتل کرنے والا ہے اس کو جس کو پناہ دی میں نے جو فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے سو فرمایا رسول اللہؐ نے مقرر امان دیا میں نے جسکو امان دی ام ہانی نے بولیں ام ہانی اور وہ وقت تھا چاشت کی نماز کا ۔ (مسلم ، بخاری) عورت کے پناہ دینے کو نبیؐ نے اپنے پناہ دینے کے حکم میں رکھا ہے جو کہ ایک بے نظیر مساوات ہے ۔

(۱) مسلم خواتین کا نکاح کرنا

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ۔

اور اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ایسی عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہوں (۴ ۔ آیت ۳)

(۲) وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا " اور وہ تم سے مضبوط عہد لے چکی ہیں " (۴ آیت ۲۱)

(۳) وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ج كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ج وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ط فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ط وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ط إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ٥ " اور تمام بیاہی

ہوئی عورتیں سوائے ان کے جن کے تمہارے دلہنے ہاتھ مالک ہو چکے یہ تم پر اللہ کا فرض کیا ہوا ہے اور جو اس کے سوائے ہیں وہ تمہارے لئے حلال ہیں (اس طرح) کہ تم اپنے مالوں کے ساتھ (اُن کو) چاہو نکاح میں لا کر نہ شہوت رانی کرتے ہوئے سو تم نے اُن میں سے جس کے ساتھ نفع اُٹھایا ہے اُنہیں اُن کے مقرر شدہ مہر دے دو۔ اور تم پر اس کے متعلق کوئی گناہ نہیں تم مقرر کرنے کے بعد آپس میں رضامند ہو جاؤ۔ اللہ جاننے والا حکمت والا ہے (۴ آیت ۲۴)

(۴) وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۔ اور اس کے لئے تم پر کوئی گناہ نہیں جو تم اشارہً عورتوں کو پیغام نکاح دو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو اللہ جانتا ہے کہ تم اُن کا خیال رکھو گے لیکن اُن سے خفیہ وعدہ مت کرو ہاں پسندیدہ بات بے شک کرو اور نکاح کی گرہ کو پختہ مت کرو۔ یہاں تک کہ مقرر کیا ہوا وقت اپنی انتہا کو پہنچ جائے اور جان لو کہ اللہ اُسے جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ پس اُس سے خبردار رہو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا بردبار ہے (۲۔ آیت ۲۳۵)

مذکورہ بالا آیات کے علاوہ ذیل کی احادیث سے بھی عورتوں کو دیکھ کر نکاح میں لانا ثابت ہوتا ہے۔ (۱) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلعم قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيَقُولُ هَٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے مجھ سے فرمایا تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئیں میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور (ایک کہنے والا) کہتا ہے کہ یہ تمہاری بیوی ہے میں کپڑا اٹھاتا ہوں تو تم ہو۔ پھر میں کہتا ہوں اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اسے پورا کر دیگا (بخاری) کا اس حدیث سے یہ بھی جواز

ہوسکتا ہے کہ ایک دوسرے کے فوٹو دیکھ کر بھی نکاح کی رضامندی ہوسکتی ہے

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صلعم قَالَ تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ" ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا چار وجہ سے کسی عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے نسب کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے تم دیندار کو طلب کرو تیرے ہاتھ میں خاک (اگر ایسا نہ کرے)" (بخاری کتاب النکاح) یہی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے عورتوں سے نکاح کرنا پسند کیا جاتا ہے مگر ان میں سے دین کو ترجیح دی گئی ہے کیونکہ جس عورت کا اخلاق ہی اچھا نہیں اس کے ساتھ نکاح کرنے میں کیا فائدہ ؟ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ خوبصورت عالی خاندان یا مالدار عورت سے نکاح نہ کیا جائے۔ البتہ سب سے پہلے اخلاق کو دیکھنا چاہیئے اگر مذکورہ بالا اوصاف کے علاوہ عورت کے اخلاق بھی اچھے ہوں تو پھر تو سونے پر سہاگہ ہے۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ یَقُوْلُ اِنِّیْ اُرِیْدُ التَّزْوِیْجَ وَلَوَدِدْتُ اَنَّہٗ تَیَسَّرَ لِیْ امْرَاَۃٌ صَالِحَۃٌ وَقَالَ الْقَاسِمُ یَقُوْلُ اِنَّکِ عَلَیَّ کَرِیْمَۃٌ وَاِنِّیْ فِیْکِ لَرَاغِبٌ وَاِنَّ اللّٰہَ لَسَائِقٌ اِلَیْکِ خَیْرًا اَوْ نَحْوَ ھٰذَا وَقَالَ عَطَاءٌ یُعَرِّضُ وَلَا یَبُوْحُ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ حَاجَۃً وَاَبْشِرِیْ وَاَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰہِ نَافِقَۃٌ وَتَقُوْلُ ھِیَ قَدْ اَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَلَا تَعِدُ شَیْئًا وَلَا یُوَاعِدُ وَلِیُّھَا بِغَیْرِ عِلْمِھَا وَاِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِیْ عِدَّتِھَا ثُمَّ نَکَحَھَا بَعْدُ لَمْ یُفَرَّقْ بَیْنَھُمَا" اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فیما عرضتم (یعنی) وہ کہے کہ میں نکاح کرنا چاہتا ہوں اور میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے نیک عورت دستیاب ہو جائے۔ اور قاسم نے کہا یہ کہے کہ میرے دل میں آپ کی عزت ہے اور مجھے آپ سے محبت ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو بھلائی دے گا۔ یا اس کی مانند اور عطا نے کہا کہ اشارہ کرے اور صریح نہ کہے کہ مجھے ضرورت ہے، آپ کو خوشخبری ہو اور آپ بحمد اللہ بلعزت ہیں اور عورت کہہ لے

جو آپ کہتے ہیں میں سنتی ہوں اور نہ وہ کسی بات کا وعدہ کرے اور نہ اس کا ولی اس کے علم کے بغیر وعدہ کرے او اگر عورت نے اپنی عدت میں کسی مرد سے وعدہ کیا اس کے بعد اس نے اس سے نکاح کیا تو دونوں کو جدا نہیں کیا جائے گا۔" (بخاری کتاب النکاح)

(۴) تَزَوَّجَ رَجُلٌ اِمْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلعم اَنَظَرْتَ اِلَیْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا"۔ ایک آدمی نے ایک انصاری عورت سے نکاح کا ارادہ کیا۔ رسول اللہؐ نے اُسے فرمایا۔ کہ کیا تو نے اس عورت کو دیکھا ہے؟ اُس نے کہا نہیں۔ فرمایا جا اسے دیکھ لے۔ کیونکہ انصار کی آنکھوں میں (کبھی کبھی) کوئی نقص ہوتا ہے۔" (مسلم)

عَنْ اَبِیْ هریرۃ رض قال جاء رجلٌ الی النبی صلعم فقال اِنّی تزوّجتُ امراۃ من الانصار قال فانظر الیها فانّ فی اَعْیُنِ الانصارِ شیئًا" ابی ہریرہ رض سے کہ کہا اس نے آیا ایک مرد نبی صلعم کے پاس سو کہا کہ میں نکاح کیا چاہتا ہوں ایک عورت کو انصار سے فرمایا پھر دیکھ لے اس کو کہ آنکھوں میں انصار کی کچھ عیب ہے۔ (مسلم) صاف ظاہر ہے کہ چہرہ کا پردہ نہیں۔

(۵) وَعن عبد الرحمٰن قال رسول اللہ صلعم تزوّجوا بالابکار فانّهنّ اعذب افواهًا۔ عبدالرحمن سے روایت ہے فرمایا رسول اللہؐ نے نکاح کرو باکرہ عورتوں سے کہ وہ شیریں زبان ہوتی ہیں۔" (ابن ماجہ)

(۶) عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَا تَزَوَّجْتَ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَیِّبًا فَقَالَ هَلَّا بِکْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ "۔ جابر رضی اللہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جب میں نے نکاح کیا۔ تو رسول اللہؐ نے پوچھا تو نے کس سے نکاح کیا؟ میں نے کہا اس عورت سے جو پہلے خاوند دیکھ چکی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیوں نہ کنواری عورت سے کیا۔ کہ تو اُس کے ساتھ کھیلتا اور وہ تیرے ساتھ کھیلتی۔ (بخاری ومسلم)

(۷) جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ اِنِّیْ اَصَبْتُ اِمْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَاِنَّهَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِیَةَ فَنَهَاهُ

ثُمَّ اَتَاہُ الثَّالِثَۃَ نَنَھَاہُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ

"ایک آدمی رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا۔ اور کہا کہ مجھے ایک عورت ملتی ہے۔ جو خاندانی اور خوبصورت ہے۔ مگر بانجھ ہے کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر لوں؟ آپ نے فرمایا نہ۔ پھر وہ دوسری دفعہ آیا۔ جب بھی آپ نے منع کیا۔ پھر وہ تیسری بار آیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ پیار کرنے والی اور جننے والی عورتوں سے نکاح کرو۔ کہ تمہاری کثرت سے میں اور امتوں پر فخر کروں گا۔

(۸) عن المغیرۃ بن شعبۃ قال خطبت امرأۃ فقال لی رسول اللہ صلعم ھل نظرت الیھا قلت لا قال فانظر الیھا فانہ احدیٰ ان یودم بینکما۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں میں نے ایک عورت سے بیاہ کرنے کا ارادہ کیا رسول اللہؐ نے مجھ سے پوچھا کیا تو نے اُسے دیکھ لیا ہے میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اسے دیکھ لے کیونکہ دیکھنا بہت اچھا ہے۔ اس سے تم دونوں میں محبت ہو جائے گی۔ (ترمذی و نسائیؒ)

(۹) عن جابر بن قال قال رسول اللہ صلعم اذ خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الیٰ مَا یدعوہ الیٰ نکاحھا فلیفعل۔ جابر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جب کوئی تم میں سے کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو جہاں تک ہو سکے اُسے دیکھ لے تاکہ اس سے نکاح کرنے کی رغبت ہو۔ سو دیکھ لے "(ابو داؤد)

(۱۰) عن معقل بن یسارؓ قال قال رسول اللہ صلعم تزوّجوا الودود۔ روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے نکاح کرو محبت کرنے والی سے (ابو داؤد)

(۱۱) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلعم لم تر للمتحابّین مثل النکاح۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے دو محبت کرنے والوں کے لئے نکاح سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہ دیکھی افسوس ایسی تعلیم کی موجودگی میں بھی اکثر مسلمانوں کو دیکھ کر اور تبادلہ خیالات کر کے نکاح کرنے کا فلسفہ ہی آج تک معلوم نہ ہو سکا۔ اور معلوم بھی کیوں کر ہوتا جب کہ قرآنی تعلیم پہ غور کرنا ہی نہ ٹھہرا۔

(۱۲) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَةَ حَدَّثَھُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم قَالَ تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَامَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ اِذْنُھَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ۔" ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی صلعم نے فرمایا بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے حکم لیا جائے اور کنواری کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لی جائے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی اجازت کیونکر ہوگی فرمایا یہ کافی ہے کہ وہ چپ رہے" (بخاری کتاب النکاح)

(۱۳) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْبِکْرَ تَسْتَحِیْ قَالَ رِضَاھَا صُمْتُھَا" حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کنواری شرماتی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا سکوت اس کی رضامندی ہے" (بخاری کتاب النکاح) دراصل چپ رہنا بھی عورت کی رضامندی ہے جیسے الخاموشی نیم رضا کہا جا سکتا ہے مگر اس سے کنواری کا بھی لڑکے کو دیکھنا ثابت ہوتا ہے کیونکہ بغیر دیکھے چپ رہنا تو کوئی معنی نہیں رکھتا۔ البتہ پوری رضامندی تو اسی وقت ہو سکتی ہے جب تبادلہ خیالات کر کے مطمئن ہو جائے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّھْرِیِّ یَاْمُرُہٗ اَنْ یَدْخُلَ عَلٰی سُبَیْعَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ الْاَسْلَمِیَّةِ فَیَسْاَلُھَا عَنْ حَدِیْثِھَا وَعَنْ مَا قَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اسْتَفْتَتْہُ فَکَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْاَرْقَمِ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَةَ یُخْبِرُہٗ اَنَّ سُبَیْعَةَ بِنْتَ الْحٰرِثِ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا کَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَھُوَ مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ وَکَانَ مِمَّنْ شَھِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّیَ عَنْھَا فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَھِیَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَضَعَتْ حَمْلَھَا بَعْدَ وَفَاتِہٖ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِھَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَیْھَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْکَکٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَھَا مَالِیْ اَرَاکِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تَرْجِیْنَ النِّکَاحَ فَاِنَّکِ وَاللّٰہِ مَا اَنْتِ بِنَاکِحٍ حَتّٰی

تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَاَمَرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ اِنْ بَدَا لِيْ " عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا اس کو حکم دیا کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جاکر اس سے اس کی حدیث کے بارے میں دریافت کرے اور یہ کہ جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا تو آپ نے کیا فرمایا تھا تو عمر بن عبداللہ بن ارقم نے عبداللہ بن عتبہ کو لکھا ان کو خبر دی کہ سبیعہ بنت حارث نے مجھے خبر دی کہ میں سعد بن خولہ کی بیوی تھی اور وہ سعد بن عامر بن لوی میں سے تھے اور ان میں سے تھے جو بدر میں موجود تھے وہ حجۃ الوداع میں مرگئے اور وہ حاملہ تھی تو ان کی وفات کے بعد زیادہ مدت نہیں گذری تھی کہ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوگیا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو اس نے پیغام نکاح بھیجنے والوں کے لئے بناؤ سنگار[ؔ5] کیا۔ اس کے پاس ابوسنابل بن بعکک آیا جو بنی عبدالدار میں سے ایک شخص تھا اس نے سبیعہ سے کہا کیا بات ہے میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم نے پیغام نکاح بھیجنے والوں کے لئے بناؤ سنگار کیا ہے کیا تم نکاح کرنا چاہتی ہو اللہ کی قسم تم نکاح نہیں کرسکتیں جب تک تم پر چار ماہ اور دس دن نہ گذر جائیں سبیعہ نے کہا جب انہوں نے مجھ سے یہ کہا تو جب شام ہوئی تو میں نے اپنے کپڑے پہنے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے آپؐ سے اس بارہ میں پوچھا آپ نے مجھے فتویٰ دیا کہ جب میں جن چکی تو مجھے دوسرا نکاح کرنا جائز ہے آپ نے

ؔ5 اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کا طلب نکاح کے لئے بناؤ سنگار کرنا جائز ہے یہاں لفظ یہی ہیں تجملت للخطاب۔ پیغام نکاح دینے والوں کے لئے اس نے بناؤ سنگار کیا ان کی خاطر بناؤ سنگار کرنے کے معنے سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتے کہ جو لوگ خواہاں نکاح تھے وہ اسے اس حالت میں دیکھتے بھی تھے پس نکاح کی نیت سے کسی عورت کو بناؤ سنگار کی حالت میں مرد کا دیکھنا یا عورت کا اس غرض کے لئے اپنے آپ کو دکھانا ممنوع نہیں یہ ظاہر ہے کہ یہ واقعہ سورہ طلاق کے نزول کے بعد کا ہے جس میں اولات الاحمال کی عدت مذکور ہے اور سورہ طلاق چھٹے سال ہجرت کی ہے اور پردہ کے احکام اس سے پہلے نازل ہوچکے تھے۔ (از مولانا محمد علی صاحب مفسر تفسیر بخاری)

مجھے فرمایا اگر تمہیں خواہش ہے تو نکاح کر لو" (بخاری کتاب المغازی)

(۱۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِیْ اِنَائِهَا" ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا کہ شہری باہر والے کا مال بیچے اور دھوکا دینے کے لئے (قیمت نہ بڑھاؤ) اور کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی خواہش نہ کرے تاکہ اسے الٹا دے جو اس کے برتن میں ہے (بخاری کتاب البیوع)

(۱۵) نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَنْ یَّخْطِبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ اَوْ یَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ" رسول اللہؐ نے منع فرمایا۔ (اس بات سے) کہ کوئی مرد نکاح کا پیغام اپنے بھائی کے پیغام پر بھیجے۔ بشرطیکہ پہلے پیغام بھیجنے والا یا تو ہی اپنا خیال چھوڑ دے یا دوسرے کو (پیغام بھیجنے کی) اجازت دے دے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶) اِذَا خَطَبَ اِلَیْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ" جب کوئی ایسا شخص تمہیں نکاح کا پیغام بھیجے۔ کہ تم اس کے دین اور خلق سے راضی ہو۔ تو اس کے ساتھ (اس کی مطلوبہ کا) نکاح کر دو۔ اگر تم نہیں کرو گے۔ تو ملک میں فتنہ اور فساد برپا ہو گا۔ (ترمذی)

(۱۷) اٰمِرُوا النِّسَاءَ فِیْ بَنَاتِهِنَّ" عورتوں سے ان کی بیٹیوں کے (نکاح کے) معاملے میں مشورہ کرو

(۱۸) عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَنَسٍ وَعِنْدَهٗ اِبْنَةٌ لَّهٗ قَالَ اَنَسٌ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم تَعْرِضُ عَلَیْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَكَ بِیْ حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ اَنَسٍ مَا اَقَلَّ حَیَاءَهَا وَا سَوْاَتَاهُ وَا سَوْاَتَاهُ قَالَ هِیَ خَیْرٌ مِّنْكِ رَغِبَتْ فِی النَّبِیِّ صلعم فَعَرَضَتْ عَلَیْهِ نَفْسَهَا" ثابت بنانی سے روایت ہے کہا میں انسؓ کے پاس تھا اور ان کی بیٹی بھی تھی انس نے کہا ایک عورت رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی

اپنے آپ کو آنحضرتؐ پر پیش کیا عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا آپ کو مجھ سے نکاح کی ضرورت ہے تو انس کی بیٹی نے کہا یہ کتنی کم شرم والی تھی کتنی بری بات ہے کتنی بری بات ہے انس نے کہا وہ تجھ سے اچھی تھی نبی کریمؐ سے اس کو محبت تھی تو اس نے اپنے آپ کو آنحضرت صلعم پر پیش کیا۔ (بخاری کتاب النکاح)

(۱۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ حِيْنَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں خنیس ابن حذافہ سہمی (ان کے شوہر) جو آنحضرتؐ کے صحابہ میں سے تھے اور بدر میں شریک تھے مدینہ میں فوت ہو گئے حضرت عمرؓ نے کہا میں حضرت عثمان بن عفان سے ملا اور ان سے حفصہ کا ذکر کیا اور کہا اگر آپ چاہیں تو حفصہ بنت عمر کا نکاح آپ سے کر دوں انہوں نے کہا اس معاملہ میں میں غور کروں گا پھر میں چند راتیں ٹھہرا رہا تو انہوں نے کہا مجھے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دنوں نکاح نہ کروں حضرت عمرؓ کہتے ہیں تو میں حضرت ابو بکرؓ سے ملا اور کہا اگر آپ چاہیں تو حفصہ بنت عمرؓ کا نکاح آپ سے کر دوں۔ تو حضرت ابو بکرؓ خاموش ہو گئے اور مجھ کو کچھ جواب نہیں دیا تو ان پر مجھے

حضرت عثمان سے زیادہ غصہ آیا پھر میں چند راتیں ٹھہرا رہا تو رسول اللہ نے حفصہ سے نکاح کا پیغام بھیجا میں نے آنحضرتؐ سے اس کا نکاح کر دیا پھر حضرت ابوبکر مجھ سے ملے اور کہا شاید آپ مجھ پر ناراض ہوئے ہوں گے جب آپ نے حفصہ کو میرے سامنے پیش کیا اور میں نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا میں نے کہا بیشک حضرت ابوبکر نے فرمایا آپ نے جو بات پیش کی میں نے آپ کو اس کا جواب صرف اس لئے نہیں دیا کہ مجھکو معلوم تھا کہ رسول اللہؐ نے حفصہ کا ذکر کیا تھا اور میں رسول اللہ کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا اگر آپؐ حفصہ سے نکاح کا ارادہ ترک کر دیتے تو میں ان سے نکاح کر لیتا" (بخاری کتاب المغازی)

(۲۰) عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صلعم إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ "زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے اسے خبر دی کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری بہن ابو سفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیجیئے تو آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرتی ہو میں نے کہا ہاں (کیونکہ) میں آپ سے الگ ہونیوالی نہیں اور مجھے ان لوگوں میں سے جو میرے ساتھ بھلائی میں شریک ہوں سب سے زیادہ پسند میری بہن ہے تو نبیؐ نے فرمایا یہ میرے لئے جائز نہیں میں نے کہا ہمسے کہا جاتا ہے کہ آپ ابو سلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی؟ میں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا اگر وہ میری حفاظت میں میری پرورده نہ ہوتی (پھر بھی) میرے لئے حلال نہ تھی کیونکہ وہ میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے ثویبہ نے مجھے اور ابو سلمہ کو دودھ پلایا تو میرے سامنے اپنی بیٹیاں اور اپنی بہنیں پیش نہ کرو" (بخاری کتاب النکاح)

(۲۱) بَابُ قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ "باب عورت

کا شادی میں مردوں کے لئے انتظام کرنا اور خود اُن کی خدمت کرنا۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُوْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم فِيْ عُرْسِهٖ وَكَانَتِ امْرَأَتُهٗ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوْسُ " سہل بن سعد سے روایت ہے کہا کہ ابواسید نے رسول اللہؐ کو اپنی شادی پر بلایا اور اس کی بیوی اس دن ان کی خدمت کرنے والی تھی اور وہی دلہن تھی۔ (بخاری جلد ۲)

(۱۲) مسلم خواتین کو مہر دینا

(۱) وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً " اور عورتوں کو ان کا مہر بطور عطیہ دے دو (۴ آیت ۴)

(۲) وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا " اور تم اُسے سونے کا ڈھیر دے چکے ہو تو اُس میں سے کچھ نہ لو کیا تم اُسے بہتان سے اور کھلے گناہ کے ساتھ لوگے (۴۔ آیت ۲۰)

مذکورہ بالا آیات کے ماتحت عورتوں کو اُن کے خاوندوں کی حیثیت کے مطابق مہر دیا جاتا تھا ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجئے:۔

(۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ اِنِّيْ اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاُقَسِّمُ لَكَ نِصْفَ مَالِيْ وَانْظُرْ اَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيْتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَاِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ ذٰلِكَ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا اِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتٰى بِاَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلعم اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ " عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ صلعم نے میرے اور سعد بن الربیع کے درمیان اخوت قائم کی۔ سعد بن الربیع نے کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں تمہیں اپنے مال کا

لقمہ دیتا ہوں اور دیکھو میری دو بیویوں میں سے جو تمہیں پسند ہو میں تمہارے لئے اسے چھوڑ دیتا ہوں جب اس کی عدت گزر جائے اس سے نکاح کر لینا کہا تو عبدالرحمن نے کہا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیا کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہو۔ کہا قینقاع کا بازار ہے کہا تو عبدالرحمن صبح کو اس کی طرف چلے گئے اور پنیر اور گھی لے آئے کہا پھر روز صبح کو جانے لگے اور تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ عبدالرحمن آئے اور ان پر زردی کا نشان تھا۔ پس رسول اللہؐ نے فرمایا کیا نکاح کیا ہے عرض کیا ہاں فرمایا کس سے عرض کیا انصار کی ایک عورت سے فرمایا مہر کتنا دیا ہے عرض کیا گٹھلی برابر سونا یا سونے کی ایک گٹھلی نبی صلعم نے انہیں فرمایا ولیمہ کرو گو ایک بکری ہی ہو۔ (بخاری کتاب البیوع)

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صلعم وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَّتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ

"عبداللہ رضؓ سے روایت ہے کہا ہم آنحضرتؐ کے ساتھ ہو کر جنگ کیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ ہوتی تھیں تو ہم نے عرض کیا کہ کیا ہم اپنے تئیں خصی نہ کر لیں تو آپ نے ہم کو اس سے منع کیا اس کے بعد آپ نے ہم کو اجازت دی کہ کپڑے کے عوض بھی کسی عورت سے نکاح کر لیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان ستھری چیزوں کو حرام مت کرو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں" (بخاری کتاب التفسیر) چونکہ خصی ہو جانے سے حلال چیزوں کو بھی ترک کرنا پڑتا ہے اس لئے اس کی ممانعت کی گئی۔

(۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَّفْسِيْ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ "سہل بن سعد سے روایت ہے کہا ایک عورت رسول اللہؐ کے پاس آئی اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے اپنے تئیں آپ کو ہبہ کر دیا۔ تو ایک شخص نے کہا اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے فرمایا ہم نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا اس قرآن کی وجہ سے جو تجھے حفظ ہے"۔ (بخاری کتاب الوکالت)

عن سہل بن سعدؓ ان رسولَ اللہ صلعم جاءتہ اِمْرَاَۃٌ فقالت یا رسول اللہ صلعم اِنّی وھبت نفسی لک فقامت طویلاً فقال رجلٌ یا رسول اللہ زَوِّجنیْھَا ان لم تکن لک بہا حاجۃٌ فقال ھل عندک من شئ تصدقہا قال ماعندی الا ازاری ھذا قال فالتمس ولو خاتمًا من حدیدٍ فالتمس فلم یجد شیئًا فقال رسول اللہ صلعم ھل معک مِنَ القُرْاٰن شئٌ قال نعم سورۃٌ کذا وسورۃ کذا فقال قد زَوَّجتکَھَا بما معک مِنَ القُرْاٰن وَفی روایۃٍ قال انطلق فقد زَوَّجتُکَھَا مِنَ القُرْاٰن "سہل بن سعدؓ سے بیشک رسول اللہؐ کے پاس آئی ایک عورت سو کہا اے رسول اللہؐ کے بیشک دے دی میں اپنی جان آپ کو پھر کھڑی رہی دیر تک پھر کہا ایک مرد نے اے رسول اللہؐ کہ نکاح کرا دیجیے میرا اس سے اگر نہ ہو آپ کو درکار سو فرمایا کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے کہ مہر میں اس کے دے تو کہا نہیں میرے پاس سوا میری لنگ کے فرمایا پھر ڈھونڈ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو پھر ڈھونڈھا سو نہ پایا کچھ تب فرمایا رسول اللہؐ نے کیا یاد ہے تجھے کچھ قرآن کہا ہاں سورہ ایسا اور ایسا سو فرمایا مقرر اس کا تجھ سے نکاح کر دیا اس پر جو یاد ہے تجھے قرآن اور ایک روایت میں کہا پھر نکاح کر دیا اس کا تجھ سے سو سکھا اس کو قرآن ۔ (ابوداؤد، مسلم) وعن جابرؓ اَنَّ نبیَّ اللہ صلعم قال من اعطی فی صداقِ امراتہ ملا کفیہ سویقًا او تمرًا فقد استحلّ "اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جس نے دیا مہر میں اپنی عورت کو ایک لپ ستّو یا خرما سو مقرر حلال کر لیا" (ابوداؤد) عن اُمِّ حبیبۃؓ اَنّھا کانت تحت عبداللہ بن جحش فمات بارضِ الحبشۃ فزَوَّجھا النجاشیُّ النَّبِیَّ صلعم وَاَمھرھا عنہ اربعۃ الاٰفٍ وَفی روایۃٍ اربعۃ الاٰفِ درھم وَبعث بہا الی رسول اللہ صلعم مع شرجیل بن حسنہ "ام حبیبہؓ سے کہ وہ تھیں نکاح میں عبداللہ بن جحش کے پھر مر گیا وہ ملک حبش میں پھر نکاح کروا دیا ان کا بادشاہ حبش نے نبیؐ سے اور مہر مقرر کیا ان کا اپنی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں چار ہزار درہم اور بھیج دیا ان کو رسول اللہؐ کی طرف

شرجیل بن حسنہ کے ساتھ "۔ (ابوداؤد اور نسائی)

نکاح میں شرطیں لگانا

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَقَالَ عُمَرُ اِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوْقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلعم ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِي "۔ باب عقد نکاح کے وقت مہر میں شرطیں لگانا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حقوق شرطوں کے پورا کرنے سے ادا ہوتے ہیں اور تم جو شرط لگاؤ اس کے حقدار ہوا اور مسور کہتے ہیں میں نے نبی صلعم کو سنا اپنے ایک داماد کا ذکر کیا تو اس کے رشتے کے تعلق کے بارہ میں اس کی تعریف کی اور اچھی تعریف کی فرمایا اس نے بات کہی تو مجھ سے سچ بولا اور مجھ سے وعدہ کیا تو پورا کیا "۔ (بخاری کتاب الشروط) اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ وَشَرَطَ لَهَا اَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرِهَا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُخْرِجَهَا بِغَيْرِ رِضَاهَا "۔ جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے اس شرط پر کہ اسے اس کے شہر سے باہر نہ لے جائے گا پس اس کے واسطے جائز نہیں کہ بغیر اس کی رضامندی کے اسے اس کے شہر سے باہر لے جائے "۔ (ترمذی)

نکاح میں دف بجانا اور گیت گانا

(۱) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلعم غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ "۔ ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہا نبی صلعم میری شادی کے دن صبح کو میرے یہاں تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے آپ میرے پاس بیٹھے ہیں اور کچھ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔ (بخاری)

(۲) اَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ "نکاح کو مشتہر کرو۔ دفیں بجاؤ۔ اور اسے مسجدوں میں بیٹھ کر پڑھو"۔ (ترمذی)

(۳) فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ "۔ نکاح کے وقت دف

اور آواز گانا، اس کے حلال اور حرام ہونے میں فیصلہ کر دیتا ہے" (ترمذی)

(۴) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا زَفَّتِ امْرَاَةً اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِیُّ صلعم یَا عَائِشَةُ مَا کَانَ مَعَکُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ "حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دولہن خاتون کو سنوار کر ایک انصاری مرد کے پاس بھیجا تو نبی صلعم نے فرمایا عائشہ تمہارے ساتھ گانا نہ تھا۔ انصار تو گانے کو پسند کرتے ہیں۔ (بخاری کتاب النکاح)

ولیمہ کرنا

(۱) عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِیُّ صلعم عَلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ" صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہا نبی صلعم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ دو مد جو سے کیا" (بخاری کتاب النکاح)

(۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَوْلَمَ النَّبِیُّ صلعم عَلٰی شَیْئٍ مِّنْ نِسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ انس سے روایت ہے کہا نبی صلعم نے کسی بیوی کا ولیمہ اس قدر وسیع پیمانے پر نہیں کیا جس قدر زینب کا ولیمہ کیا ایک بکری سے ولیمہ کیا (بخاری کتاب النکاح)

(۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَةِ فَلْیَاْتِهَا "عبداللہ بن عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی ولیمہ کے لئے بلایا جائے تو چاہئے کہ اس پر جائے" (بخاری کتاب النکاح)

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صلعم" ابوہریرہ رض سے روایت ہے وہ کہا کرتے تھے سب سے برا کھانا ولیمہ کا ہے اس کے لئے امیروں کو بلایا جاتا ہے اور محتاجوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جس نے دعوت کو رد کیا تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری کتاب النکاح)

آج کل عام طور پر غریبوں کو دعوت ولیمہ پر نہیں بلایا جاتا جو کہ قابلِ افسوس ہے۔

عورتوں اور بچوں کا شادی میں جانا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صلعم النِّسَآءَ وَالصِّبْیَانَ مُقْبِلِیْنَ قَالَ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صلعم مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ قَالَھَا ثَلٰثَ مِرَارٍ " انس رضؓ سے روایت ہے کہا نبی صلعم نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا (عبدالعزیز نے) کہا میرا خیال ہے کہ کہا شادی سے تو نبی صلعم سیدھے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اللہ (تو گواہ رہ) تم (انصار) ان لوگوں میں سے ہو جو مجھے بہت ہی زیادہ محبوب ہیں یہ تین مرتبہ کہا۔" (بخاری کتاب مناقب الانصارؓ)

(۱۳) خاوند کا بیوی کے ساتھ نیک سلوک کرنا

وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ " اور اُن (عورتوں) کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ (۴ - آیت ۱۹) علاوہ اس آیت کے ذیل کی (۱) حدیث بھی ملاحظہ کیجئے۔

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ " ابوہریرہ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا عورتوں سے بھلائی کرنے میں میری وصیت مانو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور پسلی میں سب سے ٹیڑھی جگہ اس کا اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو تو توڑ دو گے اور اگر یونہی رہنے دو گے تو ٹیڑھا ہی رہے گا پس عورتوں کے حق میں (اچھے سلوک کی) وصیت مانو۔ (بخاری کتاب الانبیاء)

اس حدیث میں عورتوں کو پسلی سے پیدا شدہ بتلا کر اُن کے ساتھ نیک سلوک اور اُن کی خاطرداری کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے؟ اس جگہ حواؑ کا ذکر نہیں بلکہ تمام عورتوں کا ذکر ہے جس طرح حواؑ کی پیدائش آدم سے اسی طرح سے ہر مرد کی بیوی کی پیدائش اس مرد سے بتلائی گئی ہے۔ دراصل مرد اور عورت ایک ہی جنس سے پیدا کئے گئے ہیں جن میں یکجے اتحاد کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ ذیل کا مقابلہ ملاحظہ کیجئے۔

عام مردوں کی بیویوں کے متعلق	حضرت آدمؑ کی بیوی کے متعلق
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا ۔" اور اس کے نشانوں میں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہارے نفسوں سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے تسکین پاؤ۔ (۳۰۔ آیت ۲۱)	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۔" وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اُس سے آرام حاصل کرے" (۷۔ آیت ۱۸۹)

دراصل عورت کا پسلی سے پیدا کرنا اسی طرح سے ہے جس طرح انسان کا عجل سے خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۔" انسان جلدی کا پتلا بنایا گیا ہے (۲۱۔ آیت ۳۷) اب اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ تھوڑا سا وقت رہ گیا تھا تو خدا نے انسان کو جلدی جلدی بنا دیا بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان میں جلد بازی کا مادہ ہے اسی طرح سے عورت میں ٹیڑھا پن کا مادہ ہے یہی وجہ ہے کہ عورت کو پسلی کے ٹیڑھا پن سے تشبیہ دی گئی ہے جیسا کہ رسول اللہؐ کے ان الفاظ اَلْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ ۔" عورت پسلی کی مانند ہے" (بخاری کتاب النکاح) سے ثابت ہوتا ہے جس کی تشریح ذیل میں کی جاتی ہے۔

(۱) ٹیڑھا پن سے مراد خوبصورتی ہے کیونکہ سیدھے خطوط خواہ کتنے ہی کھینچے جائیں اُن میں کوئی خوبصورتی پیدا نہیں ہوتی تاوقتیکہ اُن میں ٹیڑھے خطوط نہ کھینچے جائیں۔ دراصل خوبصورتی کا مادہ رکھنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ مرد اُس سے آرام اور تسکین پائے جیسا کہ مذکورہ بالا مقابلہ سے ثابت ہوتا ہے۔

(۲) ٹیڑھا پن سے مراد نرمی اور نزاکت ہے یہی وجہ ہے کہ عورتوں کو شیشوں سے تشبیہ دی گئی ہے اس حدیث کو ملاحظہ کیجئے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صلعم عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ وَمَعَهُنَّ اُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صلعم بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوْهَا عَلَيْهِ قَوْلُهٗ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ ۔ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلعم اپنی

بعض بیویوں کے پاس آئے اور ان کے ساتھ ام سلیم بھی تھیں تو آپ نے فرمایا انجشہ تجھ پر افسوس شیشہ کو آہستہ چلا۔ ابو قلابہ نے کہا نبی صلعم نے ایسی بات کہی کہ اگر تم میں سے کوئی کہہ دے تو تم اس پر عیب لگاؤ یعنی آپ کی یہ بات تیرا شیشوں کو چلانا۔" (بخاری کتاب الادب) جیسے شیشوں کی حفاظت کرنی پڑتی ہے کہ ٹوٹ نہ جائیں اسی طرح سے عورتوں کے ساتھ نیک سلوک اور ان کی خاطرداری کرنی پڑتی ہے تاکہ ان کے دل شکستہ نہ ہونے پائیں۔

(۳) ٹیڑھا پن سے مراد ضد بھی ہو سکتی ہے چنانچہ دنیا میں تین ضدیں مشہور ہیں۔ بال ہٹ۔ راج ہٹ۔ اور تریا ہٹ۔ جیسے بادشاہ جب کسی بات پر اڑ جاتا ہے تو اپنی ضد کو نہیں چھوڑتا اسی طرح سے عورت اور بچہ بھی۔ خواہ اس میں انہیں نقصان ہی اٹھانا پڑے۔

(۲) وَعن حکیم بن معاویۃ القشیری عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ صلعم مَا حقّ زوجۃِ احدِنا علیہِ قال اَنْ تطعمھا اِذا طعمت و تکسوھا اِذَا اکتَسَیتَ وَلا تَضرِب الوجہ وَلا تقبح وَلا تھجر اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔" اور روایت ہے حکیم بن معاویہ قشیری سے اس کے باپ سے کہا کہ کہا میں نے اے رسول اللہؐ کے کیا حق ہے عورت کا کسی کی ہم میں سے اس پر فرمایا یہ ہے کہ کھلاوے تو اس کو جب آپ کھاوے تو اور پہناوے جب آپ پہنے تو اور نہ مارے تو منہ پر اور عیب جوئی نہ کرے اور الگ نہ سلاوے مگر ایک گھر میں۔" (ابوداؤد)

(۳) وَعن ایاس بن عبد اللہ قال قال رسُول اللہ صلعم طاف بِآلِ رسول اللہ صلعم نِساءٌ کثیرٌ یشکون اَزْوَاجھُنَّ فقال رسول اللہ صلعم لقد طاف بآلِ محمدٍ نِسَاءٌ کثیرٌ یَشکُوْنَ اَزوَاجھُنَّ لیس اُوْلئِکَ بِخیارکم۔" ایاس بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جمع ہوئیں اہل بیت پاس رسول اللہؐ کے بہت عورتیں شکایت کرتیں اپنے خاوندوں کی سو فرمایا رسول اللہؐ نے تحقیق جمع ہوئیں گھر والوں پاس محمد کے بہت عورتیں شکایت کرتی ہوئیں اپنے خاوندوں کی نہیں ہیں وہ لوگ بھلے تم میں سے۔" (ابوداؤد)

(۴) وَعن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلعم اکملَ المُؤمنین ایمانًا

احسنھم خُلقًا وخیارکم خیارکم لنسائھم " ابی ہریرہ رضؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے سب سے زیادہ ایماندار خوش خلق مسلمان ہیں اور بھلے تم میں سے وہی ہیں جو بھلے ہیں اپنی عورتوں کے حق میں۔" (ترمذی)

(۲) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلعم خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی " روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے تم سب سے بھلا وہی ہے جو بھلا ہو عورت کے لئے اور میں تم سب سے بھلا ہوں اپنے اہل کے لئے۔ (ترمذی) باوجود اس امر کے کہ جناب رسالتمآب صلعم اپنی بیویوں سے بہت حسن سلوک سے پیش آتے تھے مگر پھر بھی کسی وقت بیوی کا ناراض ہو جانا ایک طبعی امر ہے اس حدیث کو ملاحظہ کیجئے۔ عن عائشۃ رض قالت قال لی رسول اللہ صلعم انی لا علم اذا کنت عنی راضیۃ واذا کنت علیّ غضبی قالت فقلت من این تعرف ذلک فقال اما اذا کنت عنی راضیۃ فانک تقول لا ورب محمد واذا کنت غضبی قلت لا ورب ابراھیم قالت قلت اجل واللہ یا رسول اللہ صلعم ما اھجر الا اسمک " حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہا مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں جب آپ مجھ سے خوش ہوتی ہیں اور جب آپ مجھ پر ناراض ہوتی ہیں عائشہ نے کہا میں نے عرض کیا کہ آپ یہ کس طرح پہچانتے ہیں فرمایا جب آپ مجھ سے راضی ہوتی ہیں تو کہتی ہیں رب محمدؐ کی قسم اور جب ناراض ہوتی ہیں تو کہتی ہیں رب ابراہیمؑ کی قسم عائشہ نے کہا میں نے عرض کیا ٹھیک ہے یا رسول اللہ میں صرف آپ کے نام کو چھوڑتی ہوں۔" (بخاری کتاب النکاح)

(۴۱) بیوی کا خاوند کی اطاعت کرنا

(۱) فالصّٰلحٰت قٰنتٰت حٰفظٰت للغیب بما حفظ اللہ " سو نیک عورتیں فرمانبردار پیٹھ پیچھے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اس کی وجہ سے جو اللہ نے ان کی حفاظت کی ہے (۴-آیت ۳۴)

جو عورت اپنے خاوند کی غیر حاضری میں اس کے مال۔ عزت اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے گی وہ یقیناً اس کی موجودگی میں ایسا ہی کرے گی۔ علاوہ اس آیت کے ذیل کی احادیث میں بھی

عورتوں کو اپنے خاوندوں کی اطاعت کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلعم قَالَ خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَیْشٍ اَحْنَاہُ عَلٰی وَلَدٍ فِیْ صِغَرِہٖ وَاَرْعَاہُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِہٖ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو عورتیں اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں ان میں سے سب سے اچھی قریش کی نیک عورتیں ہیں اپنے بچے پر اس کے بچپن میں نہایت مہربان ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی بڑی نگہبان ہیں۔ (بخاری کتاب النکاح)

(۲) وَعَنْ عبد اللہ بن عمرو رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رض سے کہ کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے تمام دنیا کچھ کام چلا لینا ہی اور بہتر سب دنیا کی چیزوں سے نیکبخت عورت ہے (مسلم)

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھریرۃ رض قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم اَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِھَا وَلَا فِیْ مَالِھَا بِمَا یَکْرَہُ "اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا کسی نے کہا رسول اللہ صلعم سے کونسی عورت بھلی ہے فرمایا جو خوش کرے خاوند کو جب دیکھے اور کہا مانے جب حکم کرے اور نہ خلاف کرے اس کا اپنی جان اور مال میں اس کے ناپسند حرکت سے (نسائی و بیہقی)

(۴) وَعَنْ انس رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَلْمَرْاَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَھَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ "اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے عورت جب نماز پڑھے پانچ وقت کی اور روزے رکھے رمضان کے اور بچائے زنا سے شرمگاہ اپنی اور کہا مانے اپنے خاوند کا سو چلی جائے جس دروازے سے بہشت کے چاہے (ترمذی و نسائی)

(۵) وعن اُمِّ سلمۃ رض قالت قال رسول اللہ صلعم اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا

عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ" اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا فرمایا رسول اللہؐ نے جو عورت کہ مر جائے خاوند کو راضی رکھکر چلی جائے گی بہشت میں" (ترمذی)

(۶) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم لو کنت امرا احدا ان یسجد لا حد لا مرت المراۃ ان تسجد لزوجھا۔ ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہؐ نے اگر حکم کرنے والا ہوتا کسی کو سجدہ کرنے کا کسی کو تو حکم کرتا عورت کو سجدہ کرنے کا اپنے خاوند کو۔ (ترمذی)

(۷) لَا تُطِيْعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ "معصیت میں بیوی اپنے خاوند کی بات نہ مانے" عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صلعم فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا اَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ فِيْ شَعْرِهَا فَقَالَ لَا اِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ" حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصار عورت نے بیٹی کا نکاح کر دیا۔ تو اس کے سر کے بال گر گئے وہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ اس کے شوہر نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے بالوں سے اور بال جوڑ دوں تو آپ نے فرمایا ہرگز نہیں بال جوڑ نیوالیوں پر لعنت کی گئی ہے۔ (بخاری کتاب النکاح)

(۱۵) بیوی کا غیر مرد کو اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دینا

وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ "اور اگر تمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ وہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے (۲۴۔ آیت ۲۸) اس آیت کے علاوہ ذیل کی حدیث بھی ملاحظہ کیجئے

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ اِسْتَاْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ فَلَمْ اٰذَنْ لَهُ فَقَالَ اَتَحْتَجِبِيْنَ مِنِّيْ وَاَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ اَخِيْ بِلَبَنِ اَخِيْ فَقَالَتْ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ صَدَقَ اَفْلَحُ اِئْذَنِيْ لَهُ" حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہ دی انہوں نے کہا آپ مجھ سے پردہ* کرتی ہیں حالانکہ میں آپکا چچا ہوں میں نے کہا یہ کس طرح کہا میرے بھائی کی بیوی نے میرے بھائی کے دودھ سے آپکو دودھ پلایا ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اس بارے میں رسول اللہؐ سے پوچھا فرمایا افلح سچ کہتا ہے انہیں اجازت دیدو" (بخاری کتاب الشہادت)

---

* دراصل پردہ یہی ہے کہ غیر شخصوں کو بغیر خاوند کی اجازت کے گھروں میں نہ آنے دیا جائے۔

(۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ "حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا نبی صلعم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک شخص تھا فرمایا عائشہ یہ کون ہے میں نے عرض کیا میرا رضاعی بھائی ہے۔ فرمایا عائشہ خیال رکھا کرو کہ کون تمہارا بھائی ہے کہ رضاعت رکا حکم) بھوک سے ہے" (بخاری کتاب الشہادت)

(۳) سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اِسْتَأْذَنْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِي قَالَتْ سُلَيْمَانُ اُدْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ "اور سلیمان بن یسار نے کہا میں نے حضرت عائشہ کے پاس جانے کے لیے اجازت مانگی تو انہوں نے میری آواز پہچان لی اور فرمایا سلیمان ہے آ جا کہ تو غلام ہے جب تک تجھ پر کچھ بھی باقی ہو" (بخاری کتاب الشہادت)

(۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلعم قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدّٰى إِلَيْهِ شَطْرُهُ "ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی عورت کو جائز نہیں کہ روزہ رکھے جبکہ اس کا شوہر موجود ہو مگر اس کی اجازت سے اور اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو آنے کی اجازت نہ دے اور جو کچھ اس کے حکم کے بغیر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو اس (مرد) کو اس کا آدھا ثواب ملے گا۔ (بخاری کتاب النکاح) یہاں روزہ سے مراد نفلی روزہ ہے البتہ عورت ایسے شخصوں کو جو کہ اس کے خاوند کی مرضی کے خلاف نہ ہوں گھر میں آنے کی اجازت دے سکتی ہے جس سے بدی کا سد باب بھی کیا گیا اور ضروریات انسانی کو بھی نہیں روکا گیا۔

(۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ

مُبَرِّح وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ " روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ڈرو اللہ سے عورتوں کے بارے میں کہ تم نے لیا ان کو خدا کے امان سے اور حلال کیا ان کی شرمگاہ کو حکم سے اللہ کے۔ تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ تمہارے گھر میں کسی دوسرے کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مارو مگر صرف ایسا جس کا اثر نہ ہو اور ان کا حق تم پر کھلانا اور پہنانا ان کا ہے موافق دستور کے اور تحقیق چھوڑ دی میں نے تم میں وہ چیز کہ ہرگز گمراہ نہ ہوگے اس کے ہوتے اگر تھامے رہو اس کو جو قرآن ہے " (مسلم) اس حدیث سے بھی ایسے آدمیوں کا جن کو ان کے خاوند ناپسند کریں گھروں میں آنا صاف ثابت ہوتا ہے ایک تو عورتوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ ایسے شخصوں کو گھروں میں نہ آنے دیں جنہیں اُن کے خاوند پسند نہ کریں اور دوسری طرف مردوں کو بھی یہ نصیحت کی گئی کہ عورتوں کے پاس تخلیہ میں نہ جائیں جب تک کہ اُن کے خاوند اور رشتہ دار موجود نہ ہوں۔ بَابُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا ذُوْ مَحْرَمٍ وَالدُّخُوْلُ عَلَى الْمُغِيْبَةِ "باب سوائے ذو محرم کے عورت کے ساتھ خلوت میں نہ ہو اور خاوند کی غیر حاضری میں اس کی بیوی کے ہاں جانا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوُ اَلْمَوْتُ " عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا (غیر محرم) عورتوں کے پاس جانے سے بچو انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ خاوند کے رشتہ داروں کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ فرمایا یہ رشتہ دار تو موت ہیں۔ (بخاری کتاب النکاح) خاوند کے رشتہ دار دیور بہنوئی وغیرہ عورتوں کے پاس خلوت میں جانے کی وجہ سے زیادہ فتنہ کا موجب ہو جاتے ہیں اس لئے اُن کے متعلق بھی ایسی ہدایت دی گئی۔ جس پر عمل کرنے سے عورت اور مرد دونوں ہی بُرائی سے بچ سکتے ہیں مگر خاوند یا دوسرے لوگوں کی موجودگی میں عورتوں سے ملنا اور باتیں کرنا جائز رکھا گیا۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَّهَا فَكَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّکُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَرَّتَیْنِ۔" انس رضؓ سے روایت ہے کہا انصار میں سے ایک عورت رسول اللہ صلعم کے پاس آئی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا رسول اللہ صلعم نے اس سے باتیں کیں اور دو مرتبہ فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو" (بخاری کتاب مناقب الانصار) عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صلعم غَدَاۃَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِکَ مِنِّیْ وَجُوَیْرِیَاتٌ یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ یَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِھِنَّ یَوْمَ بَدْرٍ حَتّٰی قَالَتْ جَارِیَۃٌ وَّ فِیْنَا نَبِیٌّ یَّعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلِیْ ھٰکَذَا وَقُوْلِیْ مَا کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ "۔ ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہا نبی صلعم میری شادی کے دن صبح کو میرے یہاں تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے آپ میرے پاس بیٹھے ہیں اور کچھ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں بدر کے دن جو ان کے بزرگ مارے گئے تھے ان کی تعریفیں کر رہی تھیں یہاں تک کہ ایک لڑکی نے کہا کہ ہم میں نبی موجود ہے جو کل کی بات جانتا ہے تو نبی صلعم نے فرمایا ایسا مت کہہ اور جو کچھ تو کہہ رہی تھی وہی کہہ" (بخاری کتاب المغازی) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ قَالَ کُنَّا نَتَّقِی الْکَلَامَ وَالْاِنْبِسَاطَ اِلٰی نِسَآئِنَا عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صلعم ھَیْبَۃً اَنْ یَّنْزِلَ فِیْنَا شَیْءٌ فَلَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صلعم تَکَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم کے عہد میں ہم عورتوں سے زیادہ بات چیت اور میل ملاپ سے بچتے تھے۔ اس ڈر سے کہ ہمارے متعلق کوئی حکم اترے سو جب نبی صلعم کی وفات ہوئی تو ہم نے (کھلے طور سے) بات چیت کی اور میل جول کیا (بخاری کتاب النکاح)

(۱۶) بیویوں میں انصاف کرنا

وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْھَا کَالْمُعَلَّقَۃِ ط" اور تم طاقت نہیں رکھتے کہ بیویوں میں عدل کرسکو خواہ کتنا ہی چاہو پس بالکل بھی نہ جھک جاؤ یہاں تک کہ اسے ادھر میں لٹکی ہوئی کی طرح چھوڑ دو (۴۔ آیت ۱۲۹)

بلاشبہ کالمعلقۃ اسی بیوی کو کہا جاسکتا ہے جس کی حالت اس کے خاوند کی زندگی میں

ہی بیوہ کی سی ہو بقول شخصیکہ ؎

مسی ہے نہ سرمہ نہ زیور ہے نہ کپڑا　　یہ عمر تو قابل نہ تھی اس سخت سزا کے

علاوہ مذکورہ بالا آیت کے ذیل کی احادیث بھی ملاحظہ کیجئے۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰی نِسَائِهٖ فَيَدْنُوْمِنْ اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰی حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ "حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب عصر پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنی بیویوں کے پاس جاتے اور ہر ایک سے قریب ہوتے اور حضرت حفصہ کے ہاں تشریف لے گئے تو اس سے زیادہ رکے رہے جو معمولاً رکتے تھے" (بخاری کتاب النکاح)

(۲) اِنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اِسْتَاذَنُوْنِیْ فِیْ اَنْ يَّنْكِحُوْا اِبْنَتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَيَنْكِحَ اِبْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا هِیَ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ يُرِيْبُنِیْ مَا يُرِيْبُهَا وَيُؤْذِيْنِیْ مَا اٰذَاهَا۔ "ہشام بن مغیرہ کے کنبہ کے لوگ مجھ سے اجازت مانگتے ہیں کہ اپنی بیٹی کا نکاح علی ابن ابو طالب سے کریں میں اجازت نہیں دیتا پھر نہیں دیتا۔ الا۔ اس صورت میں کہ اگر علی ابن ابو طالب پسند کرے تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور اُن کی بیٹی سے نکاح کرلے کیونکہ میری بیٹی میرا لخت جگر ہے۔ جو چیز اُسے رنج دے وہ مجھے رنج دیتی ہے۔ اور جو چیز اُسے دکھ پہنچائے مجھے دکھ پہنچاتی ہے"۔ (الجمعۃ الا النسائی)

(۳) مَنْ كَانَتْ لَهٗ امْرَاَتَانِ وَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ - وَفِی اُخْرٰی مَائِلٌ: "جس شخص کی دو عورتیں ہوں۔ اور وہ ان میں انصاف نہ کرے۔ قیامت کے دن اس کا اوپر کا دھڑ جھڑا ہوا ہوگا۔ یعنے نہ ہوگا۔ دوسری روائت ہے کہ جھکا ہوا ہوگا (ابوداؤد)

(۱۷) بیوی کا اپنے خاوند کے گھر میں کام کرنا

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا

"اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا ہے۔ (۴۳، آیت ۳۲)

علاوہ اس آیت کے ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجئے:۔

"عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اُتِيَ بِسَبْيٍ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صلعم فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَاَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَاهُ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِمَّا سَاَلْتُمَاهُ" حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اس تکلیف کی جو ان کو چکی پیسنے سے پہنچتی تھی شکایت کی اور ان کو خبر ملی کہ رسول اللہؐ کے پاس قیدی آئے ہیں وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ سے خادم چاہتی تھیں لیکن آنحضرت سے نہ مل سکیں تو حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا۔ نبی صلعم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ہمارے یہاں اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے ہم اُٹھنے لگے تو فرمایا اپنی جگہ پر رہو۔ تب میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی فرمایا اس سے بہتر بات میں تم کو بتاؤں جو تم نے مانگا ہے۔ جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو اللہ اکبر چونتیس مرتبہ کہو اور الحمد للہ تینتیس مرتبہ کہو اور سبحان اللہ تینتیس مرتبہ کہو یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے جو تم نے مانگا ہے" (بخاری کتاب فرض الخمس)

خاوند کا گھر کے کام میں بیوی کی مدد کرنا

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صلعم يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ (۲) فَاَرْسَلَتْ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا

"اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلعم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے کہا اپنے گھر والوں کی خدمت میں رہا ہوتے تھے یعنی ان کا کام کیا کرتے تھے[1]. پس جب نماز کا وقت آتا تو نماز کے لئے چلے جاتے (بخاری) (۲) انس سے روایت ہے کہ نبی صلعم اپنی کسی بیوی کے پاس تھے تو امہات المومنین میں سے ایک نے اپنے خادم کے ہاتھ ایک پیالہ جس میں کھانا تھا بھیجا تو اس نے اپنا ہاتھ مارا اور پیالہ کو توڑ ڈالا آنحضرت نے پیالہ اٹھا کر اسے جوڑ لیا (بخاری)

(۱۸) خاوند کا اپنی بیوی سے مشورہ لینا

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ص وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ص

"اور جو لوگ اپنے رب کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور اُن کے کام آپس میں مشورے سے ہوتے ہیں" (۴۲-آیت ۳۸) علاوہ اس آیت کے ذیل کی حدیث بھی ملاحظہ کیجیے۔

قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم لِاَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ اَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتُحِبُّ ذٰلِكَ اُخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهٗ وَدَعَا حَالِقَهٗ فَحَلَقَهٗ فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ

---

[1] آنحضرت صلعم ہر ایک طبقہ کے لوگوں کے لئے نمونہ ہیں جو لوگ تنگدستی کی وجہ سے اپنے گھر کا کام کاج خود کرتے ہیں اُن کے واسطے بھی آپ نمونہ ہیں اور انہیں کوئی عار نہیں اور اپنے گھر والوں کی خدمت میں نہیں ہونی چاہئے۔ نبی کریم صلعم اپنے کپڑے آپ سی لیتے۔ یا مرمت کر لیتے اپنی جوتی میں خود پیوند لگا لیتے۔ بکریوں کا دودھ دوہ لیتے کوئی برتن وغیرہ صاف کر دیتے۔ غرض نہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں آپ کو عار تھی۔ نہ اپنی بیویوں کو ان کے کاروبار میں مدد دینے سے عار تھی۔ بلکہ غیروں کے کام بھی کر دیتے۔ سودا وغیرہ لا دیتے۔ آپ نے محنت کی اس قدر عزت کی ہے کہ اس کی نظیر اس پایہ کے انسان میں دنیا میں نہیں ملتی کوئی مزدوری کا کام کوئی پیشہ کسی مسلمان کے لئے موجب عار نہیں۔ اور نہ اس میں ذلت ہے۔ کیونکہ اُس کے نبی صلعم نے سب کام اپنے ہاتھ سے کئے ہیں (نوٹ مولانا مولوی محمد علی مفسر تفسیر بخاری)

بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَآءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ

"کہا جب عہدنامہ کے فیصلہ سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ نے اپنے صحابہ سے فرمایا اٹھو قربانی کرکے سر منڈاؤ کہا تو خدا کی قسم کو ان میں سے کوئی شخص بھی نہ اٹھا یہاں تک کہ آپ نے یہ تین بار فرمایا جب ان میں سے کوئی بھی نہ اٹھا تو آپ حضرت ام سلمہؓ کے پاس تشریف لائے اور جو لوگوں کی حالت دیکھی تھی اس کا ان سے ذکر کیا تو ام سلمہ نے عرض کیا اے خدا کے نبی کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں کہ لوگ قربانی کر دیں تو باہر تشریف لے جائیں اور ان میں سے کسی سے کوئی بات نہ کریں یہاں تک کہ اپنی قربانی کو نحر کردیں اور اپنے حجام کو بلائیں کہ وہ آپ کی حجامت بنا دے آپ باہر تشریف لے گئے اور ان میں سے کسی سے کچھ نہ کہا یہاں تک کہ اسی طرح کیا (یعنی) اپنی قربانی کا اونٹ نحر کیا اور اپنے حجام کو بلایا تو اس نے آپ کی حجامت بنائی جب صحابہ نے یہ دیکھا تو وہ بھی اٹھے اور نحر کیا اور ان میں سے بعض بعض کی حجامت بنانے لگے۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہجوم کی وجہ سے بعض بعض کو مار دیں۔ اس کے بعد آپ کے پاس مومن عورتیں آئیں۔ (بخاری کتاب الشروط)

(۱۹) بیوی کا اپنے خاوند کو ناپسند کرنا

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ "اور اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنی کشائش سے غنی کر دے گا (۴۔ آیت ۱۳۰) علاوہ اس آیت کے ذیل کی احادیث بھی ملاحظہ کیجئے۔

(۱) عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم فَرَدَّ نِكَاحَهُ "خنساء بنت خذام انصاری سے روایت ہے کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا اور وہ ثیبہ تھی اس نے اس نکاح کو ناپسند کیا تو وہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کا نکاح باطل ٹھہرایا" (بخاری کتاب النکاح)

(۲) اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا صلعم "ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کی۔ کہ میرے باپ نے میرا نکاح کر دیا۔ حالانکہ وہ مجھے ناپسند تھا۔ رسول اللہؐ نے اسے اختیار دے دیا۔ (ابو داؤد)

(۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ

يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوْفُ وَرَاءَهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ" ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند کالے رنگ کا غلام تھا اس کو مغیث کہا جاتا تھا بنو فلاں کا غلام تھا۔ گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ اس کے پیچھے مدینے کے کوچوں میں پھر رہا ہے۔ (بخاری کتاب الطلاق) ان زوج بریرۃ کان عبدا یقال له مغیث کانی انظر الیه یطوف خلفها یبکی ودموعه تسیل علی لحیته فقال النبی صلعم لعباس یا عباس الا تعجب من حب مغیث بریرۃ ومن بغض بریرۃ مغیثا فقال النبی صلعم لو راجعته قالت یا رسول اللہ تامرنی قال انما انا اشفع قالت لا حاجة لی فیه۔ یہ بھی وہ صورت ہے کہ جہاں بیوی کو خاوند ناپسند ہے اس میں ہے کہ مغیث بریرہ سے محبت کرتا تھا بلکہ اس کے پیچھے بازاروں میں روتا پھرتا تھا لیکن بریرہ اسے سخت ناپسند کرتی تھی نبی صلعم نے سفارشاً کہا کہ بریرہ مغیث سے مراجعت کرے مگر بریرہ نے سفارش کو قبول نہیں کیا۔ یہ کہا کہ اگر حکم ہو تو میں مان لیتی ہوں۔

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا فِيْ مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ" اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا کسی نے رسول اللہؐ سے کونسی عورت بھلی ہے فرمایا جو خوش کرے خاوند کو جب دیکھے اور کہا مانے جب حکم کرے اور نہ خلاف کرے اس کا اپنی جان اور مال میں اس کے ناپسند حرکت سے" (نسائی اور بیہقی)

(۲۰) بیوی کا اپنے خاوند سے خلع کرنا

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ط" تو پھر اُن پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو عورت فدیہ میں دے دے" (۲۔ آیت ۲۲۹) اس آیت کے علاوہ ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجئے۔

(۱) بَابُ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيْهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوْا مِمَّا آتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا إِلٰى قَوْلِهٖ الظّٰلِمُوْنَ وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُوْنَ السُّلْطَانِ وَأَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُوْنَ عِقَاصِ رَأْسِهَا وَقَالَ طَاؤُسٌ إِلَّا أَنْ يَخَافَا

أَنْ لَا يُقِيمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِيْمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتّٰى تَقُوْلَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ " باب خلع اور اس میں طلاق کیونکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول تمہیں جائز نہیں کہ تم اس میں سے کچھ بھی لو جو تم نے ان کو دیا ہے اللہ تعالیٰ کے قول ظالمون تک (البقرہ۔۲۲۹) اور حضرت عمرؓ نے خلع کو بغیر بادشاہ کے بھی جائز رکھا ہے۔ اور حضرت عثمان نے خلع کو جائز رکھا گو صرف اس (عورت) کے سر باندھنے کا دھاگا ہی باقی چھوڑا جائے۔ اور طاؤس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے) سوائے اس کے کہ دونوں کو خوف ہو کہ حدود اللہ کو قائم نہیں رکھ سکیں گے یعنی اس بارہ میں جو اللہ نے ہر ایک کے لئے اپنے ساتھی پر زندگی گذارنے اور صحبت کے متعلق فرض کیا ہے اور بیوقوفوں کے قول کی طرح نہیں کہا کہ خلع جب جائز ہے کہ عورت کہدے کہ میں تیرے لئے جنابت سے نہیں نہاؤں گی"۔ (بخاری کتاب الطلاق)

(۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صلعم فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً " ابن عباس سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ثابت بن قیس پر اخلاق اور دین کی وجہ سے میں عیب نہیں لگاتی لیکن میں اسلام میں کفر کو برا جانتی ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس کا باغ اسے واپس دیتی ہو کہا ہاں تو رسول اللہؐ نے (ثابت سے) فرمایا باغ قبول کر اور اسے طلاق دیدے"۔ (بخاری کتاب الطلاق)

(۳) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلِتَنْكِحَ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔ اور روایت ہے ابوہریرہؓ فرمایا رسول اللہؐ نے سوال نہ کرے عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا تا خالی کر دینے اس کا پیالہ اور چاہئے کہ نکاح کرے اس لئے کہ اس کا مقدر اس کے ساتھ ہے"۔ (مسلم ابوداؤد)

(۲۱) بیوی کا اپنے شوہر سے خرچ زیادہ مانگنا

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا اٰتٰهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ "چاہیے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر اس کی روزی تنگ ہے تو چاہیئے کہ وہ اس سے خرچ کرے جو اللہ نے اُسے دیا ہے، اللہ کسی شخص پر کچھ لازم نہیں کرتا مگر اسی کے مطابق جو اُسے دیا ہے اللہ تنگی کے بعد آسانی کر دے گا۔ (۶۵۔ آیت ۷) اس آیت کے علاوہ ذیل کی احادیث بھی ملاحظہ کیجیے۔

(۱) عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَعِنْدَهٗ نِسَآءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُّكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ اَحَقَّ اَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ اَیْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِیْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطٰنُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ " سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا حضرت عمرؓ نے رسول اللہؐ کے پاس آنے کی اجازت مانگی اور آپ کے پاس قریش کی عورتیں (آپ کی بیویاں) تھیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے گفتگو کرتی تھیں اور زیادہ خرچ مانگتی تھیں ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں جب حضرت عمر نے اجازت مانگی تو سب اُٹھ کر پردے میں بھاگیں رسول اللہؐ نے حضرت عمر کو آنے کی اجازت دے دی اور رسول اللہؐ ہنس رہے تھے حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ آپ کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب آیا جو میرے پاس تھیں جب تمہاری آواز سنی تو پردے میں بھاگیں حضرت عمر

نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ زیادہ حق دار ہیں کہ وہ آپ سے ڈریں پھر عمرؓ نے کہا اے اپنی جانوں کی دشمنو مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلعم سے نہیں ڈرتیں ان سب نے کہا ہاں بے شک تم رسول اللہ صلعم کی نسبت سخت زبان اور سخت دل ہو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان تجھے کسی رستہ میں چلتا ہوا کبھی نہیں ملا مگر وہ اسے چھوڑ کر اور رستہ پر چلا گیا ([illegible])

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا عَلٰى اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَؓ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلعم اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتّٰى جَآءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلعم اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاعَجَبِيْ لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ وَجَارٌ لِّيْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَّهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى النَّبِيِّ صلعم فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهٗ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْاَمْرِ وَغَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَآؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَآؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَآءِ الْاَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ فَرَاجَعَتْنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صلعم لَيُرَاجِعْنَهٗ وَاِنَّ اِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِيْ فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيْمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ اَيْ حَفْصَةُ اَتُغَاضِبُ اِحْدَاكُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ اَفَتَاْمَنُ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ

رسوله صلعم فتهلكين لا تستكثري على رسول الله صلعم ولا تراجعيه في
شيء ولا تهجريه واسأليني ما بدا لك ولا يغرنك ان كانت جارتك
هي اوضأ منك واحب الى رسول الله صلعم يريد عائشة وكنا تحدثنا
ان غسان تنعل النعال ليغزونا فنزل صاحبي يوم نوبته فرجع عشاء
فضرب بابي ضربا شديدا وقال انائم هو ففزعت فخرجت اليه و
قال حدث امر عظيم قلت ما هو اجاءت غسان قال لا بل اعظم منه
واطول طلق رسول الله صلعم نساءه قال قد خابت حفصة وخسرت
كنت اظن ان هذا يوشك ان يكون فجمعت علي ثيابي فصليت صلوة
الفجر مع النبي صلعم فدخل مشربة له فاعتزل فيها فدخلت
على حفصة فاذا هي تبكي قلت ما يبكيك اولم اكن حذرتك
اطلقكن رسول الله صلعم قالت لا ادري هو ذا في المشربة فخرجت
فجئت المنبر فاذا حوله رهط يبكي بعضهم فجلست معهم قليلا
ثم غلبني ما اجد فجئت المشربة التي هو فيها فقلت لغلام له اسود
استأذن لعمر فدخل فكلم النبي صلعم ثم خرج فقال ذكرتك
له فصمت فانصرفت حتى جلست مع الرهط الذين عند المنبر
ثم غلبني ما اجد فجئت فذكر مثله فجلست مع الرهط الذين عند
المنبر ثم غلبني ما اجد فجئت الغلام فقلت استأذن لعمر فذكر
مثله فلما وليت منصرفا فاذا الغلام يدعوني قال اذن لك رسول الله
صلعم فدخلت عليه فاذا هو مضطجع على رمال حصير ليس بينه
وبينه فراش قد اثر الرمال بجنبه متكئ على وسادة من ادم
حشوها ليف فسلمت عليه ثم قلت وانا قائم طلقت نساءك فرفع

بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لَا ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي
وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ تَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُ هُمْ
فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صلعم ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ
فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ
صلعم يُرِيْدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ أُخْرٰى فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ
بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلٰثَةٍ
فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ
وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ
يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صلعم مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ
حِيْنَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ
شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ اللهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ
وَعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ
أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا
عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صلعم الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ
تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مجھے ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر سے نبی صلعم کی بیویوں میں سے ان دو عورتوں کے متعلق پوچھوں کہ اللہ نے ان کو فرمایا کہ اگر تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو تو تمہارے دل مائل ہو چکے ہیں (التحریم ۴) پس میں نے حضرت عمر کے ساتھ حج کیا وہ (ایک جگہ) رستے سے مڑا میں بھی ان کے ساتھ مشکیزہ لے کر مڑا انہوں نے حاجت پوری کی جب واپس آئے تو میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر مشکیزہ سے پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کیا میں نے عرض کیا اے امیر المومنین نبی صلعم کی بیویوں میں سے وہ کون سی دو عورتیں ہیں جن کو اللہ نے فرمایا

کہ اگر تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو انہوں نے فرمایا ابن عباس تجھ سے تعجب ہے عائشہ اور حفصہ
ہیں پھر حضرت عمر بات کو شروع سے بیان کرنے لگے فرمایا میں اور انصار میں سے میرا ایک ہمسایہ بنی امیہ
بن زید کے گاؤں میں جو عوالی مدینہ میں سے تھا رہتے تھے۔ اور ہم باری باری نبی صلعم کے پاس آیا
کرتے تھے ایک دن وہ آتا تھا اور ایک دن میں جب میں آتا تو اس کو اُس دن کی خبر پہنچا دیتا وحی ہو یا غیر
وحی اور جب وہ آتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا اور ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب ہوتے تھے۔ جب ہم انصار
کے پاس آئے تو وہ ایک ایسی قوم تھی جن پر ان کی عورتیں غالب تھیں تو ہماری عورتیں انصار کی عورتوں
کا طریقہ اختیار کرنے لگیں۔ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تو اس نے مجھے جواب دیا میں نے برا مانا کہ وہ
مجھے جواب دے اس نے کہا تم کیوں برا مناتے ہو کہ میں تمہیں جواب دوں اللہ کی قسم نبی صلعم کی
بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور ان میں سے کوئی تو سارا سارا دن رات تک آپ سے خفا ہوتی ہے
مجھے اس بات سے بہت رنج ہوا اور میں نے کہا ان میں سے جس نے ایسا کیا ہے تو وہ ایک بڑی بات کی
وجہ سے ہلاک ہوئی پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا میں نے کہا حفصہ تم میں سے
کوئی رسول اللہ سے سارا سارا دن رات تک خفا رہتی ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا وہ تو تباہ ہوئی اور
گھاٹے میں پڑ گئی کیا تم کو خوف نہیں کہ اللہ اپنے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہو جائے گا۔ اور تم
ہلاک ہو جاؤ گی رسول اللہ صلعم سے بہت نہ مانگا کرو۔ اور نہ کسی بات میں انہیں جواب دیا کرو اور نہ ان سے
ناراض ہو اور جو چاہو مجھ سے مانگو اور یہ بات تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے کہ تمہاری ہمجولی تم سے زیادہ
خوبصورت ہے اور رسول اللہ صلعم کو اس سے زیادہ محبت ہے۔ مراد حضرت عائشہ تھی اور ان ایام
میں) ہم یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ غسانی ہم سے لڑنے کے لئے (گھوڑوں کی) نعل بندی کر رہے ہیں۔ میرا
ساتھی اپنی باری کے دن گیا اور شام کو لوٹ آیا۔ اور میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہا کیا وہ (عمر) سوتے
ہیں میں گھبرا گیا اور اس کے پاس باہر آیا۔ اس نے کہا بڑا بھاری واقعہ ہو گیا میں نے پوچھا وہ کیا ہے کہ غسانی
آ گئے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور لمبا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی میں نے
کہا حفصہ تباہ ہوئی اور خسارے میں پڑ گئی میں سمجھتا تھا کہ یہ عنقریب ہونے والا ہے میں نے اپنے کپڑے پہن لئے

اور صبح کی نماز نبی صلعم کے ساتھ جاکر پڑھی آپ اپنے بالاخانے میں گئے اور اس میں علیحدہ رہے میں حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھی میں نے پوچھا کیوں رو رہی ہو کیا میں نے تمہیں ڈرایا نہیں تھا۔ کیا رسول اللہؐ نے تم کو طلاق دے دی ہے اس نے کہا مجھے علم نہیں آپ وہاں بالاخانے میں ہیں میں باہر آیا اور منبر کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے گرد کچھ لوگ ہیں بعض رو رہے ہیں میں تھوڑی دیر ان کے ساتھ بیٹھا رہا پھر مجھ پر رنج غالب ہوا۔ اور اس بالاخانہ کے پاس آیا جس میں آپ تھے۔ میں نے ایک سیاہ فام لڑکے سے جو آپ کا (نوکر) تھا کہا کہ عمر کے لئے اجازت مانگ۔ وہ گیا اور نبی صلعم سے عرض کیا پھر باہر آیا اور کہا کہ میں نے آپ کا ذکر آنحضرت صلعم سے کر دیا آپ خاموش ہو گئے میں واپس آیا اور ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا جو منبر کے پاس تھے پھر رنج مجھ پر غالب آیا۔ اور میں (بالاخانہ کی طرف) آیا اس نے پہلے کی طرح ذکر کیا (یعنی آپ خاموش رہے ہیں) اور میں (پھر) ان لوگوں کے ساتھ آبیٹھا جو منبر کے پاس تھے۔ پھر مجھ پر رنج غالب آیا اور لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا عمر کے لئے اجازت مانگ۔ تو اس نے پہلے کی طرح ذکر کیا جب میں پلٹے پھیر کر واپس ہونے لگا تو لڑکے نے مجھے پکار کر کہا رسول اللہ صلعم نے آپ کے لئے اجازت دے دی ہے میں آپ کے پاس گیا آپ بنی ہوئی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ کے اور چٹائی کے درمیان کوئی بچھونا نہیں تھا اور چٹائی کے نشان آپ کے پہلو پر تھے آپ ایک چمڑے کے تکیہ پر جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے آپ کو سلام کیا پھر میں نے کھڑے کھڑے عرض کیا کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے آپ نے اپنی نگاہ میری طرف اٹھا کر فرمایا نہیں پھر میں نے عرض کیا اور میں کھڑا ہوا اجازت ہی چاہتا تھا یا رسول اللہ دیکھئے ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب تھے پھر جب ہم ایسے لوگوں کے پاس آئے جن کی عورتیں ان پر غالب ہیں پھر (وہ سارا) ذکر کیا تو نبی صلعم مسکرائے پھر میں نے عرض کیا دیکھئے میں حفصہ کے پاس گیا اور کہا اس سے تم کو دھوکا نہ لگے کہ تمہاری ہمجولی تم سے زیادہ حسین ہے اور نبی صلعم کو اس سے زیادہ محبت ہے مراد حضرت عائشہ تھی آپ پھر مسکرائے جب میں نے آپ کو مسکراتے دیکھا تو میں بیٹھ گیا اور اپنی نظر آپ کے گھر میں دوڑائی میں نے کوئی چیز نہ دیکھی جو نگاہ کو روک سکے سوائے تین کچی کھالوں کے میں نے عرض کیا اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کی امت پر فراخی کرے کیونکہ فارس اور روم پر فراخی کی گئی ہے اور

ان کو دنیا دی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے فرمایا خطاب کے بیٹے کیا تمہیں کچھ شک ہے یہ تو ایسی قوم ہے کہ ان کی اچھی چیزیں ان کی دنیوی زندگی میں انہیں جلدی دے دی گئی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے مغفرت مانگئے سو نبی صلعم نے اس بات کی وجہ سے علیحدگی اختیار کی جب اسے حفصہ نے عائشہ سے بیان کر دیا اور آپ نے بوجہ سخت رنج کے جو آپ کو ان پر تھا فرمایا تھا میں ان کے پاس ایک ماہ تک نہیں جاؤں گا تب اللہ نے آپ پر عتاب فرمایا جب انتیس دن گذر گئے تو آپ عائشہ کے ہاں گئے شروع انہیں سے کیا تو عائشہ نے آپ سے عرض کیا کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک نہیں آئیں گے اور ہم پر انتیس راتیں گذری ہیں میں انہیں گنتی رہی ہوں نبی صلعم نے فرمایا مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ انتیس کا تھا۔" (بخاری کتاب مظالم والغصب)

(۳) عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ هِنْدُ اُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا قَالَ خُذِيْ اَنْتِ وَبَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ" حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہندہ معاویہ کی ماں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ ابو سفیان بخیل آدمی ہے تو کیا کوئی حرج ہے کہ میں اس کے مال سے پوشیدہ طور سے لیا کروں فرمایا تم اور تمہارے بیٹے اس قدر لے سکتے ہیں جو دستور کے مطابق تمہیں کافی ہو۔" (بخاری کتاب البیوع)

(۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِهٖ" ابو ہریرہ نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب عورت شوہر کی کمائی میں سے اس کے حکم کے بغیر خرچ کرے تو اس (شوہر) کے لئے اس کا نصف اجر ہے۔ (بخاری کتاب البیوع)

(۵) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهٗ صَدَقَةٌ" ابو مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب ایک شخص اپنے اہل پر اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ (بخاری کتاب الایمان)

(۶) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ

نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فَمِ امْرَأَتِكَ (بخاری ج ۲ ص ۸۱۱)

(سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو کوئی خرچ نہیں کرتا جس کے ساتھ تو اللہ کی رضا چاہتا ہو۔ مگر اس پر تجھے ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ اس پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے

(۱۲۲) بیوی کا کھیتی باڑی کا کام کرنا

وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ج قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاۗءُ سکتہ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ○ اور ان سے سوائے دو عورتوں کو پایا جو اپنی بکریوں کو روکے ہی تھیں کہا تمہارا کیا معاملہ ہے انہوں نے کہا ہم پانی نہیں پلا سکتیں جب تک کہ چرواہے اپنے جانوروں کو نہ لے جائیں اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔ (۲۸-آیت ۲۳)

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهٗ فِي الْاَرْضِ مِنْ مَالٍ وَّلَا مَمْلُوْكٍ وَّلَا شَيْءٍ غَيْرِ نَاضِحٍ وَغَيْرِ فَرَسِهٖ فَكُنْتُ اَعْلِفُ فَرَسَهٗ وَاَسْتَقِي الْمَاءَ وَاَخْرِزُ غَرْبَهٗ وَاَعْجِنُ وَلَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ اَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِّيْ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَّكُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِيْ اَقْطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم عَلٰى رَاْسِيْ وَهِيَ مِنِّيْ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا وَّالنَّوٰى عَلٰى رَاْسِيْ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَعَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِخْ اِخْ لِيَحْمِلَنِيْ خَلْفَهٗ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسِيْرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهٗ وَكَانَ اَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَنِّيْ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضٰى فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَعَلٰى رَاْسِي النَّوٰى وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَاَنَاخَ لِاَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى كَانَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُّكُوْبِكِ مَعَهٗ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ يَّكْفِيْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَنِيْ

"اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ زبیر نے مجھ سے نکاح کیا۔ اور زمین میں نہ اس کا کوئی مال تھا اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور چیز سوائے اس کے زمین کو پانی پینے والے اونٹ کے اور سوائے اس کے گھوڑے کے میں اس کے گھوڑے کے لیے گھاس لایا کرتی تھی اور پانی لایا کرتی تھی اور اس کے چمڑے کے ڈول کو سیتی تھی اور آٹا گوندھتی تھی اور روٹی اچھی طرح نہ پکا سکتی تھی اور میری انصاری ہمسایہ عورتیں روٹی پکا دیتی تھیں اور وہ صدق وفا والی عورتیں تھیں اور میں اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں زبیر کی اس زمین سے جو رسول اللہؐ نے ان کو جاگیر دی تھی، اٹھا کر لاتی تھی اور وہ میرے گھر سے دو تہائی فرسخ کے فاصلہ پر تھی۔ میں ایک دن آرہی تھی اور کھجور کی گٹھلیاں میرے سر پر تھیں تو میں رسول اللہؐ سے ملی اور آپ کے ساتھ انصار کے کچھ لوگ تھے آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹنی کو بٹھانا چاہا تاکہ مجھے اپنے پیچھے سوار کریں مجھے شرم آئی کہ مردوں کے ساتھ چلوں اور زبیر اور ان کی غیرت مجھے یاد آئی اور وہ سب لوگوں میں بڑھ کر غیرت والے تھے تو رسول اللہؐ نے سمجھ لیا کہ میں شرم کرتی ہوں سو آپ چلے گئے جب میں زبیر کے پاس آئی تو میں نے کہا کہ رسول اللہؐ مجھے ملے اور میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ میں سے چند لوگ تھے آپ نے میرے لیے اپنی اونٹنی بٹھائی مگر مجھے شرم آئی اور آپ کی غیرت مجھے معلوم تھی زبیر نے کہا اللہ کی قسم آپ کا گٹھلیاں اٹھانا مجھے اس سے زیادہ ناگوار ہوا کہ آپ آنحضرت کے ساتھ سوار ہو جاتیں (اسماء نے) کہا یہاں تک کہ اس کے بعد ابو بکر نے میرے لئے خادم بھیجا جو مجھے گھوڑے کی نگہبانی سے کفایت کرے گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔ (بخاری کتاب النکاح) اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب رسول اللہؐ نے بی بی اسماءؓ کو اپنے پیچھے اونٹ پر سوار ہونے کو کہا تو اُن کو اس بات سے شرم آئی جو اُن کے چہرے سے ظاہر ہوتی تھی جس کو رسول اللہؐ نے بھی محسوس کر لیا۔ اگر اُن کا چہرہ کھلا نہ ہوتا تو پھر اُن کی شرم و حیا کیسے معلوم کر سکتے کیوں کہ ڈھکے ہوئے چہرے کی شرم و حیا تو معلوم ہی نہیں ہو سکتی ۔

حضرت زبیرؓ اتنے غیرتمند تھے کہ اُن کے خوف کی وجہ سے بی بی اسماء رسول اللہؐ کے پیچھے اونٹ پر سوار نہ ہوئیں مگر پھر بھی اُنہوں نے اپنی بیوی کو اپنے کاموں کے لیے کھلے چہرے باہر جانے سے منع نہ کیا۔ کیا اُن مسلمانوں کی غیرت جو کہ اپنی عورتوں کو کھلے چہرے باہر جانے سے منع کرتے ہیں حضرت زبیرؓ کی غیرت سے بڑھ کر ہے

(۲۳) بیوی کا تجارت کرنا

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا "اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے مالوں کو آپس میں ناحق کے ساتھ مت کھاؤ سوائے اس کے کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو اور اپنے لوگوں کو قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر رحم کرنے والا ہے" (۴ ـ آیت ۲۹)

(۲) فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ "تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو" (۶۲ ـ آیت ۱۰) علاوہ ان آیات کے ذیل کی حدیث بھی ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا وَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا "سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم میں ایک عورت تھی کہ اپنے کھیت کی نالیوں پر چقندر بوتی تو جب جمعہ کا دن ہوتا تو چقندر کی جڑیں نکال کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی (اور پکاتی) اور اس پہ مٹھی بھر جو کا آٹا پیس کر ڈالتی تو چقندر کی جڑیں گویا اس میں بوٹیاں ہوتیں اور ہم جمعہ کی نماز سے لوٹ کر اس پر سلام کرتے تو وہ یہ کھانا ہمارے پاس لاتی تو ہم اسے چاٹ لیتے اور اس کے اس کھانے کے لئے ہمیں جمعے کے دن کا خیال ہوتا" (بخاری کتاب الجمعہ) اس کے علاوہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ رسول اللہ صلعم کا بھی تجارت کرنا صاف ثابت ہے اسی واسطے بخاری میں یہ باب باندھا گیا۔ بَابُ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَاءِ "باب عورتوں سے خرید و فروخت کرنا" جس سے صاف ظاہر ہے کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح تجارت میں حصہ لیں اور ان کی خرید و فروخت مردوں سے بھی ہو تو کوئی ہرج نہیں ہے چنانچہ سوائے حامیان رسمی پردہ کے باقی تمام قوموں میں اس پر عمل ہو رہا ہے۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ مسلمانوں میں بھیک مانگنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔

(۲۴) بیوی کا مہمان نوازی میں حصہ لینا

(۱) وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ۝ "اور یقیناً ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے کہا سلامتی ہو اُس نے کہا سلامتی اور دیر نہ کی کہ تلا ہوا بچھڑا لے آیا" (۱۱۔ آیت ۶۹)

(۲) وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ "اور اس کی عورت کھڑی تھی سو وہ خوش ہوئی" (۱۱۔ آیت ۷۱)

(۳) فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ "پس اُن دونوں میں سے ایک حیا سے چلتی ہوئی آئی کہنے لگی میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے اسکی اُجرت بدلہ میں دے جو تو نے ہمارے لئے پانی پلایا" (۲۸۔ آیت ۲۵) مذکورہ بالا آیات کے علاوہ ذیل کی احادیث بھی ملاحظہ کیجئے۔

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صلعم فَبَعَثَ اِلٰى نِسَآئِهٖ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا اِلَّا الْمَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَنْ یَّضُمُّ اَوْ یُضِیْفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اَكْرِمِیْ ضَیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا اِلَّا قُوْتُ صِبْیَانِیْ فَقَالَ هَیِّئِیْ طَعَامَكِ وَاَصْبِحِیْ سِرَاجَكِ وَنَوِّمِیْ صِبْیَانَكِ اِذَا اَرَادُوْا عَشَآءً فَهَیَّاَتْ طَعَامَهَا وَاَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْیَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَاَتْهُ فَجَعَلَا یُرِیَانِهٖ اَنَّهُمَا یَاْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِیَیْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّیْلَةَ اَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ "ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلعم کے پاس آیا تو آپ نے اپنی بیویوں کی طرف (کسی شخص کو) بھیجا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو صرف پانی ہے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کون اس کو ساتھ لے جائے گا یا اس کو مہمان رکھے گا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا میں لے جاؤں گا) وہ اسے

لے کر اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا رسول اللہ صلعم کے مہمان کی عزت کرو وہ بولی ہمارے پاس تو صرف میرے بچوں کے لائق کھانا ہے (شوہر نے) کہا اپنا کھانا تیار کر لو اپنا چراغ روشن کر اور اپنے بچوں کو جب وہ شام کا کھانا مانگیں سلا دے اس نے اپنا کھانا تیار کیا اور اپنا چراغ جلایا اور اپنے بچوں کو سلا دیا پھر کھڑی ہو گئی جیسے چراغ درست کر رہی ہے اور اسے بجھا دیا اور وہ دونوں مہمان کو یہ دکھاتے رہے کہ وہ دونوں کھا رہے ہیں اور دونوں رات کو خالی پیٹ رہے جب صبح ہوئی تو (وہ شخص) رسول اللہ صلعم کے پاس آیا آپ نے فرمایا آج رات تم دونوں (میاں بیوی) کے کام پر اللہ خوش ہوا یا اس نے تعجب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اتارا ویؤثرون الخ اور وہ اپنی جانوں پر اوروں کو مقدم رکھتے ہیں گو ان پر تنگی کی حالت ہو اور جو لوگ اپنے دل کے لالچ سے بچے رہے وہی کامیاب ہوں گے۔ (البخاری کتاب مناقب الانصار)

(۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم فِيْ عُرْسِهٖ وَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوْسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اَنْقَعَتْ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ "سہل بن سعد سے روایت ہے کہا کہ ابو اسید نے رسول اللہ کو اپنی شادی پر بلایا اور اس کی بیوی اس دن ان کی خدمت کرنے والی تھی۔ اور وہی دولہن تھیں۔ سہل نے کہا تمہیں علم ہے کہ اس نے رسول اللہ کو کیا پلایا تھا رات کو کھجوریں بھگو دیں جب آپ نے کھانا کھایا تو اس نے آپ کو وہ پلایا" (بخاری کتاب النکاح)

(۳) اُمِّ عَمَّارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صلعم دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ طَعَامُهٗ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَتّٰى يَفْرَغُوْا "کعب کی بیٹی ام عمارہ روایت کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ میرے ہاں آئے۔ اور میں نے کھانا پیش کیا۔ فرمایا۔ تو (بھی) کھا۔ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ روزے دار کا جب کوئی کھانا کھائے۔ جب تک وہ کھاتا ہے۔ فرشتے اُس (روزہ دار) کے واسطے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں" (ترمذی) اگر وہ نفلی روزہ سے نہ ہوتی تو پھر ساتھ ہی کھاتی۔

(۴) عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَاَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا اٰخَرُ وَعَلَيْهِ

ثِیَابٌ وَلَہٗ ھَیْئَۃٌ فَاَقْعَدَتْہُ فَاَکَلَ فَقِیْلَ لَھَا فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ صلعم اُنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ۔" عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک سوالی اُن کے پاس آیا۔ انہوں نے اُسے روٹی کا ایک ٹکڑا دیا اور بس پھر ایک اور سوالی آیا۔ جو کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ اور وضعدار تھا۔ اُسے بٹھا لیا اور کھانا کھلایا۔ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا۔ کہا رسول اللہؐ کا فرمان ہے کہ لوگوں کو اپنی منزل پر اتارو۔ (یعنی حفظ مراتب کا خیال رکھو) (ابوداؤد)

(۲۵) بیوی کا کھیلوں میں حصہ لینا

(۱) وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ اور دنیا کی زندگی صرف کھیل اور بے حقیقت مشغلہ ہے اور آخرت کا گھر یقیناً اُن لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقوے کرتے ہیں پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے (۶۔ آیت ۳۲)

(۲) اَرْسِلْہُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔" کل اُسے ہمارے ساتھ بھیجئے کہ وہ کھائے پیئے) اور کھیلے (کودے) اور ہم اس کے نگہبان ہیں" (۱۲۔ آیت ۱۲)

بیوی کا کھیلوں میں حصہ لینا ذیل کی احادیث سے صاف ثابت ہوتا ہے۔

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِیِّ صلعم وَکَانَ لِیْ صَوَاحِبُ یَلْعَبْنَ مَعِیْ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِذَا دَخَلَ یَتَقَمَّعْنَ مِنْہُ فَیُسَرِّبُھُنَّ اِلَیَّ فَیَلْعَبْنَ مَعِیْ۔" حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلعم کے پاس گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ اور میری سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں تو جب رسول اللہؐ گھر تشریف لاتے تو وہ آپ سے چھپ جاتیں سو آپ انہیں میرے پاس بھیجتے تو وہ میرے ساتھ کھیلتیں (بخاری کتاب الادب) حضرت عائشہؓ ان چیزوں سے کھیلا کرتی تھیں جن کا اس وقت رواج تھا۔ اگر اس وقت ٹینس اور بیڈمنٹن کا رواج ہوتا تو پھر وہ ان چیزوں سے کھیلتیں۔

(۲) عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا کَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فِیْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُہٗ فَسَبَقْتُہٗ عَلٰی رِجْلِیْ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُہٗ فَسَبَقَنِیْ قَالَ ھٰذِہٖ بِتِلْکَ السَّبْقَۃِ۔" عائشہؓ

سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ کے ساتھ تھیں کہا عائشہؓ نے پھر میں اور حضرتؐ مل کر دوڑے سو میں دوڑ میں آپ سے آگے بڑھ گئی پھر جب موٹی ہوئی دوڑی حضرت کے ساتھ سو آگے بڑھ گئے مجھ سے فرمایا یہ بڑھ جانا بدلا ہے اس بڑھ جانے کا (ابوداؤد) اگر اس حدیث کے ماتحت میاں بیوی نے گھر سے باہر ٹینس کھیل لیا تو کیا گناہ ہو گیا؟ آخر ٹینس میں بھی تو دوڑ ہی ہوتی ہے۔

(۳) عن جابرؓ قال کنّا مع النبیّ صلعم فی غزوۃ فلمّا قفلنا کنّا قریبا من المدینہ قلت یا رسول اللہ انّی حدیث عھدٍ بعُرسٍ قال تزوّجت قلتُ نعم قال اَبکرٌ ام ثیّبٌ قلتُ بل ثیّبٌ قال فھلّا بکراً تلاعبھا و تلاعبک " روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا کہ ہم کسی لڑائی میں رسول اللہ کے ساتھ تھے پھر جب ہم واپس مدینہ کے قریب آئے کہا میں نے اے رسول اللہ مجھے شادی کئے تھوڑے دن ہوئے ہیں فرمایا کیا نکاح کیا تو میں نے کہا ہاں فرمایا کنواری ہے یا بیوہ میں نے کہا بیوہ ہے فرمایا کیوں نہ کنواری سے کیا کہ تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی (بخاری) رسول اللہ اپنی امت کی چستی اور تندرستی کا بہت خیال رکھتے تھے اسی لئے فرمایا کہ کیوں نہ ایسی عورت سے شادی کی جو تمہارے ساتھ کھیلوں میں حصہ لیتی۔

(۴) وکانَ یَوْمُ عِیْدٍ یَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صلعم وَاِمَّا قَالَ تَشْتَہِیْنَ تَنْظُرِیْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاَقَامَنِیْ وَرَآءَہٗ خَدِّیْ عَلٰی خَدِّہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ دُوْنَکُمْ یَا بَنِیْ اَرْفِدَۃَ حَتّٰی اِذَا مَلِلْتُ قَالَ لِیْ حَسْبُکِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْھَبِیْ "۔ اور عید کا دن تھا حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے تو یا میں نے رسول اللہ سے عرض کیا یا آپ نے فرمایا کیا دیکھنا چاہتی ہو میں نے کہا ہاں تو مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر دیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے بنی ارفدہ کھیلو یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو فرمایا بس میں نے کہا ہاں (بخاری کتاب العیدین) یہ واقعہ سنہ ۹ھ کا ہے جس وقت حضرت عائشہؓ صدیقہ کی عمر سولہ سال کی تھی۔ حبشیوں کے کھیل کو دیکھنا ثابت کرتا ہے کہ اس وقت اسی کا رواج تھا اگر اس وقت تھیئیٹر سینما۔ اور ٹوکیز کا رواج ہوتا تو وہ ان چیزوں کو دیکھتیں۔

(۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلعم وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، وَدَخَلَ ابوبکرٍ فانتهرنی وقال مزمارۃ الشیطان عند النبی صلعم فاقبل علیہ رسول اللہ صلعم فقال دعھما فلما غفل غمزتھما فخرجتا "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میرے پاس نبی صلعم تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کا گیت گا رہی تھیں تو آپ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پھیر لیا اور حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے تو مجھے جھڑکا اور فرمایا نبی صلعم کے پاس شیطان کا راگ؟ تو نبی صلعم نے ان کی طرف منہ پھیر کر فرمایا انہیں چھوڑ دو تو جب آپ کی توجہ ہٹ گئی ہیں نے انہیں اشارہ کیا تو وہ دونوں نکل گئیں (بخاری)

غور کیجئے کہ مسلمانوں نے مسلم خواتین کے کھیلنے اور دل بہلانے کے لئے کون سے سامان مہیا کر رکھے ہیں سوائے اس کے کہ وہ اپنے گھروں کی چہار دیواری میں دو لہا اور چولہا لیکر بیٹھی ہیں اور دن بھر پان کھاتی رہیں۔ حالانکہ عورتوں کا بھی کھیلوں میں حصہ لینا اور راگ کا سُننا مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

(۲۶) عورتوں کا زیب و زینت کر کے باہر جانا

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ ۔ کہہ اللہ کی زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے کس نے حرام کیا ہے۔ (۷-آیت ۳۲) اسی آیت کے ماتحت رسول اللہ صلعم کے زمانے میں عورتیں زیور پہن کر عمدہ لباس میں باہر جاتی تھیں۔ ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجئے۔

(۱) وقال النبی صلعم تصدقن ولو من حلیکن فلم یستثن صدقۃ العرض من غیرھا فجعلت المرأۃ تلقی خرصھا و سخابھا" اور نبی صلعم نے فرمایا صدقہ دو اگرچہ تمہارے زیوروں میں سے ہو تو سامان کا صدقہ دوسری چیزوں سے الگ نہیں کیا تو عورتیں اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے لگیں۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

(۲) عن انس بن مالک انہ رای علی ام کلثوم علیھا السلام بنت رسول اللہ صلعم برد حریر سیراء۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے ام کلثوم علیہ السلام رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی پر ریشم کی چادر دیکھی۔ (بخاری کتاب اللباس از لیرات کو صدقہ میں دینا

ہی ثابت کرتا ہے کہ مسلم خواتین اس وقت زیب و زینت کر کے اور اچھے کپڑے پہن کر باہر جایا کرتی تھیں۔

(۳) عَنْ اَیْمَنَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رض وَعَلَیْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰی جَارِیَتِیْ اُنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهَا تَزْهٰی اَنْ تَلْبَسَهٗ فِی الْبَیْتِ وَقَدْ كَانَ لِیْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَیَّنُ بِالْمَدِیْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَیَّ تَسْتَعِیْرُهٗ "ایمن سے روایت کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گیا تو انہوں نے ایک موٹے کپڑے کا کرتہ پہنا ہوا تھا پانچ درہم قیمت کا تو فرمانے لگیں اس میری لونڈی کی طرف نظر اٹھا کر دیکھو وہ پسند نہیں کرتی کہ اسے گھر کے اندر پہنے اور نبی صلعم کے زمانے میں انہی میں سے میرا ایک کرتہ تھا مدینے میں کوئی عورت بھی زینت کرتی تو (کسی کو) میرے پاس بھیج کر اسے منگواتی۔ (بخاری کتاب الہبۃ)

(۴) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَهْدٰی اِلَیَّ النَّبِیُّ صلعم حُلَّةً سِیَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَیْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَیْنَ نِسَائِیْ "حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا نبی صلعم نے مجھے ایک ریشمی جوڑے کا تحفہ بھیجا میں نے اُسے پہن لیا تو آپ کے چہرے پر میں نے ناراضگی دیکھی اور اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔" (بخاری کتاب الہبۃ)

(۵) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صلعم قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِیْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُكُوْرِهَا "اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعریؓ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں پر اور حرام کیا گیا مردوں پر ان کا۔" (ترمذی و نسائی)

(۲۷) عورتوں کو سلام کرنا

(۱) وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا "اور جب تم کو کسی دعا کے ساتھ دعا دی جائے تو اس سے بہتر کے ساتھ دعا دو یا اُسی کو لوٹا دو۔" (۴: آیت ۸۶)

(۲) فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً

طَيِّبَةً ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ہ پس جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کہا کرو دعائے خیر اللہ کی طرف سے برکت دی گئی پاکیزہ اسی طرح اللہ تعا تمہارے لئے حکم کھولکر بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو" (۲۴-آیت ۶۱) علاوہ ان آیات کے ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجئے۔

(۱) اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ سَلَامُكَ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَيْتِكَ " جب تو اپنے گھر میں جائے۔ تو سلام کر۔ کیونکہ تیرا سلام تیرے اور تیرے گھروالوں کے لئے برکت کا موجب ہے" (ترمذی)

(۲) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رض قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا۔ وَفِیْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِیْ فَاَلْوٰی بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ " اسماء بنت یزید رض کہتی ہیں کہ ہم چند عورتوں کے پاس سے رسول اللہ صلعم کا گذر ہوا۔ اور آپ نے ہمیں سلام کہا۔ اور ترمذی کی روایت ہے۔ کہ ہاتھ سے بھی سلام کا اشارہ کیا" (ابوداؤد و ترمذی)

(۳) وَعَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم مَرَّ عَلٰی نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ " اور روایت ہے جریر سے کہ نبی صلعم نے گذر کیا عورتوں پر پھر سلام کیا ان کو۔ (احمد)

(۴) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ " اور روایت ہے قتادہ سے کہ فرمایا نبی صلعم نے جب داخل ہو تو گھر میں تو سلام کرو گھر والوں پر اور جب باہر نکلو تو سونپو گھر والوں پاس سلام کو (بیہقی)

علاوہ سلام کرنے کے مصافحہ کی حدیث بھی ملاحظہ فرمائیے۔

تَصَافَحُوْا يَذْهَبِ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَيَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ " مصافحہ کیا کرو۔ یعنی ہاتھ ملایا کرو۔ کہ اس سے کینہ جاتا ہے گا۔ اور تحفہ دیا کرو۔ کہ اس سے محبت پیدا ہو گی۔ اور بخل جاتا رہے گا" (مالک) اکثر مسلمان اپنی بیوی کو سلام کرنا کسر شان سمجھتے ہیں۔ اور مصافحہ کے نام سے ہی ناآشنا ہیں۔

(۲۸) عورتوں کی عزت کرنا

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ "اور اُن کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ (۴-آیت ۱۹)

(۱) عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صلعم النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِيْنَ قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صلعم مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ قَالَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ "انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلعم نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا (عبد العزیز نے) کہا میرا خیال ہے کہ کہا شادی سے تو نبی صلعم سیدھے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اللہ (تو گواہ رہ) تم (انصار) ان لوگوں میں سے ہو جو مجھے بہت ہی زیادہ محبوب ہیں یہ تین مرتبہ کہا" (بخاری کتاب مناقب الانصار)

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا۔ "حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کا حضرت فاطمۃ الزہرا کے ساتھ ملنے اور کلام کرنے کا یہ طریقہ تھا کہ جب وہ آنحضرت صلعم کے پاس آتیں آپ کھڑے ہوتے اُن کی طرف پھر پکڑ لیتے ہاتھ اُن کا اور بوسہ لیتے اُن کا اور بٹھلاتے اُن کو اپنے بیٹھنے کی جگہ میں اور جب آنحضرت صلعم اُن کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہوتیں اُن کی طرف پھر پکڑ لیتیں ہاتھ اُن کا اور بوسہ لیتیں اُن کا اور بٹھلاتیں اُنہیں اپنے بیٹھنے کی جگہ میں" (ابو داؤد)

(۳) وَجَاءَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيْرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَاَيْنَاهَا قُمْنَا "اور حضرت حفصہ ام المومنین آئیں اور عورتیں بھی ساتھ آئیں جب ہم نے ان کو دیکھا تو ہم کھڑے ہو گئے" (بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی صلعم)

(۲۹) بیوہ عورتوں کی مدد کرنا

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ

مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ج فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ٥ اور تم میں سے جو مر جائیں اور وہ عورتیں چھوڑ جائیں اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک گھر سے نکالے بغیر خرچ دیا جائے۔ پھر اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے بھلائی سے اپنے حق میں کیا ہے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (۲۔ آیت ۲۴۰) علاوہ اس آیت کے ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجئے۔

(۱) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صلعم قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ۔ صفوان بن سلیم سے روایت ہے جو اسے نبی صلعم کی طرف مرفوع کرتے ہیں فرمایا بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس کی طرح جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

(۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اِلَى السُّوْقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَاَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلَكَ زَوْجِيْ وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا وَاللّٰهِ مَا يُنْضِجُوْنَ كُرَاعًا وَّلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَّلَا ضَرْعٌ وَخَشِيْتُ اَنْ تَاْكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَاَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَقَدْ شَهِدَ اَبِيْ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صلعم فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى بَعِيْرٍ ظَهِيْرٍ كَانَ مَرْبُوْطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَاَهُمَا طَعَامًا وَّحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَّثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهٖ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيْهِ فَلَنْ يَّفْنٰى حَتّٰى يَاْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى اَبَا هٰذِهٖ وَاَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ اَصْبَحْنَا نَسْتَفِيْءُ سُهْمَانَهُمَا فِيْهِ۔ زید بن اسلم اپنے

باپ سے روایت کرتے ہیں کہا میں حضرت عمر بن خطاب کے ہمراہ بازار کی طرف نکلا تو حضرت عمر سے ایک جوان عورت ملی اس نے کہا اے امیر المؤمنین میرا خاوند مرگیا اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے اللہ کی قسم نہ ان کو بکری کے پائے پکانے کو ملتے ہیں اور نہ ان کی کھیتی ہے اور نہ دودھ کے جانور اور مجھے ڈر ہے کہ قحط سالی ان کو کھا نہ ڈالے اور میں خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں اور میرا باپ آنحضرتؐ کے ساتھ حدیبیہ میں موجود تھا حضرت عمر اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور آگے نہیں بڑھے پھر کہا مرحبا یہ تو قریب کا نسب ہے پھر وہ ایک مضبوط اونٹ کی طرف گئے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر اناج کی دو گونیں بھر کر لادیں اور ان کے درمیان کچھ روپیہ اور کپڑے رکھے پھر اس کی نکیل اسے پکڑادی اور فرمایا اسے لے جا یہ ختم نہ ہوا ہوگا کہ اللہ اس سے بہتر تم کو دے گا۔ ایک شخص نے کہا اے امیر المؤمنین آپ نے اس کو بہت دے دیا۔ فرمایا تم پر افسوس ہے۔ اللہ کی قسم میں نے اس کے باپ اور اس کے بھائی کو دیکھا کہ انہوں نے دیر تک ایک قلعے کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور اس کو فتح کرلیا پھر ہم نے ان دونوں کے حصہ میں سے مال غنیمت لیا۔" (بخاری کتاب المغازی)

(۳) یَا عَلِیُّ ثَلٰثًا لَا تُؤَخِّرِ الصَّلٰوۃُ اِذَا دَخَلَ وَقْتُھَا وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَھَا کُفُوًا" اے علی تین باتوں میں توقف مت کرو۔ نماز (کے ادا کرنے) میں جب اس کا وقت ہو جائے جنازہ (پڑھنے) میں جب طیار ہو اور بیوہ کے نکاح (کرانے) میں جب اس کا جوڑ مل جائے۔" (ترمذی)

(۳۰) طلاق شدہ عورتوں کی مدد کرنا

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ اور طلاق دی ہوئی عورتوں کو پسندیدہ طور پر فائدہ پہنچانا چاہیے یہ متقیوں پر ایک حق ہے۔" (۲-آیت ۲۴۱)

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صلعم حَتّٰی انْطَلَقْنَا اِلٰی حَائِطٍ یُقَالُ لَہُ الشَّوْطُ حَتّٰی انْتَھَیْنَا اِلٰی حَائِطَیْنِ جَلَسْنَا بَیْنَھُمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صلعم اِجْلِسُوْا ھٰھُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ اُتِیَ بِالْجَوْنِیَّۃِ

وَأُنْزِلَتْ فِيْ بَيْتٍ فِيْ نَخْلٍ فِيْ بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيْلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلعم قَالَ هَبِيْ نَفْسَكِ لِيْ قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوْقَةِ قَالَ فَأَهْوٰى بِيَدِهٖ يَضَعُ يَدَهٗ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا اَبَا اُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَاَلْحِقْهَا بِاَهْلِهَا۔

"ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلعم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں پہنچے جس کا نام شوط تھا پھر چلتے گئے، یہاں تک کہ ہم دو باغوں کے پاس پہنچے اور دونوں کے درمیان ایک جگہ بیٹھ گئے نبی صلعم نے فرمایا یہاں بیٹھو اور آپ اندر گئے اور جونیہ لائی گئی اور ایک گھر میں کھجوروں کے باغ میں ایک گھر میں اتاری گئی اور وہ امیمہ بنت النعمان بن شراحیل تھی۔ اور اس کے ساتھ اس کی دایہ اس کی دودھ پلانے والی تھی جب نبی صلعم اس کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو اس نے کہا کیا کوئی ملکہ اپنے آپ کو عامی لوگوں کے حوالے کرتی ہے آپ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا کہ اپنا ہاتھ اس پر رکھیں تاکہ اسے سکون ہو تو اس نے کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں آپ نے فرمایا تو نے ایسی ذات کی پناہ مانگی جس کے ساتھ پناہ مانگی جاتی ہے پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا ابو اسید اسے السی کے کپڑے کا جوڑا پہنا دو۔ اور اسے اپنے لوگوں کے پاس پہنچا دو" (بخاری کتاب الطلاق)

باوجودیکہ رسول اللہ صلعم نے اس عورت سے خلوت نہیں کی پھر بھی اُسے تحفہ کے طور عمدہ لباس دیا جس سے یہ سکھلایا گیا ہے۔ کہ مطلقہ عورتوں کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔ مگر اب اکثر مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ اکثر اپنی بیویوں کو اچھی حالت میں نہیں رکھتے یہاں تک کہ حق مہر کبھی نہیں دیتے۔ بلکہ اُدھار پر ہی کام چلاتے ہیں اور مرنے پر بخشوا لیتے ہیں ایسی حالت میں طلاق شدہ عورتوں کی خاک مدد کریں گے۔

متفرق احادیث

وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۝ اور اسے یاد رکھو جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتوں اور حکمت سے پڑھا جاتا ہے اللہ باریک باتوں کا جاننے والا خبردار ہے۔ (۳۳-آیت ۳۴)

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَۃٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ "انس بن مالک سے روایت ہے کہا نبی صلعم ایک عورت کے پاس سے جو قبر پر بیٹھی گذرے اور وہ رو رہی تھی تو فرمایا اللہ کا تقوی کر اور صبر کر" (بخاری)

(۲) عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ اَنَّھَا قَالَتْ نُھِیْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا۔ "ام عطیہ سے روایت ہے اُس نے کہا ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا گیا لیکن قطعی طور پر منع نہیں ہوا" (بخاری کتاب الجنائز)

(۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ تُوُفِّیَ ابْنٌ لِّاُمِّ عَطِیَّۃَ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَۃٍ فَتَمَسَّحَتْ بِہٖ وَقَالَتْ نُھِیْنَا اَنْ نُّحِدَّ اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا لِزَوْجٍ "محمد بن سیرین سے روایت ہے کہا اُم عطیہ کا ایک بیٹا مرگیا جب تیسرا دن ہوا تو اُنہوں نے زرد خوشبو منگوائی اور اُسے اپنے جسم پر ملا اور کہا ہمیں منع کیا گیا ہے کہ خاوند کے سوا کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کریں" (بخاری کتاب الجنائز)

(۴) عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ حَبِیْبَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صلعم فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰی زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَخُوْھَا فَدَعَتْ بِطِیْبٍ فَمَسَّتْ بِہٖ ثُمَّ قَالَتْ مَالِیْ بِالطِّیْبِ مِنْ حَاجَۃٍ غَیْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صلعم لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا" زینب ابوسلمہ کی بیٹی سے روایت ہے کہا میں اُم حبیبہ نبی صلعم کی بیوی کے پاس گئی تو اُنہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سُنا فرماتے تھے کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتی ہے جائز نہیں کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند پر چار ماہ دس دن کرے۔ پھر زینب بنت جحش کے پاس گئی جس وقت اُن کا بھائی وفات پا گیا تھا تو اُنہوں نے خوشبو منگوائی اور اُسے اپنے اوپر ملا پھر کہا مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ صلعم سے سُنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر چار ماہ دس دن" (بخاری کتاب الجنائز)

(۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّةِ۔ عبد اللہ سے روایت ہے کہا نبی صلعم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو گالیں پیٹتا ہے اور گریبان پھاڑتا ہے اور جاہلیت کی باتیں کہتا ہے" (بخاری کتاب الجنائز)

(۶) وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُہُ الْقُبَّةَ عَلٰی قَبْرِہٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوْا صَائِحًا یَقُوْلُ اَلَا ھَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَہُ اٰخَرُ بَلْ یَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا" اور جب حسن بن حسن بن علی مر گئے تو اُن کی بیوی نے اُن کی قبر پہ سال بھر خیمہ لگائے رکھا پھر اُٹھا دیا تو ایک پکارنے والے کو کہتے ہوئے سنا کیا جو اُنہوں نے کھویا تھا پا لیا تو دوسرے نے اُسے جواب دیا (نہیں) بلکہ ناامید ہو کر لوٹ گئے" (بخاری کتاب الجنائز)

(۷) عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلعم اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ثَلٰثًا قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَجَلَسَ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ۔

"ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلعم نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ سب سے بڑے گناہ کیا ہیں۔ تین بار فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور آپ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھ گئے پھر فرمایا دیکھو اور جھوٹ بولنا اسے برابر دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ چپ ہو جائیں۔" (بخاری کتاب الشہادات)

(۸) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم ثُمَّ اَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَاتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم

"عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے فتح مکہ کی لڑائی میں چوری کی وہ رسول اللہ صلعم کے پاس لائی گئی تو آپ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر اس کی توبہ اچھی ہوئی اور اس نے نکاح کیا وہ اس کے بعد آتی تو میں اس کی حاجت رسول اللہ صلعم کے سامنے پیش کیا کرتی تھی۔" (بخاری کتاب الشہادات)

(۹) عَنْ كَعْبٍ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَاْكُلُوْا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صلعم اَوْ اُرْسِلَ اِلَى النَّبِيِّ صلعم مَنْ يَسْاَلُهُ وَاَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صلعم عَنْ ذَاكَ اَوْ اَرْسَلَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَيُعْجِبُنِيْ اَنَّهَا اَمَةٌ وَاَنَّهَا ذَبَحَتْ

"کعب سے روایت ہے کہ ان کی بکریاں تھیں جو سلع (پہاڑ) پر چرا کرتی تھیں تو ہماری ایک لڑکی نے دیکھا کہ ہماری بکریوں میں سے ایک بکری مرنے لگی ہے تو اس نے ایک پتھر توڑا اور اسے اس کے ساتھ ذبح کر دیا تو کعب نے لوگوں سے کہا کھاؤ نہیں یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلعم سے دریافت کر لوں یا نبی صلعم کے پاس کسی کو بھیج دوں۔ کہ آپ سے پوچھ لے کعب نے نبی صلعم سے اس کے متعلق پوچھا یا پیغام بھیجا تو آپ نے اسے اس کے کھا لینے کا حکم دیا عبید اللہ کہتے ہیں مجھے خوشی ہے کہ وہ لونڈی تھی اور اسی نے ذبح کیا۔" (بخاری کتاب الوکالت)

(۱۰) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صلعم قَالَ یَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ۔" ابو ہریرہؓ نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لئے کوئی چیز حقیر نہ سمجھے بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری کتاب الہبۃ)

(۱۱) عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رضؓ قَالَتْ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم فَقَرَاَ عَلَیْنَا اَنْ لَا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّنَهَانَا عَنِ النِّیَاحَۃِ فَقَبَضَتِ امْرَاَۃٌ یَدَهَا فَقَالَتْ اَسْعَدَتْنِیْ فُلَانَۃُ اُرِیْدُ اَنْ اَجْزِیَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِیُّ صلعم شَیْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَایَعَهَا۔ ام عطیہؓ سے روایت ہے کہا ہم نے رسول اللہؐ سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت ہم پر پڑھی اَن لا یشرکن باللہ شیئًا اور ہم کو نوحہ کرنے سے منع فرمایا تو ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اس نے عرض کیا کہ ایک عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ اتار دوں تو نبی صلعم نے اس سے کچھ نہیں فرمایا تو وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی اور آپ کی بیعت کی۔" (بخاری)

(۱۲) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صلعم قَالَ الْعَیْنُ حَقٌّ وَّنَهٰی عَنِ الْوَشْمِ " ابو ہریرہ نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ نظر لگنا سچ ہے اور آپ نے بدن کے گودنے سے منع فرمایا۔" (بخاری)

(۱۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ۔" ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ کون سب سے زیادہ حق رکھتا ہے کہ میں نیکی سے اس کا ساتھ دوں فرمایا تیری ماں عرض کیا پھر کون فرمایا تیری ماں عرض کیا پھر کون فرمایا تیری ماں عرض کیا پھر کون فرمایا پھر تیرا باپ۔" (بخاری کتاب الادب)

(۱۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم قُوْمُوْآ اِلٰی سَیِّدِكُمْ " ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔" (بخاری)

(۱۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلعم فَاسْتَاْذَنَهٗ

فِی الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْهِمَا فَجَاهِدْ" عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہتے ہیں ایک شخص نبی صلعم کے پاس آیا اور آپ سے جہاد کے لئے اجازت چاہی فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں فرمایا انہیں (کی خدمت) کا جہاد کر۔ (بخاری کتاب الجہاد)

(۱۶) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فُکُّوا الْعَانِیَ یَعْنِی الْاَسِیْرَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ" ابوموسیٰ سے روایت ہے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا قیدی کو چھڑاؤ اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی عیادت کرو۔" (بخاری کتاب الجہاد)

(۱۷) عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رسول اللّٰہِ صلعم من السّنۃ اَنْ یَخْرُجَ الرَّجُلُ مع ضیفہ الی باب الدّار" روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ سنت ہے نکلنا مرد کا اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک" (ابن ماجہ)

(۱۸) وَمَنْ نَظَرَ فِیْ کِتَابِ اَخِیْهِ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ فَاِنَّمَا یَنْظُرُ فِی النَّارِ" جو شخص اجازت کے بغیر اپنے بھائی کے خط کو دیکھے گا۔ وہ آگ کو دیکھے گا" (ابوداؤد)

(۱۹) اَتَتِ امْرَاَۃٌ النَّبِیَّ صلعم فَقَالَتْ اِنَّ اِبْنِیْ هٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَهٗ وِعَاءً وَثَدْیِیْ لَهٗ سِقَاءً وَحِجْرِیْ لَهٗ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِیْ وَاَرَادَ اَنْ یَنْتَزِعَهٗ مِنِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَالَمْ تَنْکِحِیْ" ایک عورت نے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے میرا پیٹ اس کے لئے غلاف تھا۔ اور میری چھاتی اس کے پینے کا برتن ہے۔ اور میری گود اس کے رہنے کی جگہ ہے۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور مجھ سے اس کو چھیننا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اس کی زیادہ حقدار ہے۔ جب تک کہ تو دوسرا نکاح نہ کرے" (ابوداؤد)

(۲۰) اِنَّ النَّبِیَّ صلعم خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ فَاخْتَارَ اُمَّهٗ فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَانْطَلَقَتْ بِهٖ: رسول اللہؐ نے ایک لڑکے کو اختیار دے دیا۔ کہ خواہ وہ اپنے باپ کے پاس رہے۔ خواہ ماں کے (جن میں مفارقت ہو گئی تھی) اس نے اپنی ماں کے پاس رہنا پسند کیا۔ اور

اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور وہ اسے لے کر روانہ ہو گئی۔" (ترمذی و نسائی و ابو داؤد)

(۲۱) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۔ "ایک صحابی بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے مقام ستر کا کس سے پردہ کریں۔ اور کس سے نہ کریں؟ فرمایا اپنی بیوی یا گھر میں داخل کی ہوئی لونڈی کے سوا سب سے اپنے مقام ستر کا پردہ کرو۔" (ابو داؤد و ترمذی)

(۲۲) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ شَطْرَ الصَّلٰوةِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَاَرْخَصَ لَهٗ فِي الْاِفْطَارِ وَاَرْخَصَ فِيْهِ لِلْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى اِذَا خَافَتَا عَلٰى وَلَدَيْهِمَا ۔ "خدا تعالیٰ نے مسافر کے واسطے نماز آدھی کر دی ہے اور اسے روزہ معاف کر دیا ہے اور ایسے ہی دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو جب انہیں اپنے بچے کی تکلیف کا اندیشہ ہو روزہ معاف کر دیا ہے۔" (ابو داؤد)

(۲۳) اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ اَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا ۔ "ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا کہ میں جب ماں کے پاس جاؤں۔ کیا تب بھی اجازت لے کر جاؤں؟ فرمایا۔ ہاں۔ اس نے کہا میں اور وہ ایک ہی مکان میں رہتے ہیں۔ فرمایا پھر بھی اجازت لیا کرو۔ اس نے کہا۔ میں تو اس کی خدمت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تب بھی اجازت لیا کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو؟ کہا نہیں فرمایا۔ پس اسی واسطے اجازت لیا کرو۔ (ممکن ہے کہ تم کبھی بے اطلاع چلے جاؤ اور وہ برہنہ ہو)۔" (مالک)

اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ صرف مقامات ستر کا ہی پردہ ہے نہ کہ چہرے کا۔

(۲۴) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا ۔ "عائشہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے دو ہمسائے ہیں میں کسے تحفہ بھیجوں؟ فرمایا جس کا دروازہ تم سے قریب تر ہے۔" (ابو داؤد)

(۲۵) مَنْ يَتَكَفَّلُ لِيْ اَنْ لَا يَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا اَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ ۔

"جو شخص مجھے ضمانت دے اس بات کی کہ وہ لوگوں سے کچھ مانگا نہیں کرے گا۔ تو میں اس کے واسطے جنت (حاصل کرنے) کا ضامن ہوتا ہوں۔" (ابوداؤد)

(۲۶) مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔

"جو شخص میری خاطر اس چیز کا جو اس کے دونو جبڑوں کے بیچ میں ہے یعنی زبان اور اس چیز کا جو اس کے دونو پاؤں کے درمیان ہے یعنی شرم گاہ ضامن ہو میں اسکے واسطے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔" (بخاری)

(۲۷) مَنْ كَانَتْ لَهُ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ يَعْنِي الذُّكُوْرَ عَلَيْهَا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْجَنَّةَ۔ اگر کسی شخص کے ہاں لڑکی ہو۔ اور وہ اُسے زندہ نہ گاڑے۔ نہ اُسے ذلیل خیال کرے۔ اور نہ اولادِ نرینہ سے حقیر جانے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔" (ابوداؤد)

(۲۸) عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلعم يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ۔ حضرت علی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلعم کو سنا فرماتے تھے کہ اپنے وقت کی عورتوں میں سب سے بہتر مریم بنت عمران تھیں اور اپنے وقت کی عورتوں میں سب سے بہتر حضرت خدیجہ بنت خویلد ہیں۔" (بخاری کتاب الانبیاء)

(۲۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِ قَالَتْ اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صلعم فَقَالَ النَّبِيُّ صلعم مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِيْنَ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صلعم فَسَاَلْتُهَا فَقَالَتْ اَسَرَّ اِلَيَّ اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِيْ وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِيْ لَحَاقًا بِيْ فَبَكَيْتُ فَقَالَ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا حضرت فاطمہ

چلتی ہوئی آئیں اور اُن کا چلنا نبی صلعم کے چلنے کی طرح تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بیٹی مرحبا پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں ہاتھ بٹھایا اور پھر چپکے سے ایک بات اُن سے کہی وہ رونے لگیں میں نے اُن سے پوچھا آپ کیوں روتی ہیں پھر (آنحضرت صلعم) نے چپکے سے ان سے (ایک اور) بات کہی تو وہ ہنس پڑیں میں نے کہا کہ میں نے آج کے دن کی طرح خوشی نہیں دیکھی جو رنج کے بعد اسقدر جلد آئے میں نے پھر اُن سے پوچھا کہ آنحضرتؐ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا مجھے مناسب نہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے راز کو ظاہر کروں جب رسول اللہ صلعم نے وفات پائی تو میں نے اُن سے پوچھا تو کہا کہ آنحضرت (صلعم) نے چپکے سے مجھ سے یہ بات کہی کہ جبریل ہر سال قرآن کریم کا ایک دور مجھ سے کرتے تھے اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو مرتبہ دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات کا وقت آگیا ہے اور میرے سب گھر والوں میں سے تم ہی سب سے پہلے مجھ سے ملو گی تو میں رو پڑی پھر آپ نے فرمایا کہ تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا مومنوں کی عورتوں کی تو اسلئے میں ہنسی (بخاری)

(۳۰) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰیؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم کَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَ لَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا اٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاِنَّ فَضْلَ عَآئِشَۃَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَآئِرِ الطَّعَامِ۔ ابوموسیٰ سے روایت ہے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا مردوں میں سے بہت کمال کو پہنچ گئے اور عورتوں میں سے آسیہ فرعون کی عورت اور مریم بنت عمران ہی کمال کو پہنچی ہیں اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔" (بخاری کتاب الانبیاء)

(۳۱) عَنْ عَآئِشَۃَ رَضؓ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم قَالَ لَہَا یَا عَآئِشَۃُ ھٰذَا جِبْرِیْلُ یَقْرَأُ عَلَیْکِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تَرٰی مَالَا اَرٰی تُرِیْدُ النَّبِیَّ صلعم "حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے ان سے فرمایا اے عائشہ یہ جبریل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔ (حضرت عائشہ نے) کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی ان کی مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔" (بخاری کتاب بدء الخلق)

— تمت بالخیر —

(الف)

مسلم خواتین کے لئے مفید کتب

(۱) اسلامی پردہ

جس میں قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ "مومن مردوں کو کہہ دو اپنی نظریں نیچی رکھیں (۲۴ آیت ۳۰)
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ "اور مومن عورتوں کو کہہ دو اپنی نظریں نیچی رکھیں" (۲۴-آیت ۳۱)
کے مساوی احکام کے ماتحت یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مسلم خواتین کے چہرے کا پردہ گھروں سے باہر بھی نہیں ہے۔ جب مرد اس حکم کی تعمیل کھلے چہرے کرتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ عورتیں بھی اس مساوی حکم کی تعمیل کھلے چہرے نہ کریں یہی وجہ ہے کہ چہرہ ڈھانکنے سے مستثنےٰ کیا گیا ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا "اور اپنی زینت کو نہ دکھائیں سوائے اس کے جو ظاہر ہے۔ (۲۴ آیت ۳۱) کیونکہ چہرہ ڈھانک کر نظریں نیچی رکھنا ایک بے معنی بات ہے

قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

(۲) اسلامی مساوات

جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مساوی احکام کے ماتحت مسلم خواتین کو بھی یکساں حقوق دیئے گئے ہیں مثلاً وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا "اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم کو ایک دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے مردوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے" (۴ آیت ۳۲) کے ماتحت دونوں کو باہر بھی اپنے اپنے کام کاج اور محنت مزدوری کر کے اپنی روزی پیدا کرنے کے مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔

قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

(ب)

(۳) اسلامی روایات

جس میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تمام ارشادات مبارک جو کہ مسلم خواتین کی حیثیت اور مرتبہ کے متعلق ہیں جمع کئے گئے ہیں تاکہ اُنہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کے رسول نے اُنہیں کیا کیا حقوق دیئے ہیں مثلاً قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن یعنی مسلم خواتین کو اپنی ضرورتوں کے لئے باہر نکلنے کی اجازت دی گئی۔ قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

(۴) یورپ کی ترقی کا راز

اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو خاکسار کی کتاب "تعلیم القرآن و عمل یورپ" ملاحظہ کیجئے۔ جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اہل یورپ کے اعمال کا زیادہ حصہ قرآن مجید کی تعلیم کے قریب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ترقی کر رہے اور اہل اسلام کے اعمال کا اکثر حصہ قرآن کریم کی تعلیم سے دور ہے یہی وجہ ہے یہ تنزل کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر اس آیت کو ملاحظہ کیجئے۔ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔ اور ہم نے لوہا اُتارا اُس میں لڑائی کا سخت سامان ہے اور لوگوں کے فائدے بھی ہیں۔ (۵۷، آیت ۲۵) اب غور کیجئے کہ سامان جنگ اہل یورپ بنا رہے ہیں یا اہل اسلام۔ اور لوہے سے خود فائدہ کون اُٹھا رہا ہے اور دنیا کو کون پہنچا رہا ہے۔ بھلا جس قوم کے پاس ضروریات زمانہ کے مطابق سامان جنگ ہی نہ ہو۔ وہ اپنے دشمنوں پر فتح کیا پائے اور حکومت کیا کرے اور اپنا وقار کیونکر قائم رکھے۔

قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

شمس بک ڈپو مصری شاہ لاہور